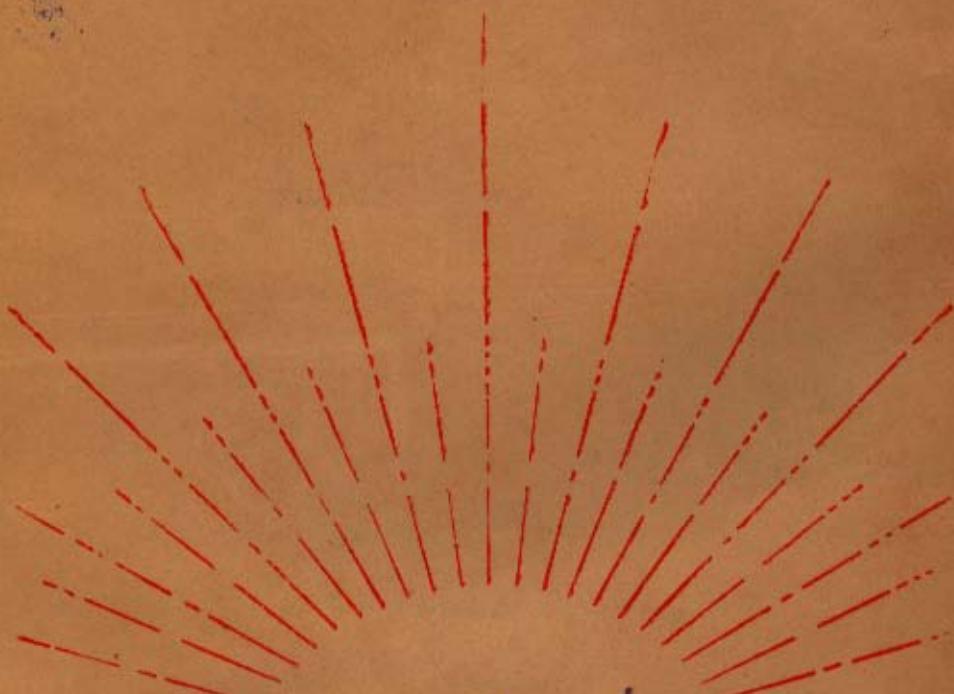


# مہنامہ جملی دیوبند



Islamie News Paper Agency  
CLOTH BAZAR, RAICHUR.  
(C. RLY.)

ایڈٹر- عامر عثمانی (فاضل دیوبند)

ہر انگریزی ہدایت کے پڑا ہتھے میشائے ہوتا ہے

سالانہ قیمت چھروپے۔ فی پرچے آٹھ آنے

غیر ملک سے سالانہ قیمت ہائلنگ لشکل پوسٹل آرڈر

دیوبند شمارہ ۱۷۲

جلد



۱	آغاز سخن
۲	تجھی کی ذاکر
۳	قصہ الحدیث
۴	یکاں سلطان ہیں؟
۵	مسجد سے بخاتہ تک
۶	ام رہیم دطز
۷	ستگ میں
۸	اک خط اور حواب خط
۹	کھربے کھوئے
۱۰	باب الصحت

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو جھیلیجے کہ اس پر صور پر آپ کی خریداری ختم ہے۔ یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا وی کی احرازت میں

اگر آئندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تب بھی اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگل پرچہ وی پی سے بھیجا جائیگا جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔ وہی پی چھروپے باستھنے پسے کا ہو گا منی آرڈر بھیج کر آپ کی پی خچھی جو جائیگی

پاکستانی حضرات

ہمارے پاکستانی پتہ پرچندرہ پیچ کریں منی آرڈر میں بھیج دیں رسالہ جاری ہو جائے گا۔

تسلیل زرادر خط و کتابت کا پتہ  
پاکستان کا پتہ، جناب شیخ سید المدرس حب  
دفتر تحریکی دیوبند ضلع سہارنپور (پی.)  
عامر عثمانی مذکور  
عامر عثمانی مذکور  
عامر عثمانی مذکور  
عامر عثمانی مذکور

# آغازِ محن

## ضیغفی کی سزا مرگِ مقاجا

دہ باری ہی حکومت ہے۔ ہماری بھی فلاح و ترقی کے لئے قائم ہوئی چے میکن کبھی بھی تو اس کی بعض ٹھیک عایتوں اور تمظیقوں کے باشر سے بے اختیار زبان پر آ جاتے رہے۔

ستگر تجھ سے امید کرم ہو گی جیس ہوگی  
ہم تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک سے  
دو قسم کی چولانگوں کے بعد وفعِ حقی کو رفتہ رفتہ حالات درست ہوتے جائیں گے۔ کم سے کم لمباؤ شامی کا شیطانی ٹھیکن تو بند پڑھی جاتے گا۔ چنانچہ یہ تو قرآن پر ہمی پوری ہوئی تکریروتی۔ حموانی قتل و غارت کاظوفان رک گیا۔ اقلیتوں نے چین کی سانس یہ کرم سے کم ان کی جان تو محظوظ ہے۔ سال میں چند بار تھوڑے اولاد کے داشت برکتیں کہیں ابتلاء میں اپنی رہیں تو ان کی بھی اہمیت اس سخن پر ہے۔ کہ زیرِ کرم کی جاتی رہی کچلیوں تو گئے ہیتے سانپ کی لکریں ہیں جو جلد ہی مت جائیں گی۔

لیکن اس بار ہوئی کے موقع پر جو کچھ میش آیا ہے وہ بڑا عمل شکن ہے۔ کسی ایک قبیلے باشہریں ہیں ملکے متعدد حصوں میں مسلمانوں پر آفات نازل کی گئیں اور ایک دو گلبوں پر تو بہت ہی سخت معاملہ ہیں آیا۔ مبارکوں اور بھوپال کے شعلن اخراجات میں کافی تفصیلات آ جکی ہیں۔ ہم اپنی طرف سے کوئی رائے نہیں کرنا چاہتے، بلکہ دو اخباروں سے کچھ اقتباسات میش کئے دیتے ہیں۔

یہ بتا اغیر ضروری ہے کہ جمیعۃ العلماء ہندوہ جماعت ہم جو نہ صرف زبانی کا گرسن لکاظیات کی کمل حادی رسی ہے، بلکہ علوٰ بھی ہر مکن موجود پر قوم پرستانہ تصورات اور کاگزین ٹری فکر کی ٹھیک تائید کرنی رہی ہے۔ اس کے بعض ارکین اکھیلوں کے مجری بھی ہیں اور اس کے جنرل سکریٹری جناب مولانا حافظ الرحمن صاحب

و مدارس کے مطابق چاہئے تھا کہ یہ اس اداری میں جوٹے کے مرض پر قرآن و صفت کے احکام وہی ایات میش کئے میکن اور رمضان میں ہوئی کے مو قدر متاثر ہے کہ یہ صفات ہم اس ابتلاء میں کیم کی نذر کرتے ہیں۔ ہو سکتا تھا کہ اس موضوع کو ایک متعلق عنوان سے ملیجہ میش کر کے "آغازِ محن" میں ماہِ مذکور کا عددہ و فاکر دیا جاتا۔ لیکن ایسا اس لئے نہیں کیا اصل مسئلہ رسلے کے باقی صفات ہوئی کا ہمگامہ میش آپنے سے پہلے ہی میں کو پہنچ چکے تھے اور صرف "آغازِ محن" ہی باقی تھا۔ اب یا تو جوٹے کی بحث مکمل کی جاتی یا میش نظر سو ضرور لیا جاتا۔ ہمکے قلب پھری نے نیصلہ کیا کہ جوٹے کی بحث مورخ کیجا ہے اور فی الواقع اپنے ناظرین کے سامنے اس صدورِ عظیم کی کچھ تفصیلات رکھی جائیں جو برادران اسلام کو باہر رمضان میش آیا ہے۔

چہارٹک خود ہماری ذات کا تعلق ہے کاگزین کی موجودہ صفت کے باقی میں ہمیں کوئی فلسفہ نہیں۔ وہ ایک ایسی حکومت ہے جو کاغذ پر ہیں و مدد ضرور کرتی ہے، مگر عملاً اخفیں پوری طرح نہماہیں سکتی۔ اس کی باقی کافی دل کش ہیں لیکن کروار اچلا نہیں لاقلوں کے باسے ہیں وہ کافی الفاظی عوائد مٹھی اتفاق کر سکتی ہے، مگر مکن صفت اعلیٰ تک میں اپنے سے حضرت موجود ہیں جن کے دل ددماغ تحقیق جمہوریت، نیاضی، رواداری اور الفضاف پسندی کے ارفع، اعلیٰ اصول داندار اکے لئے خاصے تنگ ہیں۔ وہ کچھ تو اپنے بہت سے ارکین کی تنگ نظریوں کے باعث اور کچھ انتظامی و غیری کو تباہیوں کے سبب اس پوزیشن میں بالکل نہیں ہے کم سے کم اقلیتیں اس سے بہترین توقعات والستہ رکیں اور سچے بھی جیسیں کہ ہمارے لئے بھی حصیقی آزادی، جمہوریت اور عزت کا سونج طیور ہو چکا ہے کہ کو

نکل آتے۔ اگر ان پر بعد سے زیادہ سختی بھی ہو تو وہ ہجھاروں کی جھجھکار میں دب کر رہا جائے۔ چوپھی خصوصیت یہ ہے کہ پولیس یک طرف کارروائی کر کے اور چاروں ہکھوٹے درست کر کے پوری بندوں کے ساتھ مسلمانوں پر بڑن پوتی ہے تاکہ گریشتن بزرگوں کے اصول پر اخیں اس قدر ہر اس کیا جائے کہ ان کے خصصے پست ہو جائیں اور وہ خوف زدہ ہو کر نہ تو کوئی کارروائی کر سکیں اور ان پر کسی کو توجہ دینے کا موقع مل سکے۔ یہیں افسوس کیسا تھا کہنا پڑتا ہے کہ جھوپال کا فساد ان تمام خصوصیات کا عامل ہو اور مولانا حافظ الرحمن صاحبؒ بیان میں اپنی کو اجمال اور احتیاط کے ساتھ درخشنی میں لائے کی لوشن کی گئی ہے۔

اب مولانا حافظ الرحمن کے بیان سے چند اقتباسات پڑھ لیجئے جو اراپریل ۱۹۴۷ کے اجتماعی میں چھپا ہے۔ حکمگڑا الگریں عوام ہی کے درمیان ہوتی بات اور ہے، لیکن جو خود حکومت کے دست و بازو شریک فساد ہو جائیں تو ظاہر ہے معاملہ کی قویت بدلت جاتی ہے۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں:-

”اباب دعویٰ مل کے سلسلہ کی پیسری کاظمی راجہ افسوس کر) خود لا ایڈٹ اور ذر کے ذمہ دار یا حکومت کی شیزی بھی ہے جس کے پرتوں پر ابھی تک احسان فرض و منصب کا چھار پوری طرح روشن نہیں ہو رکا ہے یا جن میں ذرخ و اوریت کا پڑوں ابھی تک خشک نہیں ہوا ہے کہ ہر آج کے ساتھ خود بھی تیزی کی سامنہ بھڑکنے لگتے ہیں۔ میر افسوس کرتا ہوں کہ سچے کام عالم بھی آج کی دنیا میں ہمیت رکھتا ہے۔ حکومت کے لئے یہ آسان نہیں ہے کہ وہ اس پوائزت کو بر قابلیم کر لے، لیکن جھوپال کے درود یا ارکی خاموش گواہی جھٹکا نا بھی دشوار ہے افسوس کہ واقعات کی ترتیب اور ہنگاموں کی توقع صاف بتاتی ہے کہ مقامی حکام اور پولیس اسٹاف کی یک طرف دل پیشیں ان ہنگاموں میں برادر شریک رہی ہیں۔“

چھرائے فرماتے ہیں:-

”۲۹ راجہ کو رنگ بھی کامیاب تھا، جلوس میں مقام سے روانہ ہوا خود شریف اور ذمہ دار غیر مسلمانوں کا ہنا یہ ہے کہ شروع ہی سے جلوس کے اطوار میں ہوتے تھے۔ چنانچہ بہت ہی جلد جلوس میں شریک شرپتدار نے اپنی کارروائیاں شروع کر دیں، جلوس کے مقررہ

”محبہ رائٹس“ ایک محاذ اترین کم سے کم یادی محتویں میں تھا۔ اترین بر رکھنیں جو نہ توجہ بانی ہجھکار میں آرائی کو پس کر دے ہیں، تب بالآخر آرائی کے خواہیں ایک سنتی اور سجان لائیزی سے بچپنی رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر و تقریبہت ہے احتیاط امیز ذمہ دار اور حکم و برداشتی سے معمور ہوتی ہے۔ وہ بات بات پر نکتہ جنہیں کے قائل نہیں بلکہ آخری ممکن حد تک حسن تاویل، صبر اور حسن نہیں کو مناسب سمجھتے ہیں۔

مبارک پور کے واقعات سر جی بھوپالوں نے ذاتی تحقیق کی بعفلصل بیان دیا تھا جو حدد و حجد و رائیز تھا، جس میں وہ سب کچھ تھا جا ایک حساس اور شریف اور میکر لائیئے اور غم و اندوہ سے میسا پر کر دینے کے سلسلے با اکل کافی ہے، جو واضح طور پر بر بتارہ تھا کہ صرف عوام یہ نہیں خود پولیس نے بے بر حزانہ قلم و تشدید، لوث حکومت اور برادریت کا بھیل تھیا ہے، لیکن پر طور تکھی ہوتے ہیاں سامنے وہ اخبار ہیں ہے جس میں سب سے پہلے برادریا اسٹ اسولا نامی صوف کا بیان چھپا تھا اس نے لفظ پر لفظ اقتباسات پیش کرنے سے مغذہ رہیں۔ البتا اس بیان سے کچھ اقتباسات پیش کر رہے ہیں جو بھوپال سے والی بھی پردازی ہے۔

”تمام پہلو وہ چند طریقی بھی پڑھ لیجئے جو روز نامہ الجمیعتہ کے فاعلیت میری سے اراپریل ۱۹۴۷ کے اجتماعی میں تحریر شملی ہیں۔“ ”ہندوستان میں فرقہ اوریت کے رنگ میں جتنے بھی جملے مسلمانوں پر ہوتے ان کی چند خصوصیتیں قالی ڈکیں۔ ادنیٰ کے فساد پہنس سے پہلے ہندو تباہیا جن منھکی طرف سے کوئی جلوس ضرور نہ کھاتا ہے۔ پھر کوئی جلسہ ہوتا ہے جس میں مسلمانوں کے خلاف کسی نہ کسی ہمارتے سخت اور ذل آزار تقریبیں ہوتی ہیں اور جنیں بکثری طبقہ کو مسلمانوں کے خلاف نکلنے کیا جاتا ہے۔ یہ گویا فساد کر کے کی ایک تہیہ ہوتی ہے اور پھر فساد ضرور ہو کر رہتا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ فساد کی اخباری اطلاع میں پہلے سے انتظام کر لیا جاتا ہے کہ اس کا الازم مسلمانوں پر ملے اور دنیا کو باور کرایا جائے کہ فساد کی ابتداء مسلمانوں کی طرف سے ہوئی مثلاً مسلمان سنجھیں جمع ہوتے اور اخنوں نے ہندوؤں کے جلوس پر تھیر اور کیا۔ جس پر دسرے خریق نے بھی کارروائی کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ مسلمانوں پر تھیار رکھنے کا الازم ضرور لگایا جاتا ہے تاکہ ان کی گرفتاریوں کا جواز

جن ملکیں اقتصادی و اکثریت کا جعلی دامن کا ساتھ ہو دیا ہے حکومت کی شیشی فرقہ و اوریت کے نزدیکی جو اُنم سے اُک نہ ہوتا منی انصاف کا لفاظ آخر کب تک قائم اور محفوظ رہ سکے گا؟

پولیس کی بے حد بخت گیری اور ایامت اور دینہ اور سانی دیہ تو سین کے الفاظ مولانا موصوف ہی کے ہیں کہ اترہ کتنا دفعہ تمہارا اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ مولانا فرماتے ہیں:-  
”میں نے صلی بیہاد کیجا کہ گزارشگان میں کچھ معدود نما بالغ بچے، رینی مدارس کے سیدھے سافر طلباء اور بعض رہائی سافر بھی تھوڑے اور آگے ہے۔“

”مسلمانوں کو اپنے مالی نقصانات اور بریادیوں کا اتنا احساس نہیں چھیننا اھوون نے مقامی پولیس کی لاقافتوں نے اور عبارٹ تشدد کی جن کی وجہ کو محسوس کیا ہے۔ اس نئے بھی کوئی عضال بھائی کے ایام تھے اور پولیس کی تمام زیادتوں کا شکار بھوکے پیاسے روپے دار ہوتے۔“

آخر ہیں ہے:-

”پر کچھ دستور سا ہو گیا ہے کہ ہر ایسے موقع پر مسلمانوں کو جسم د قصور کے گھر سے میں بھیجنے کے لئے ان کے قبضہ میں تھیمار برآمد کرنے جاتے ہیں۔ بھوپال میں بھی ہوا لیکن آپ جیران نہ ہوں یعنی کہ اس اُنجی خود میں یہ تھیمار جاؤ دوں اور ہر طویل استھان کی چھروں سے زیادہ نہ ہے۔ اسی حکم کے تھیمار خلاف قوانین نئی دنی کے سینٹرل مکر مریٹ میں ایک صاحب نے لانڈ ماؤنٹ بیلن کو دکھلتے تھے بھوپال میں یوں بھی رہا سپورٹ چاؤلوں کا عام رواج ہے۔ ان کا مشترک اگسٹ کی کی جان لینا اور خون کی ندیاں بہانا نہیں ہوتا۔

پھر بھی ایسے موقعوں پر اٹھ رہا تھیار کے نام سے پر ویگنڈہ کرنا اس بہت ذہنیت کی طرف غمازی کرتا ہے جو یقیناً فرقہ پرستی اور ایسے بھگتا ہوں کی پروردش کرتی ہے اور وہی اندھل ہمارے ملک کی سب سی طریحیں ہیں۔“

آئیے اب وہ اداری بھی دیکھ لیجئے جو سہار پور کے حق پسند اور دیانت کیسی ہفت روزہ اخبار میاں نہ ہے را پریں وہی کی اشاعت میں دیا ہے۔ ہم چونکہ اس طرح کے موجودات پر لکھ کر ملک نہیں رکھتے اس لئے اپنی طرف سے کوئی تہذیب و کوئی بغیر پور اداری

راستوں سے منتظر ہیں کہ مختلف اطراف میں ہیں گے۔ میں نہیں کہو سکا کہ ان کو ایسا ہم قدر کیوں دیا گی جب کہ اس جلوس کو پولیس کے احاطہ میں اپنے قدرہ راستوں سے گزر کر اپنی منزل تک بخنا جا۔ ہر حال مفسدہ میں کی لوگوں میں ٹھٹھے بندوں چاندیہ، بدھوارہ، چوک اور لوہا بانارے سے لیکر تھراقی بازار تک نوٹ مار اور غارت گری چاہی۔ دیہوں چھوٹی بڑی دو کالیں لوٹیں اور بر بادکیں۔ جامیں آگ لگائیں، مسجدوں پر دست، درازی کی اور نماز کی صیفیں جلا جیں، مکنوم بی کی مسجد اور عبیدیہ مسجد کو آج بھی دیکھا جا سکتا ہے بھوپال کا مشہور تشریفی سٹی پریس ”علوی پریس“ خاک کا حصہ کر دیا گیا۔

دن دہائے شہر میں یہ سب کچھ کیوں ہو سکا؟ خاص طور پر واقعہ کروپا بازار کی بعض دو کالیں جو لوٹیں گئیں ان میں پشت کی جانب سے نقاب لگا کر پشتے داخل ہوتے پشت کے مکانوں سے گزر کر دو کالوں میں نیکے نقاب لگا کرے گا اور ان لوگوں نے اس کا موعد دیا ہے زوال ہوا روپے کا لٹا ہوا نال پکڑا، بیش قیمت گھریان، سونگھیشنیں، ریڈیو دیغیرہ کہاں کے اور کہاں تک پہنچے؟ کرفو آڑر کے لفاذ کے باوجود سڑک ہوتے مان لی شرائع رسائی اور بازیاں سے اب تک کیوں گرینے کیا؟ چمیدی روڈ پر چھرب بازی اور تالنہ محلوں کا مسلسل کئی روز تک جاری رہا جسکا آج بھی ہر سیل میں ریخوں کے سیانے اسے اندازہ ہوتا ہے، پھر ان تمام جوں میں سے کتنے پولیس کی گرفتاریں ہیں گے اور کیا ان کی طریقہ تعداد ابھی تک پولیس کی دار و گیرے محفوظ نہیں ہیں، بھروسوں کی تقاضی اور شرائع رسائی کے لئے لکھ اور تباہ شہگاں کے بیانات پولیس نے رہ کارڈ کئے؟“

کچھ آگئے:-

”یہ اور بھی دکھ کی بات ہے کہ سڑاچ کے واقعہ کے بعد پولیس کی جانب سے تشدد و بخت گیری کی تمام تائیں ایک ہی فرقہ پر ڈڑی گیئیں جس کے نو طویلوں پر رحم کیا گیا اور معدود روپی پیچے تھا شہریوں اور مسجدوں میں ٹھس کس کا اس طرح ہے گناہوں پر حجر و تشدد کیا کہ شہر کی مثال بھوپال کی تاریخ میں نہیں تھی۔“

ڈڈروں کے ساتھ سلوک میں تنافق اور انتہا رہ گھر کہا تاک جائز ہو سکتا ہے۔ ہر حال یہ ذمہ داری پھر حکومت ہی پر ہے کہ وہ یہ دیکھ کر آئندہ سبقیں کئے اس مرض کا میثرا علاج کیا ہوا کیا کیا کیا کیا۔

ذتصور کر لی جاتے؟ یہ کمی بہر حال پوری ہو کر رہی اور دنیا کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ ہندوستان کی "فیاض" اکثریت نے اس سال بھی اقیانیت کے جذبات سے خون سکھ تیر ہوئی کام قدس تھوا رہیں ملنا یا اور اس پر فحص قوم کے جس کردار کی دولت ملک ہی ہیں، بلکہ انسانیت کے طبقے بھی ہوتے، وہ کردار آزاد ہونے کے باوجود اُج بھی، اس کا طرزِ انتباہ بتا ہوا ہے!

چنانچہ رہبری بہت تیزی سے ہائے سامنے آگئیں لکھنؤ سنبھل، میانکپور، بہرائچ، دلتانگار، میرٹاڈ، بھوپال، میں ہوئی کی تغیریب پر فرقہ دارانہ فسادات کی الگ پوری قوی بھڑک کی اور ہندوستان کے قومی ناموس کو پھرا ایک ایسا ذیت ناک عدایے دوچار ہونا پڑا۔ بھوپال میں تین چار روز تک فسادات کا جو خونکنا مسئلہ جاری رہا (اب مکون بتایا جا رہا ہے)، اس کا اندازہ کرنے کے لئے پھر عکس کی جانب کوئی اور تھکنے کہ بھوپال میں خونریزی لوث مار، آتش زنی اور تھکرے بازی کا کھلیکس کس طرح کھلا گیا۔ بھوپال میں فسادات کی الگ بھڑکی اور جوں جوں سرکاری کوششوں کے ذریعہ اسے دلانے کی کوشش کی گئی اس کا انتقال برابر بڑھتا چلا گیا۔ دفعہ ۲۰۰۰ کا لفڑا بھی ہوا، کرفی بھی عائد کیا گیا۔ اخکار میں گیس بھی استعمال ہوئی اور پولیس کو اپنے "خطف" کے لئے گولی بھی پلاٹی فٹری، لیکن ان تمام تدبیروں کے باوجود فسادی طاقتیں پر ابر اُبھری رہیں۔ الگ لگائے، تو نئے اور تھکرے بازی کی وارداتوں کا اسرا راجح سے ہر اپریل تک کوئی قابلِ اطمینان اسدا نہ ہو سکا۔ ہر اپریل کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ اب تک خساد میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں تکمیل پہنچ چکی ہے۔ چاؤ اور دودھسرے ذرا نیچ سے جو لوگ مجرور ہو کر داخل ہستاں ہو چکے ہیں ان کی تعداد پختہ تھی۔ اور ہنوز ایک بہر افراد کی گرفتاری بھی عمل ہیں، آچکی۔ مختصرًا صورت حال یہ ہے بقول ایک ستارہ نگار کے کہ:-

"اُب، وقت شہر ایک سلح کیپ دکھا، رہتا ہے سڑک  
کے بکڑوں پر سکڑوں سلح سپاہی لظر آتے ہیں اور اگر شہر  
میں کوئی سرگرمی اور چیل پہل نظر آتی ہے تو حسن یہ ک  
سلح سپاہیوں کو دیکھ لایاں اور ھر اُدھر اُدھر گزندگی رہی ہے۔"  
بھوپال کی اس بھیانک صورت حال کا خیادی سمجھا ہے۔

## جن کا توں نقل کے دیتے ہیں:- عبدِ کملے ہوئی کے "تحقیق" فرقہ دارانہ فسادات !!

"بیک" کی بھی اشاعت میں ہوئی کے کچھ ہمگاموں کا ذکر کیا گیا تھا، اگرچہ وہ ہرگز بھی ہندوستان کی تہذیب فلسفے کی سلسلہ میں رنگ ٹھیک ہے پر بنداخ نہ تھے اور ہوئی کے مدھی ہی تھا اور پر خدمت فساد کے درمیان بھی کسی فتنہ و فساد کی اجازت نہیں دی جا سکتی تھیں پھر بھی دل کو محجہانے کے لئے یہ کہا جا سکتا تھا کہ ہوئی کے دن آپس میں رنگ ٹھیک ہے کے سلسلہ میں جو کشیدگی یا ایجادگاری اور ای جوئی وہ حسن بے احتیاطی تھی اور اسی سے احمدیا طی ختم ہگانی طور پر منت بھیز کر کے بھج کرے کی صورت اختیار کر لی۔ اسیں نظرت اور گول آزاری کا کوئی عضورہ تھا۔ صرف دفعی طور پر سوئی کھلے دل کر دیوں میں تفریغ ہی تفریغ میں ناگواری اور تنہیٰ ایسی اور بات بڑھتے بڑھتے آپس کے جھگڑے تک پہنچ گئی۔ ملک کے سمجھیدے اور ذمہ دار طقوس کے نزدیک یہ صورت حال بھی کوئی قابل غربات نہ تھی اور جبکہ ایک نہیں تھا اس کے نام پر ایسے حالات پیش آئیں تو سوت تو ایسی حرکات کو اور بھی افسوسناک اور لائی ملامت فرار دیا جائے گا۔ مگر بھر بھی لیڈروں کی اصطلاح میں اسی بڑی قوم اور لستے بستے ملک میں لیے جھوٹے جھوٹے واقعات، کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ علم و تہذیب کی ہماری جوں جوں طبعی عوام بخود شاستی اختیار کرتے چلے جاتیں گے۔

لیکن آزاد ہندوستان میں ہوئی "کاظلفت" صرف اتنی بھی سی تفریغ" میں تو ممکن نہیں ہو سکتا۔ ہندوستانی قوم اپنے قومی وقار کو دوسروں کی دل آزاری اور اہانت قذیلیں کے بغیر کیسے بلند "گرسنگی" ہے اور یہ کیسے مکن ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں "ہوئی" کا پورہ تھوا رائے اور اس میں فرقہ دارانہ فسادات کی رنگ آرائیاں نہ ہوں؟۔ عیش و شاطر کے سیگاٹ اُتھیں اور اپنی بتری کے اٹھارے کے لئے دوسروں کی زندگیاں لٹج نہ کر جائیں۔ اور اپنے تھہب" کی سرینہی کے لئے دوسروں کی دل آزاری سمجھو

پرچور ہو جائے گا۔ وہاں ایک فرقے کے لوگوں بچوں عامل  
حور توں اور نوجوانوں کو پولیس نے جس بیداری سے مارا  
ہے اس کی آہد بکالا تصور ہی کرنا ممکن نہیں۔  
اور ان تمام بھنوں کے بعد یوپی ایسیلی کے انسپکٹر لے التوا کی  
ساری خرچیں رکھنے کے سفر و فرماویں کرنے کے لئے توہری تھیں۔ یوگی  
مبادر کپور اور بہراجی میں ہوئی کے سلسلے میں فسادی عناصر اور خود پولیس  
نے جو کچھ مظالم و حرام سے وہ ایک سہوئی سی بات تھی اور حکومتی ضبط اخراج  
میں ایسی باؤں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاسکتی۔

ان بھنوں اور سرکاری فیصلوں کو ہم چھوڑ کر بوضع دستگیر  
صلح برٹھ کے فساد پر ساقم کیجئے۔ مونجوت لگیں تقریباً ایک سال سے  
فرق پرستی کا جو زندنی انجام ہوتا ہے اور اس میں پولیس کی شرکت کو بھی جو  
اہمیت حاصل رہتی ہے اس کی فریاد صدائیں صدھ جھوڑیہ ہندکی  
بارگاہ تک بھی پہنچائی جا سکتی ہیں۔ قارئین میں کو معلوم ہے کہ موضع  
دستگیری بدتفصیل علمی تلقین کے سرکاری اور خبر سرکاری فرق پرستی  
کا شکار ہو رہی ہے اور اس کی جانب سے اب تک اضافات کے لئے دروفٹے  
لکھنکھاتے چاچکے ہیں، مگر ان کی قریاد کس نے سنھی ہے کہ اس نے ان مکردر  
اویسیں افسانوں پر توجہ اور المفات کی لٹکاہیں ڈالیں؟ ان پیشہوں  
کا جرم غصہ یہ تھا کہ جن دستگیری دوہر ار آبادی میں باچپوں افراد ہوتے  
ہوتے خدا کی عادات کے لئے اپنی بھی ملکت کے ایک بچوں سے  
قطعہ اراضی پر ایک براستے نام سمجھ کر دیا چاہتے ہیں اور  
انھیں یہ حق کس نے دے دیا ہے کہ وہ ہندوستان کے سیکولر ازم کا نام  
لے کر اس گاؤں کی وجہ بہندا اکثریت کے برابر اپنے خدا کی حقوق  
ختانے لگیں؟ ان کا بھی جرم تھا۔ جسے صلح برٹھ کی فرق پرستی نے  
بھی برداشت نہیں کیا اور اس سلسلے میں جو اطلاعات منتظر ہام پر  
آئی تھیں ان سے یہ تھی بھی چلتا رہا کہ ہماری سیکولر حکومت کی  
سیکولر پولیس کے نزدیک بھی سلامانیں دستگیر کا یہ جرم ناقابل معافی  
ہے اور وہ بھی سلامانوں کے ایسے حقوق نسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دستگیر کے سلامانوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی شراریں اور  
لشیہ دہنیاں تو پہنچی ہی تھیں، لیکن جب اس گاؤں کے "بہادر"  
فرق پرستوں کو ہوئی "کا احساس بھی ہوا اور انھوں نے دیکھا کہ  
اس "حکومت" سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے تو وہ "بہادر" کو

ہوئی کا قابل احترام تھا اور اسے اپنے کو خیشیلا، بھاکے باہم اور من  
سازی کا میناً دیتے والا ہندوستان اپنے مدھیہ تھا اور اس شان سے  
منتا ہے۔ کاش کسی کا لگنگی بھی یا اسی کا لگنگیں گورنمنٹ کو ملک کی  
اس شرمناک پوزیشن کا احساس ہوتا اور گُرسی اقتدار پر ملک فخر  
نازکی گرد نہیں بلکہ کرنے والے شدید نہاد سے زندہ رہنا گوارا  
نہ گرتے!

اور خود یوپی میں مبارکبود ضلع عظم گلگھا در بہراج میں  
بچی کارنگ کیسا رہا؟

اس کا اندازہ یوپی ایسی میں بھٹکتے کے دران کیونٹھ جیر  
شری چمار گھنڈے راتے کے ان چند الغاظتے کیا جا سکتا ہے۔  
انھوں نے مبارکبود کے حالات کا خود مشاہدہ کرنے کے لیے کہا۔

"میں نے جیلو کے اندر اور بار بار جو کچھ دیکھا ہے وہ یہ یعنی  
انچی ۵۰ سالہ سیاسی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔  
میرا خون ٹھوول رہا ہے اور وزیر دا خل معاں ملک کو  
صحیح طور پر پیش نہیں کر رہے ہیں۔"

اور جب وزیر دا خل معاں کلکاتی تربیٹی اپناء سرکاری بیان  
لیتے ہوئے بیرونی سنتھ کے لوگوں کے ہو چکیں آئی ہیں وہ پولیس سے  
مزاحمت کی تجویز نہیں آتیں۔ یہ کام روپی چمار گھنڈے راستے دیا گی۔  
میں رشتہ سال کے وہ بوڑھے جن کے جسم کا ایک دال

بھی کالا نہیں ان کے تلووں پر جو زخم ائے ہیں وہ بھی  
پولیس کی مزاحمت میں اکتے ہیں۔"

شدید چند بھیت یادو رکیو نٹ نے وزیر دا خل معاں کیا  
"کیا وزیر دا خل کو معلوم ہے کہ میرے پی۔ ایس۔ پی کو  
ایک سہر اور ایک دوسرا سچا ہے۔ ۲۹ مارچ کو وزیر  
اعلیٰ کو مبارکبود سے ایک شتر کر تاردا یا تھا؟ جو ہیں حالاً  
کا خود مشاہدہ کرنے کے بعد ہم نے لکھا تھا کہ پولیس نے  
مھروں ہر جس حصہ کرٹا کے ڈالے ہیں۔"

یوپی کوئی کے ایک سہر نٹ میں ستر برج بہادر سٹھنے  
انچی تحریک اتواپیش کرتے ہوتے کہا۔

"اگر مبارکبود ضلع عظم گلگھا کے مظلوموں پر پولیس  
کے ناتالیں میان مظالم کا ذکر کروں تو سارا الیوان رونے

خاتمہ پر وہ سطور تقلیل کے قالی ہیں جو الحجۃ کے بیان میں  
نے اپنے ارا بریل کے اداریہ میں خستہ پر بھی ہیں۔

"ایسے ہیں اپنے مطلب کی طرف آنا چاہتے ہیں، ہمارا مقصد  
کسی کو استعمال دلانا نہیں ہے۔ کیونکہ خود ایک مخداد انجذبہ  
ہے۔ بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ مسلمان اپنے بھروسوں کو معاف کرو رہا  
ہے، اس قام کا تصور تک دماغ میں نہ لائیں، لیکن یہیں تو یہ سوچنے  
کر لیں یہاں اور یہاں میں یا یہ کہ ان کا سلسہ آئندہ بھی جاری رہے چاہے؟  
آخری تصور کریں یا یہ کہ ان کا سلسہ آئندہ بھی جاری رہے چاہے؟  
اگر اس کی توقع نہیں کی جاسکی اور صورت حال ایسی پیدا ہو گئی ہو  
کہ فضادات کا سلسہ آئندہ بھی جاری رہ سکتا ہے تو پھر سلمہ بر رہا ہو  
کو اس کا کوئی مستقبل اور ایک اصل سوچنا چاہتے معتقد تو یہ ہے  
کہ ملک کے کسی گورنمنٹ نے اثاثت کے کسی فرد کی تحریک نہ پھوٹے  
اور اکثریت کا راہ ویرہ نگاہ پکر بدل جائے۔ مگر یہ فضادات کس طرح  
حائل ہو، جس مسلمانوں کو بھی سوچتا ہے اور اسی سلسلہ کو عمل کرنے کے  
لئے انھیں اپنی راہ ہو اگر کرنی ہے۔"

یہ سب کچھ پڑھ لیں گے بعد اب یہ بھی سن لیجئے کہ متعدد  
پارٹیوں کی طرف سے اس ہولناک صورت حال کی عدالتی تحقیقات  
کا مطالبہ کیا گیا تھا، اس کا جواب موصیہ پر بیش کے ذریعہ اعلیٰ  
ڈاکٹر کا ٹھوٹے حصہ انکار کی صورت میں دیا ہے اور بھی فرمایا  
ہے کہ اگر یہ حکومت ان لوگوں کو معاوضہ دینے کے سوال پر غور  
کر رہی ہے تھیں اس ہنگامے میں نہ صانع پہنچا ہے، لیکن وہ تمام  
تحقیقات کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہے۔

تمام تحقیقات کی ذمہ داری ہیں کہ ناؤں ایکسا الگ بتائے  
اور اصولی تھفاظ کے اعتبار سے اس کی اہمیت ثابتی ہے۔  
اصل نکتہ قابل غور یہ ہے کہ جناب ڈاکٹر کا ٹھوٹ تحقیقات نگی  
سے انکار فرمائے ہیں، گویا انھیں یقین ہے کہ اگر منصافت حقیقت  
ہوئی تو دنیا کے سامنے بہت سے اُن حقائق کی دستاویز کا ممکنی  
جو دیسے تو کھل راز ہیں لیکن کانگریس کی حکومت اُن پر کاغذی  
قالوں، زبانیاتوں اور لٹٹے رنگوں کے پر دے ڈالے

با تقدیر گاؤں کے ظلوم مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور ٹوٹ مار کا ایک  
با تقدیر "یمده" بھی شروع کر دیا گیا۔ اس خسارے بعد جمعۃ العلا  
ہند کا جو وحدت نگہداشت اس کی پر پورٹ کے یہ الفاظ صورت  
حال کی ایک المناک تصویر پیش کرنے کے لئے کافی ہیں:-

"جب یہ لوگ ہیاں پہنچے تو ہیاں کے مسلمان ہمارے  
ارڈر دی جمع ہوتے ہیں، بخوبی زدہ اور انتہائی سزا یہ  
تھا اور اپنے گھروں میں دیکے بیٹھتے تھے۔ انھوں نے  
ردو کر روزگر خستہ کی اپنی داستان سنائی اور ترجیح حم  
کو دکھایا۔ ایک عورت التدریج بھی ہمارے سامنے آئی  
جو حاملہ تھی اور جسے بلوائیوں نے اس کے گھر میں مکر  
شدید زدہ کوب کیا تھا۔ اس کے علاوہ عنین اُمری  
صادیقاً جعفری خالیوں بھی رکھی ہیں جن سے جوں پر  
لامبیوں وغیرہ کے نشانات دھکائے گئے، بخوبی تھے  
جن کو بلوائیوں نے لات اور گھوٹوں سے پیٹا تھا۔ ایک  
ملادہ دس بارہ ضعیف العمر دیکھی تھیں جس کو  
فساریوں نے لاطھی اور گھوٹوں سے زخمی کیا۔"

یہ وہ لوگ تھے جو ہسپتال میں داخل نہیں تھے۔ جو لوگ شدید  
زخمی تھے وہ میرٹھ کے ہسپتال میں تھے اور ارکین و فنسنے ان سے  
بھی ملاقاتی تھی۔

لیکن دت گر کے اس فضادے بعد کیا ہوا؟ فرقہ پرسوں اور  
فضادیوں کے خلاف کیا ایکشن یا گیا؟ اور اس پولیس کا کیا بنا جس کی  
شرارت آمیز غفتت کے نتیجے میں یہ سارے کھیل کھیلے جاتے رہے؟  
ان تمام سوالات کا ہنوز کوئی جواب نہیں ہے، باہم ایک جگہیں یہ ضرور  
باتیا گیا ہے کہ ایک گرفتاری علی میں آگئی ہے۔

یہ وہ سکون والہیں ہے جو مسلمان ہے جو مسلمان کو رضاخت شریعت  
کے مبارک ہیں میں عطا فرمایا گیا ہے اب عید آئے والی ہے اور  
ہمارے پر ارادی وطن کی جانب سے ہی رکنے تھے یہ ہولی "گُر تھنھے"  
پیش کرنے گئے ہیں! اکتنے قابل فخر "تھنھے" ہیں یہ۔

وہ مجھ کو قتل نہ کریے تو گون کرتا قتل  
یہ علم و سلط نہ کریے تو گیا عدو گرتے۔"

"سہو" مانے اور جس کا جو چال بے بد یا تھی اور جیانت وغیرہ سے تعبیر کرے۔ ہمارا ضمیر پر جمال طعن ہے کہ ہم نے ارادۃ فعل نہیں کیا چہ اور یہ بھی الہیان ہے کہ اس سہو سے نفس بخت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب بھی ہبہ برسہ میں نہادِ العلوم دیوبنی مخفی رہے ہیں، بہت بڑے علمیں میں مولانا اشفعی علی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی خلفاء میں سے ہیں اور ارجمندی الحسینی پاکستان میں مفتی اعلیٰ کی حیثیت حاصل ہے۔ دیسے اس تعارف سے تقصود اپنے خیال و راستے کی تقویت نہیں ہے کہ مسائل میں اعلیٰ ہمیستہ والی کی ہے شکرِ خصیات کی۔ بلکہ محدود ہوتا ہے کہ اکابرین دیوبند کا متفقہ طور پر یہ تھیہ ہرگز نہیں رہا ہے کہ تصور کا سایہ نہیں تھا۔ ہرگز کہے مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب سائنس ہوئے ہوئے کے قائل ہوں مگر تھا ان کی ذات پر اکابرین دیوبند کا طلاق نہیں ہوتا۔

**تفہیم الحدیث** ایکاری تلقیم سے بعض حصوں پر بحث اعلیٰ علم دوستوں نے کلام کیا ہے۔ ہم اتنے شکرگزار ہیں کہ انھوں نے ہماری وہنماقی کے لئے قلم اٹھانے کی روحت فرمائی۔ انتقام اللہ تعالیٰ اشاعت میں ان بکے فرمودات پر انہا رجیسال کیا جاتے گا۔ و بالذہ التوفیق۔

**ایک اور فساد!** ابھی ان لفظوں کی سیاست ہموڑتک نہیں خبر اخباروں میں آئی۔ "ضاد" کا نقطہ نظر ہمگاموں کیتے ہوئے اس میں ایک طاقتور قرآنی بیٹھے بھٹکتے ہکروں فرقہ نانی پر حداو ابواللهؑ سمجھ دیتھی ہے میکن مرد کی ستم طرفی کو کیلکھتے کہ اسی نقطے ان ہمگاموں کی تعبیر وہاں پوری گئی ہے۔ بہر حال اب تازہ فساد سیاست مدنی (ہبہار) میں ہوا ہے اور جاری سوچ اکتوبر و محرم میں کے علاوہ بلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۵ ہے۔ پس منتظر ہے گاٹے کا ذیجہ!

یخ بوچھے تو ظلم و طغیان کیلئے کسی ایسی منظر کی مزوفت نہیں لیکن اگر واقعی کسی مسلمان نے گاٹے ذیج کی بھی لی ہو تو اسکی یہ ہمگیر پداش سیکولر ازم کی تاریخ میں اعلیٰ ویا قوت کے حروف سے لمحتے کے قابل ہے۔ ویکھنا چاہتے ہے۔

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے! ۲۶

ہوتے ہے۔ اُن لوگوں کی بات تو اور ہے جو شترمرغ کی طرح جو صحیح رہت ہیں جو چاکر آندھی کے وجہ سے انکار کر دیا چاہتے ہیں، لیکن جو لوگ میں پا افادہ حقائق سے انکھیں بنی نہیں کر سکتے انھیں بتانا چاہتے کہ جھوپریت کی ناؤاب کتنا تھی میں ہے اور یہ آزادی کسی چیز میں سب سے بڑی اقلیت کی نظر مانزرا دیکھ سکتے والا کوئی نہیں جس میں زخم پر مرم رکھنا تو کجا ہے تک اپنے نہیں کیا جاتا کہ زخم لکھنے والوں کا شریعہ ہی لگایا جاتے۔ یہ غالباً اسلئے ہے کہ جھوپریت کے دینا خوب جانتے ہیں صیادوں نے، دارکوش نے لئے ہیں طوفان کس کی آٹھا یا ہوا ہے۔ وہ جاہیں تو ایک لیک شیرا ایک ایک شادی، ایک ایک قاشق اور جملہ بھروسوں کے کٹھے میں آسکتا ہے، لیکن وہ نہیں جا سکے۔ کبھی نہیں جائیں گے کہ مسلمان اقلیت کیسا تھا وہ حقیقی اور فوری انصاف ہو جو جھوپریت کا لفاظ ہے۔ کیونکہ ان کی جھوپریت پسندی مخفی دھکائی کی ہے اس کے دعوے صرف غرے ہیں اور وہ کسی طرح مسلمانوں کو وہ حقوق اور تحفظات دینا نہیں چاہتے جو ستورتے دیتے ہیں۔

جب یہ صورت حال ہے تو مسلمان سربراہوں کو ایسا اضافہ اعلان کر دیا جائے کہ مدعاہائے بس کا نہیں رہا، اہم مسلم صبر کرے اور جب تک مانس باقی ہے لسم پشم جیہے جاتے یا پھر جو مکر سوچنا ہے کہ صورت حال کی اصلاح نیسے کی جاتے۔ مخفی بیانوں اور بھی دار بالوں اور منتشر خالیوں سے نہ کبھی کچھ ہر لے درج ہوگا۔

**ایک غلطی کی تصحیح** افرادی شارج ۷۹۵۶ء کے مشترکہ شمارے میں غلطی کی ڈاک کے تحت حضور کے سائیں جو کہ فتح مسلم ہو اک بری فتویٰ ایسا کا فتویٰ کیا تھا، میکر دارالعلوم کے سابق مفتی مولانا محمد شفیع صاحب کا تھا۔ ہماری غلط فہمی کا باعث یہ ہے کہ فتاویٰ دارالعلوم میں ان دلوں حضرات کے فتاویٰ کو رد الک عنوانوں سے چھپا گیا ہے۔ عنبری الفتاویٰ اور اصل اہل المفتیین۔ یہ فتویٰ امداد المفتیین کے تحت تھا، لیکن یہ نہ سہو اسے عنبری الفتاویٰ کے تحت بھی لیا۔ اب جس کا جو چال ہے ہمارے اس سہو کو واقعہ اُنکی اطلاع ہے ایک مزید فصیلات ابھی نہیں آئیں۔ ۲۷

وہ مشہور و معروف سرمهہ جو تقریباً سو لے سال سے آپ کی خدمت کر رہا ہے ۔

خاص درست

اگر آپ تھوڑا سا تر چکلا رہ لے (بھرٹا کملہ) ایک پیالہ پانی میں رات کو بھگوں یعنی بھر صبح چھان گرس پانی سے آنکھیں دھو دالیں پھر دن کے نصل سے بھی علیم تین یا لوپر اگلیں اور اس دوران میں یہ سرمه استعمال فرمائے وہیں تو انشا، الشاد سکے اثر اور فائدے میں جیسا تکمیل اضافہ فرمائیں گے۔ سرمه خوبی سے سو بوقت استعمال کیجئے۔ دوسرا اوقات میں پورا فائدہ نہیں رہتا ذوٹ بہ تر چکلا بہت مشقی چیز ہے دوچار میں کامی بھی عطا رہے لے تجھے۔

دارالفيض حماقى دیلو بند

محلہ کاٹتے

**جیت انگریز خوب**

لیپ کاظمی یہ ہے  
کسوتہ وقت آنکھوں کو عابد ہے  
سنجی دے لیجئے پھر ان پڑھپی بھر سرہ  
ملگر سوچاتے ۔

جوہر فن

**جوہر فنڈاں**  
اس تجربہ نجیں کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱) دانتوں اور سوڑھوں کے امراض، مثلاً درد، ورم، جریان خون وغیرہ میں مفید ہے۔ بڑوں کو مخصوصاً کرتا ہے (اس کا ذائقہ اچھا نہیں ہے لیکن زود اثر ہوتے) نمبر ۲) دانتوں اور سوڑھوں کو تقویت دیکر آنبوالے مرضوں سے بچاتا ہے۔ یوزانٹی میمعتمد کی چیز ہے (خوش ذائقہ) ● دلوں ہی سے ہر لیف کا جاری شوے کا پلینگ س آئے کا ہے۔ ڈاکٹر خیج ڈاکٹر درد وہیہ ● آبدریں سطح پر قسم یعنی نہیں اسے وہیستہ کی وضاحت فرمائیجئے ● ڈاکٹراز کا قانون کچھ ایسا ہے کہ دین پیکٹ ایک ساقہ منگا ہیں تب بھی ہی ڈاکٹر خیج ہو گا۔ اور سر مرد مدد رکھتے بھی ساقہ منگا ہیں تو نجیں اور سر مرد دلوں اسی ہڈاک خیج میں آجائیجئے۔ **دارالافتیضن رحمانی** (لیونینڈ پی)

کتنا حضرات اب یہ سے بگانے کی بجائے ذیل کے پرستے مرد دُرخُف بذریعہ دی پی طلب  
سکتے ہیں۔ ماحصلہ وسیع کا مختصر آرڈر ٹھہریں۔ پاکستان کامنہ میں ہے

پاکستانی حضرات  
شکر لئے خوشخبری

## مولانا سید ابوالاعلیٰ مذودی کی چن تصنیف

اصول دعوت اسلام اور اسلام میں دعا کی اہمیت	دھنی روپے	قرآن اور خبیر دعوت اسلامی	پائیج آئے چوہدا آئے
مقالات اکابر دارالعلوم دیوبند دور و پے مالی مذہب و مقالات طبیعت دور و پے	ڈیڑھ روپیہ	جماعت اسلامی کی دعوت دنیات	جماعت اسلامی کی دعوت ڈیڑھ روپیہ
فلسفہ مناز ساتھ اور اسلام	ساتھ اور اسلام	پرده مجلہ مع مشکور سائنسین روپیہ	پرده مجلہ مع مشکور سائنسین روپیہ
شریعی پرده ایکٹ پری دائری میں شرعی حیثیت	اکٹ روپیہ	سود حصہ دوم مجلہ پونے تین روپیہ	سود حصہ دوم مجلہ پونے تین روپیہ
اسلام اور فرقہ واریت شاہی رامت	اکٹ روپیہ	قرآن کی چاہیزادی امدادی مطلاعیں ڈیڑھ روپیہ	قرآن کی چاہیزادی امدادی مطلاعیں ڈیڑھ روپیہ
شانی رمات	اکٹ روپیہ	جماعت کا مقصد اور طرزی کار نوازے تفہیمات مجلہ	جماعت کا مقصد اور طرزی کار نوازے چار روپیہ

## تصانیف مولانا میں احسن صلاحی

تصانیف مولانا احمد سعید	
خدائی باتیں	دھنی روپے
رسول کی باتیں	پسے دور و پے
ماہ رمضان	ڈیڑھ روپیہ
ضمانیں مولانا احمد سعید	دور و پے
پہلی تقریبیرت	پہنے دور و پے
دوسری تقریبیرت	دھنی روپیہ
حنت کی حقیقی	سو اتنی روپیہ
دوزخ کا کھشکا	سو دور دیسی

مولانا احمد آزاد کی تجویزات	
آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی مجلہ چھ روپے	سات لئے
شہید عالم واقعات کربلا مجلہ ڈیڑھ روپیہ	چھ آئے
مقالات آزاد	آٹھ آئے
عنایاں آزاد	دور و پے
مسلمانوں کا راستہ	چار آئے
(نوفٹ) چھکتا بول کا یہ سیٹ ایکسا ٹھرلب کرنے پر گلارہ روپیہ میں دیا جائے گا۔	چھ آئے
تین آئے	پائیج آئے

## مولانا محمد نجم الدار العلوم کی تصنیف

اخلاقی نیت	دس آئے
اول برداخ	آٹھ آئے
ایک دیس	ایک دیس
میدان جنگ	میدان جنگ
تحفہ مبنیین مکمل مجلہ	پونے دور و پے
عرب چاہیں دربار ممالک میں آٹھ آئے	
میری مناز	مجلہ ایک دیس
مکتبہ تخلی دیوبندی	چار روپے

کلم طیر کی تحقیق	سوار و پیہ
نظری حکومت	چار روپے
التشریفی الاسلام حضراۃ	دور و پے
» » حدود دم	دور و پے
اسلام میں شوئے کی اہمیت	دور و پے

ضیر سورہ نور جلد سائیع چار روپے	جبر و تدر
تجدد و اصلاح دین ڈیڑھ پری	معراج کی نیات
چھ آئے	اسلامی تہذیب اسلام کا صلح بیان دھنی روپے
چھ آئے	ہماری حکومت مکمل تامین ہوتی ہے ڈیڑھ پری
چھ آئے	مسئلہ توبت
چھ آئے	مردوں کی سزا اسلامی قانون میں بارہ آئے
چھ آئے	حقیقت ایمان
چھ آئے	حقیقت صوم و صلوٰۃ
چھ آئے	حقیقت زکوٰۃ
چھ آئے	حقیقت حج
چھ آئے	اسلام کا نظر اسلام کا نظر
چھ آئے	اسلامی جہاد پر ایک عمقی نظر
چھ آئے	دین ت
چھ آئے	اسلام اور جامیت
چھ آئے	قرآن ہمی کے خیادی اصول
چھ آئے	حقوق ازویں
چھ آئے	سیلار والنبی
چھ آئے	ترندگی بعد موت
چھ آئے	اسلام اور ضبط و لادت
چھ آئے	لیاس کا مسئلہ
چھ آئے	اسلام کا معاشری مسئلہ اسلام کا اسلامی حل چھ آئے
چھ آئے	اسلامی کار راستہ

# بُکْرِی وَالْحَدیث

## الجواب :-

میں پر صاحب کی جگہ اتنا نیا اپنی علمی و فقیحی کے علاوہ  
سے تو اس لائق نہیں ہیں کہ ان پر توجہ دی جائے۔ نہ انھیں کوئی  
مجھدار آدمی دلائل کہہ سکتا ہے میں عوام بخارے چونکہ جو ان بالوں  
سے بھی بہک جاتے ہیں اس لئے واجبی حکایت عرض کئے تو انہیں  
دلیل اول چیزے دلیل حقیقی کے نام سے تعجب کیا گیا ہے، پھر  
سے زیادہ کچھ نہیں۔ پھر جانتا ہے کہ سایہ نام ہے اس تاریخی کا  
جروشی کی راہ میں کسی ٹھوس وجہ کے حامل پڑنے سے پیدا ہوتی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج چاند اور ستاروں کو تو مالہ طاہر کی روشی  
کا منبع اور برکت بنایا ہے ان کا سایہ پڑنے نہ پڑنے کا کیا سوال ہے کہ  
کیا پر صاحب کے خلاف ہے اس سوچ کے پیچے بھی کچھ اور جرم  
ان سے زیادہ بہش نہیں کہ ان کی روشی زمین کا اور بھی بہر اور  
چاند سورج کے دریمان ہیں حامل ہو جانے سے سایہ پڑنے نہ پڑنے  
کی بحث پیدا ہو۔ ہم سمجھتے ہیں جو اس پر صاحب نے فرمائی ہے  
اس کا مطلب ونشاوه خود بھی نہیں سمجھتے تو کسی پہنچنڈ کو بھاگنے  
ہیں۔ ہاں چونکہ علوم پذیری اور بھرپورتی کے تحت وہ حضور کا سایہ  
نہ ہونے کی بھی دلیل کی طرف نصیحتاً توجہ دینا نہیں چاہتے اس لئے  
پادر پر الطیفے چھوڑ رہے ہیں۔

دلیل ثانی جسے شرعی کلام دیا گیا ہے قشیر بھروسہ کیم بھی اور  
تفصیل طلب بھی۔ اگر اس کے قائل کو کوئی فہم کی رعایت دی  
جائے تو اس کے مشترکاں نہ ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ عیسائی حضرت  
عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ پر صاحب نے میا نہیں کہا جا کہ دیا  
کیا فرق ہوا۔ نہ عزیز اللہ من ذلک۔ تمام قرآن اس پر شاہد ہے۔  
اور جملہ علامتے حق تحقق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مشریک وہیم  
نہیں۔ نہ قدرت میں نہ وجود میں۔ وہ واجب الوجود ہے۔

**سوال ۶:-** اسلام اللہ بناءں حضور کا سایہ  
ماج ۱۹۵۹ء کے شام سے میں آپ نے حضور سالم اب  
قداد ایسی وابی و نفسی کے سایہ ہونے کے ثبوت میں جو بے مثال  
و بیش ناظرین کے ملنے پڑیں کہیں وہ قابل صدر تک ہیں۔ لیکن  
تو ہم پر سووں کی تو ہم پرستی اور فتنہ پر بڑوں کی فتنہ پر دری اب  
بھی عروج کمال پر ہے۔

چندوں ہوئے ایک حلومے مانڈے واسی پر صاحب نے  
حضور بھی کمر ملی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کے ثبوت میں دو مذہبی  
پیش کیں۔ پہلی عقلی اور دوسرا شرعی۔

پہلی دلیل مستقل فرمایا کہ جب چاند و سورج اور ستاروں کا  
سایہ زمین پر نہیں آسکتا کہ جن کی ضوفتائیں خدا کے نور سے مٹاہے  
ہیں تو جو لوگ تم ہو تو ہمارے کام سایہ اخذ دس زمین پر کس طرح آسکتا ہے  
و دوسرا دلیل کو پیش کرتے ہوئے بولے کہ میں چند مختبر  
احادیث صحیح مسلم کے ساتھ پیش کرتا ہوں جس سے آپ بخوبی سمجھ  
لیں گے کہ حضور سرکار مدینہ سراپا نورتھے اور آپ کا نور خدا کے  
نور کا جزو علم تھا جس میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ حدیث  
ملا حظہ ہوں۔

**یا محمدنا نامت استاذنا لے محمد من حم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔**  
**اول ما مخلق اللہ نوری۔** تمام مخلوق سے بیشتر اللہ نے ہر سے  
نور کو پیدا کیا۔

**انہ من خوار اللہ و کل شئی من فسری۔** میں اللہ کے نور سے  
ہوں اور ہر شے میرے نور سے ہے  
محترمی یہ حدیث ہیں جن کے اعتبار صحیح ہونے کا قبضہ پیر حی نے  
دوہہ کیا ہے۔ اب آپ سے عرض ہے کہ ان حدیثوں کی دلیل میں کیا  
چیزیں ہے اور ان کی کبھی صحت ہے۔ دراصل فصیل سے تبلادیں۔

اشیاء میرے نور سے ہیں قرآن، حدیث اور علمائے حق کے تخفیف خلیفے کے منانی ہے۔ جو مطلب لولا ک لہما کے شہر و مکوے کا ہے اگر وہ مطلب کے لیا جائے تب تو فیکری نیکی حدیث بات قابلِ اتفاق ہو سکتی ہے لیکن جس قدمہ کے تحت پیر صاحب نے اسے پیش کیا ہے وہ کبی بھی طرح اس سے حاصل نہیں ہوتا۔ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے من نور اللہ ہونے سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جب اور اللہ سبیط ہونے کے باعث سایہ نہیں دے سکتا تو حضور مصطفیٰ کا سایہ کیسے پڑے کا تو پھر دنیا میں کبی بھی چیز کا سایہ نہیں پڑنا چاہتے۔ کیونکہ روایت کی روست تمام اشیاء نو پورا ہو جو ہر کیا جائز ہوئیں۔ نور محمدی سایہ سے بے نیاز نہیں تو اس سے بے نیزی اشیاء بھی بے سایہ ہی رہیں گی۔

اور حق یہ ہے کہ جن روایات میں حضور مکمل نظر "نور" آیا ہے ان کے معجزہ ہونے نہ ہونے کی بحث سے مسلمانوں کی بحث کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضور کو اگر ذر کہا گیا ہے "یا ان کی تخلیق بحیثیت نور کے تمام اشیاء سے قبل بھری ہے تو اس" نور کو منوری کمال کے استعارے سے زیادہ بھر نہیں کہا جا سکتا جیسا کہ قرآن حدیث میں کثرت کے ساتھ لفظ "نور" ایمان و پراہن اور کتب اسلامی کے لئے وارد ہوا ہے۔ اس لفظ سے ایک سادھی مفہوم اخذ کرنا اور پھر اسے تربیتی حضور کے وجود ظاہری پیش کر دینا نصف بید الشی اور کوئاں نظری ہے بلکہ اُس فاسدہ باطل رجحان و میلان کا مظاہرہ ہے جس کے تحت مسلمانوں کا ایک بڑا طبق حضور کو دیوتا بننا کر رہی پرتش کرنا چاہتا ہے۔ افسوس میں سر کار رہ سالم گئی اور فرمائیں کہ لمحہ تپزوئی کما امداد لامصاری بخشی میں اصرار ہے جسے پڑھا و حداودھا صاف و مرت جیسا کہ نصاری نے عیسیٰ اس مردم کو پڑھایا (چڑھایا) اور طرح طرح ہے اپنی پیروتی عبیدت کا لقین دلاتیں اور قرآن بار بار صراحت کیے کہ محمد تم جیسے بشری ہیں، امّیں نہ علم غیر ہے نہ آمراز احتیارات حاصل ہیں نہ وہ خدا کی ہیں مشرک ہیں، نہ وہ اس لئے بھیج گئے ہیں کہ تم امّیں دلاتا بننا کر پوچھو، بلکہ وہ تو محاربی ہی طرح اللہ کے بندے ہیں جسے اللہ نے اپنی رہالت تامس کے ساتھ چون نیا ہے اور جس کے ذریعہ ذریعہ تجھیں قول اور قول الحمد کت ہیات کا سبق

مستقل بالذات ہے اور اُس کے ساتھ تھا تو اسے بغیر مستقل بالذات ہے، مکن الوجود ہے۔ ایسے شخص کو بالغین مشرک کہا جاتے ہا جو سخن دیگی کے ساتھ یوں کہے کہ سر کار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا جائز تھے۔

جو روایتیں حدیث کے نام سے میں کی گئی ہیں انہیں ایک تو ایسی ہے جو نقل فرمودہ الفاظ میں بعض کتابوں میں ملتی ہے اور وہ ہے اول مباحثت اللہ نوری (نقی) حضور نفریا کہ سب سے پہلی چیز جسے اللہ نے پیدا کیا میرا نور ہے۔ اس ایت کی صحیت علماء میں معرض بحث ہے اور صحاح ستہ یعنی حدیث کی شہرور صحیح کتابوں میں سے کسی ہی بھی یہ موجود نہیں۔ تاہم اسے اگر بخوبی مان لیں تو اس کا ادنی سماں بھی جو سایہ ہے نے رپرنے سے نہیں لگتا۔ بلکہ اس سے تو خود پر صماحت بکے اس لغو دعوے کی تردید ہوتی ہے کہ سر کار مدینہ کا نور کا جائز تھا۔ سبھا نہ عمما یعنی صفوون۔ غلط یعنی پیدا کرنا سب جانتے ہیں کسی شے کو عدم سے پیدا میں لانے کا نام ہے۔ جب اللہ نے حضور مکمل نور ختنی فرمایا تو ظاہر ہر ہو گیا کہ وہ پہلے معلوم اور لاشی تھا۔ اللہ کا نور اپنے تمام احیاء گیت ہمیشہ موجود ہے۔ اسکے نے پیدا نہیں کیا، وہ ارزی دایدی ہے، اگر نور رسالت اسی کا جائز ہوتا تو اس کے خلق اور پیدائش کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ جب پیدائش ناہت ہوئی تو واضح ہو گیا وہ اللہ کے نور کا جائز نہیں ہو سکتا۔

رچی باقی دور روایتیں تو ہم نہیں جانتے یہ کیا ہیں اور کہاں ہیں۔ یہ پیر صاحب کے ذریعے ہے کہ وہ پوری روایات مع مند بیان فرمائیں اور کتاب کا حصہ جو الدین۔ نظائرہ دلوں ہی روایتیں بخت و برشت ناک فہوم و مطلب کی حاصل ہیں جس سے بزرخ تو حیدر پاہ، مانگی ہے۔ ذرا خور تو پیچے اور بات کا آخر کیا سلطان ہے کہ لمحہ میں قم سے ہوں اور تم مجھ سے بول نہ زاریہ والی فتحہ اپنی رات۔ عیسیٰ میوں کے نقطہ نظر سے تو ہر حال حضرت عیسیٰ اللہ۔ یہ کچھ کم ہی ہے تھے کہ بیٹا بایپ سے کم درج بھیجا گیا ہے۔ لیکن اس روایت نے اللہ اور رسول کو وطنی مسادی کر دیا اپناہ بخدا اپنی طرح ہے بات کہ میں اللہ کے نور سے ہوں اور قسم

یہ ہائے زمانے کی بہت بڑی ٹریجی بلڈی ہے کہ جو جس خیال چشم گیا  
ہے اس سے ملنے کے لئے کسی طرح تیار نہیں۔ لاکھوں لیکھیں دیکھو وہ  
ایک کان سے سُنکرو دمرے سے نکالنے کا اور من بھر دالت کے  
 مقابلہ ہیں اپنی سیر ہبہ لیلی بیٹیں کر کے ایسا خوش ہو گا جیسے قلعہ  
فتح کر لیا ہے۔ خود پستی، اجودا اور خدا ہے اور دنیا وی مفادا  
کے لائیخ نے بالکل ہی مٹی پید کر دی ہے۔ جب دکان کی روشنی ہی  
تو ہم پرستی، عجائب پسندی اور طلبی مو شکافی پر حصہ رہ تو دلائل کو  
سمجھنے اور قبل کرنے کا کیا سواں۔ تاہم طالبان حق بالکل مرد ہیں  
ان کے لئے ہماری معروضات غیر بحکمتی ہیں۔

### مسئول ۷:- از محمد مصطفیٰ - ضلع نازی پور چاند کے متعلق ریڈی لوکی اطلاع

رویت ہالیں کے متalteہ میں علماء کے خیالات کا احصار مختلف  
مکتووں میں ہبہ رہا ہے بعض علماء ریڈیو سے نشر کی ہوئی رویت ہالیں  
کی خبر کو اگر وہ جی نزل من السما نہیں تصور کرتے ہیں تو بلاشبہ اس خبر  
کو معتبر یقین کر ستے ہیں اور حکم صادر فرمائے ہیں کہ حسب اعلان ریڈیو قائم  
صوم و افطار کا دلیلیہ سمل جس لایا جاتے۔ بعض جیڈی علماء اس تعالیٰ  
کے بکسر و یک ذرہ غافل ہیں ان کے تردید کیتے ہوئے رویت ہالیں  
ریڈیو کا اعلان ناقابل انتباہ ریڈیو سے علماء کے اس اختلاف راستے  
نے محنت شواریاں جانی را عمل کر دی ہیں۔ لہذا جتاب سے  
گذرا ارش ہے کہ اس متلهٰ تفصیلی جھٹ کیجئے اور رویت ہال کی متعلقی  
حوالہ دش رہی ہیں ان کو بھی اپنے خیال متعطل ہیجئے۔

### الجواب:-

اب تو شایدی عروت علماء کی بہت بڑی تعداد ریڈیو کی خبر  
رویت کو معتبر مانتے پر ترقی ہو چکی ہے، لیکن کچھ عرض پہلے ہیکل میں  
شدید اختلاف رہا ہے اور ان علماء کی تعدد بہت کافی ہے تو  
لاؤڈ اسپیکر پر تازیہ اسی پنج کے درسے مسائل میں سمجھی کے ساتھ  
اپنی پرانی رکھس پر قائم اور نئے طریقوں سے محترز رہنے کا اصرار  
کر رہے ہیں۔ جہاں تک مجھہ عاجز کی حیثیت راستے کا لعلت ہو مجھہ  
کبھی اسی میں تک نہیں رہا اک لاؤڈ اسپیکر پر آذان اور تازیہ لادی  
کر رہتے کے ہائز ہیں، لیکن طیکہ واقعی اس کی ضرورت ہو اور ریڈیو  
کے شرکت کی بھی رویت ہالیں کی خبر لا کسی رویہ دلائل لائیں جوں ہے۔

شے رہا ہے۔ ان کے اسوے پر چلو، ان کے احکام کو جانو اور ان کی  
زندگی کو دنالوں دکانی تو یہ کو سینوں سے لگاؤ۔ مگر ہمارا دطبہ یہ  
ہو کہ تم ان تمام واضح ہدایات کو نظر انداز کر کے بڑھانے پر محسوس  
کے مشغیل میں لکھ رہیں۔ خدا شو شہ کہیں مل جائے تو اسے حسیلہ  
پھیلائ کر تیر کا بوتہ بنادیں۔ حضور کا ایسا تصویر کریں جو مارہ ہے  
بالطمکد فیتاوں سے کم نہ ہو، ان کی خیالی تصویر کو قلبِ نظر میں  
محراب میں سجا کر ذہنی سجدے گزاریں اور ان کا اسوہ حسیلہ ان کی  
منیعنی، ان کی تعییات اور ان کی عملی ہدایات اس ہاؤ ہیوں  
کم ہو کر رہ جائیں۔

اگر عمرم پر صاحبِ داعی سخیلی سے بھتھے ہیں کہ ہوں یا  
کا سری ہر سائنسی مذہبی نظر تھا لیکن ایک ایسا وادی و سلطنت مفت  
جس میں سے روشی گذر جاتی تھی اور سایہ نہیں پڑتا تھا تو اسی میں شیخ  
کی مثال پر خود کو ناچاہیے۔ شیخ ایک ایسی صفا ہے کہ روحی اسے  
پار کر جاتی ہے اور عدهِ حکم کا ہوتا دھوپ میں اس کا سایہ نہیں پڑتا۔  
تو یہی سی پر چھائیں حضرت پڑھتی ہے، تاہم ملے لیتے ہیں کہ پر چھائی  
سائے کے ہم ہمیز نہ ہو۔ اب یہ بھی سب پر نظاہر ہے کہ ایسے مصفا  
شیشوں سے روشی ہی کی طرح نگاہ بھی پار ہو جاتی ہے۔ آدمی یہاں  
لکھت اس کے دسری طرف دیکھ لیتا ہے۔ گویا جس ہیزیت سے یہاں ای  
چاند سورج وغیرہ کی روشی اس خوبی سے گذر جاتے کہ اس کا سایہ  
نہیں نہ ہے اس چیز سے لازم ہماری نگاہ بھی گذر جاتی ہے۔ اسی حسنہ  
کا جسدِ مبارک اگر اتنی ماذی معنون ہیں ایسا ہی مصفا تھا تو کیسا  
نگاہ بھی اس سے پار ہو جاتی تھی؟ کیا صحابہ رضوان اللہ علیہ وسلم  
آئینہ ہی کی طرح ان بیرون کو دیکھ لیا کرتے تھے جو حسیلہ مبارک کی  
اوٹ میں ہوں؟ اگر جواب اثبات میں سیئے تو اس کا ثبوت  
لاتے، جہاں تک ہیں علم پر دنیا میں آپ وہ پہلے شخص ہوں گے جو  
اس طریح کا دعوہ کر رہا ہو اور اگر جواب نفی میں سے تو اس کی وجہ  
باتیتے کہ بس ملتے ہی کی حد تک بات کیوں رہے گئی نگاہ کیون نہ پار  
ہو سکی؟ ایسا عجوب کیوں نکر ملکن ہے کہ ایک مادی حکم ملک کے معاملہ  
میں تو ایسے موصفا ہو جاتے، مگر وسرے تمام معاملات میں بغیر موصفا  
ہی رہے۔

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی دلیل خود پر صاحب پر کارگر نہ ہوگی

## عمل داری ہے۔ مسئلہ ۲۔ ازوں میں خلیل کیم پور مردوں کا سُننا

اپنے اکثر رسالہ تعالیٰ میں یہ بات واضح فرمادی ہے کہ مرد سے منہ تھیں ملکتے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کردیا ہے جس سے یہی طبقی ہو گئی۔ مگر بخاری شریف کی حدیث نظر سے لذتی کو تصریح نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جب مرد سے کو قریم مدفن کر کے لوگ واپس نہیں ہیں تو مردہ ان کے جو نوں کی آواز سُنتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے اور میں نے سنائے کہ جب کوئی آدمی قبرستان سے گذر لئے تو مردوں کی روحیں کے پیچے لگ جاتی ہیں اور کبھی ہیں کہ لئے بندہ خدا کوچھ ہائے نہیں بخشت۔ اس کے متعلق صحیح بات کیا ہے؟

## الجواب:-

مرد سے منہ سُننے ہیں یا نہیں؟ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ جس پر ہم کمی بازخانی میں لفظ کو کچھ ہیں۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ مرد سے منہ سُننے سکتے اور وہ تمام روایات جن سے مردوں کے صالح مسائل لائی جاتی ہے اس ساتھ کوئی ثابت نہیں کہ منہ جو کاتا ہیں مساع کے ذہن میں تصور ہے اور جو ہم زندوں کے صالح جسمانی یا ملکی سوال یہ ہے کہ آپ یا میں یا بر بار اس جھکڑے میں پڑیں ہی کہوں کہ مردے سُننے ہیں یا نہیں۔ سُننے ہوں تو کوئی مصلحت نہیں اور نہ سُننے ہوں تب بھی کوئی حرج نہیں۔ ہم دین میں کہیں ہمکم نہیں دیا گیا کہ مردوں کے سُننے نہیں کے باکے میں فصلہ کرو۔ نہ ان مشاغل اور حقائق کی لعلیم دی گئی جو اپنی بعد عستی سے مساعِ موئی کی بنیاد پر گھر طلنے میں پلاٹیکی کی بات ہے کہ قبرستان یا مردوں کو الیصال تواب کے باسے میں جو صریح احکام احادیث میں ملتیں ہیں ان یعنی کیا جائے اور ان میں زیادہ کوتا قابلِ المفاسد ہجھا جاتے۔

## مسئلہ ۳۔ (ایضاً) ذبح

ہمارے یہاں کے بکر قصاب جب تکہی ذبح کرنے ہیں تو بکری کے سوتے جو خون کی دھماکتی ہے وہ اس کو حلن کر ذہنیہ بکری کے سوتے میں بھرتا ہے جوہاں جا کر جنم جائے ہے اور پھر کسی طرح نہیں ہلکتا۔ ایسا پھر اکھانا جائز ہے یا نہیں؟

بشرطیکا اس کا اعلان کسی ذمہ داری کی کسر برداشت کی طرف سے کیا گی ہے۔

لیکن جن علماء کی راستے اس کے برعکس رہی ہے اور آج بھی ہے اخیں بھی جذبے اور نیت کے اعتبار سے لا تین ذمہ داری نہیں کیجا جائیں اکونکا اڈا اسیکر اور دیڑبوجو ہم موجدوں کی منتکروں کا وش کا تجویز ہیں اور جن مسلموں میں تیار ہو کر آئی ہیں نے شدید بدگمانی کے محقق و جوہ موجود ہیں بچھ جن مقاصد کے لئے عموماً ان کا استعمال کیا جا رہا ہے وہ بھی بحیثیتِ جموئی بچھ ایسے ناخوشگار ہیں کہ آخرت میں علماء کی بیوگانی اور کراہت کو فراغ ہی ادینے میں مدد ہیتے ہیں۔ ایسی صورت میں الگ دین کا دردِ اسلام کی محبت اور روحانیت کی لگن رکھنے والے علماء مجددیات مغلوب ہو کر خواہیں کرنے لگیں کہ ان جدید آلات کا سامنے تک اسلامی عبادات و معاملات پر نہ پڑنے پائے تو یہ چالے نکری اقتداء سے غیر منطقی ہی ہو مگر جذبے اور نیت کے لحاظ سے بہر حال گھوڑے ہی ہی جذبہ تھا جس نے ہر رخی چیز کے قبول کرنے پر اکثر علماء کی ایجاد اور متأمل رکھا۔ یہی جذبہ تھا جس نے بعض علماء کی زبان سے بولٹ اور سرکری سی وغیرہ کے استعمال کو ناجائز کیا ہوا۔ یہی جذبہ سے جو آج بھی بعض علماء کو اکڑا پسکر اور دیڑبوجی چڑھنے اسلامی امور و عبادات کا تعلق قائم کرنے نہیں دیتا۔

تامہن متواریں اور سخنہ بات ہی ہے کہ ایک معروف کتبی کی طرف سے مشترکی ہوتی روایت ہاں کی دیڑبوجی ایضاً خبر بالکل لاذکیں ہیں اور کوئی تشریعی دلیل اسی نہیں ہے جو اس میں مانع ہو۔

ابتدہ اگر تمام علماء اب بھی اس سے اتفاق نہ کریں تو یہ اتنی زیادہ فکر و تشویش کی بات نہیں ہے حتیٰ بعض لوگ ظاہر کرتے ہیں وخت لذات دنیا کے ہلکے و فن میں ہوتے ہیں۔ اگرچنان پہنچنے ہوئے یہی کے معاملہ میں علماء کے مابین ایک دن کا اختلاف رہ جاتا ہے تو اس سے کوئی قیامتِ ثبوت پڑتی ہے۔ نیک نیتی سے جس کو وہ کام بھی اتنا ہے کہ انشاء اللہ رب حق ہی ہو گا، چاہے لفڑی اور کے اعتبار سے اس کا فیصلہ غلط ہی ہو۔ اللہ درست اس سے پڑھ کر کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور افعال کی قدر و قیمت کا مدار بہاطن کی حالت پر ہے کہ وہاں طاعت کا جاذب ہے کار فرمائے یا ہوا ائے اس کی

## الجواب :-

غالباً پسچھلے تو کوئی نہیں کھاتا۔ تاہم خون کو فوجی  
کے حجم میں بخدا کر دینے کا طریقہ درست نہیں ہے۔

**سوال :-** سلام و پرستا معلوم۔ کتابوں کی تصویر  
ہماری کورس کی کتابوں میں جو تصاویر ہوتی ہیں کیا اذکار  
بھی گھر میں رکھنا آتا ہے؟ سے سچے کامیاب طریقہ ہو؟

## الجواب :-

ان کا علم وہی ہے جو سکتا اور نوٹ کی تصاویر کلہے  
تھاں پر کوئی لٹاہ لازم آتا ہے نہ راست۔

**سوال :-** (الیقنا) نماز میں دنیا وی خیالات  
حالہ نماز میں دیگر دنیا دی و گھر می خیالات آجائے  
ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ کیا اس صورت  
میں نماز قبول ہوتی ہے؟

## الجواب :-

حتیٰ المقدور کو شش کرنی چاہئے کہ اللہ کی طرف توجہ  
ہے۔ اس کے باوجود جو ادھر ادھر کے خیالات آئیں وہ  
نماز کی کمیں مانع نہیں۔ ویسے قبولیت کی بات اللہ ہی کو معلوم نہیں

**سوال :-** ماذید صادق علی۔ ظمیر آباد۔ عسکر  
ٹھپر آباد سے چالیس میل دور ایک بزرگ سی ہی سدا سعیں  
 قادری رحمت اللہ علیہ کامرا گھوڑا اڑی شرافتیں موجود ہے ایک  
غیر مسلم بھائی دو سال سے اُن کے نام کا چلہ بنکر عسکر ہے ہیں  
جس میں ہزاروں مسلم و غیر مسلم اور ایک بڑی سی برومیڈ کا رواب  
کہہ کر شرکت کرتے ہیں۔ ہندریں چلدے عسکر اور عوام و بزرگ سی کا  
عمل جائز ہے یا نہیں؟

**جواب :-** چلکے پاس ثواب اور فائدہ حاصل کرنے کیلئے فاتحہ  
دینا نذر و نیاز کرنا چاہئے یا نہیں؟

عرض ہے کہ سیم کے اکثر سوالات اور جوابات اپ کے  
پرسچے میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ پھر بھی میری لذارش ہے کہ مزید ان  
دو سوالات کا تفصیلی جواب دیں تاکہ ناچبرزادہ میرے چند درست  
کیمیکر ہٹھنائی ہو۔

## الجواب :-

نجاہے اپ کو تفصیل کس جیزی کی چائے

چلکی میں آئے دن ان جیزوں پر حاکم ہوتا رہتا ہے اور وہ شخص  
بے دین کا تھوڑا بہت علم ہے اور ہوا کے نفس نے اسکی مغلل کو  
چاٹ۔ نہیں لیا ہے خوب جانتا ہے کہ مزاووی کے عروض  
برعت و مصیبت ہیں اور ان میں جو افعالِ شنیخ کے جاتے ہیں  
ان میں بعض شرک، بعض زندگہ، بعض سبق اور بعض مصیبہ  
ہیں۔ ان کی بیشیت عیزیز مسلموں کے بیلوں جیسی ہے اور ان کے  
حیری میں نفس کے لئے لذت اور لذتی پائی جاتی ہے اسی لئے  
غیر مسلم بھی ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جسے اپنی عاقبت  
عزیز ہو اسے ان کے سامنے سے بھی بچنا چاہئے۔

## تاجِ پلنی (پاکستان) کی منفیں حاصل میں اور قرآن

**حاصل الف / مترجم** ترجیح شاہ عبد القادر۔ کاغذ  
مدد و مفید۔ چھپائی درودی مکملی  
حلہ عده آنکھ کھاتھ۔ نہایت دلکش اور حسین۔ ہدیہ مولیٰ رضیٰ  
**حاصل ۲۴/۳۶ مترجم** احمد خوشناز ایا مٹک کور۔  
جیسی سائز اور اتنی پشنل کہ جو بھری (ناؤں ہائی)

بہت ہی نفسی اور روشن لکھائی۔ ہدیہ پاچھر میتے۔

**حاصل ۲۳ مترجم** ترجیح مرلننا اشرفت علی یوسفیں  
اور دو بھائیں۔ ہدیہ دس روپے چار آنے

**حاصل ۲۷ مترجم** جیسی سائز اور اتنی پشنل کہ  
لکھائی چھپائی روشن۔ ہدیہ تین روپے۔

**قرآن ۱۱** دو ترجیحے والا۔ پہلا ترجیح دو ایسا اشرف علی تھا لوہی بھری  
تفصیل۔ خمامت ۲۹۶ صفحے۔ کاغذ پڑھیا سفید، چھپائی درودی

عکسی، تریں سبز تہیت حسین پیزی ہے۔ ہدیہ حلہ عده ۲۸ روپے  
**حاصل ۱۲ مترجم** ترجیح شاہ عبد القادر۔ تقریباً جیسی

سائز۔ ہدیہ نو روپے

تاریخ پکستان (پاکستان) کے کچھ تخفیف

مع دعا شہ میاز وہ سورہ مترجم علیہ حجۃ المرشش کلاں۔

و فضائل ریحیں چھپائی جاتی اور خاص دوستی میں پیش کر لئی چیز ہے۔ مجلد تین رسماں

یا ز وہ سورہ مترجم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبی سے اور وہن

لکھائی چھپائی جاتی اور خاص دوستی درود تاریخ بھی شامل ہے۔ ۱۲۰

سورہ ریس مترجم سے چھوٹی جو علمبر

عیر مترجم ۲۲ ریحیں خوشنا زمین پر عدوہ

نماز مترجم کلاں سیاہ چھپائی۔ ۸

ماہنا منی راہ کے چند خاص نمبر

قرآن نمبر مولانا آزاد علامہ رشید رضا علامہ جوہری

علمطادی، علامہ مولیٰ جا ر الش جیسے شہرہ آفاق حضرات کے نصایف پر مشتمل اور سورۃ کو متنظوم ترجیحی سیماں اکابر آبادی کے قلم سے شامل اشاعت ہے رعایتی تیزی۔ ڈیرہ حدر رسماں

سبیع الاول نمبر رسول اللہ کی ولادت مبارکہ

پر علامہ شبیلی، مولانا آزاد علامہ سوسنی

اساس عربی پاپ کے رسماں پورے نصائب کی بجا ای تیمت اور ہنوز پیدا نصائب کی پر کتاب الگ بھی مل سکتی ہے اور اسکے عربی کو چھوڑ کر باقی سہ کتابیں مل گائیں تو تجویزی تیزی سائیچا جا رہی ہوگی

## فارسی نصائب

فارسی سیکھنے کے لئے ایک عدد نصائب	معین فارسی	سات آنے
معین فارسی	درود فارسی	آئمہ آنے
اور س فارسی	اصول فارسی	بارہ آنے

## تصانیف مختلف مصنوفین

صل المثلثات مجلد سوار رسماں	رسول اللہ کی دعائیں " ایک رسماں
رسول اللہ کی دعائیں " ایک رسماں	برکات الصالحین " پونے در پیٹے
رسول اللہ کے بھروسے ایک رسماں	رسول (مستند تاریخ) ایک رسماں
رسول اللہ کی تفتیل در السلام بارہ آنے	اسلام (مستند تاریخ) مجلد سات پیٹے

سلام خادم " ایک رسماں	اسلام بیوی " ایک رسماں
خدادی جنت " بارہ آنے	احضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا " ایک رسماں
نادر شاہ	نادر شاہ

رسم	غدا کا ذکر	رسماں
بازہ آنے	رسول اللہ کی میخن گوشیان	اصحاب حد
بازہ آنے	چھ آنے	حالات جنم
چھ آنے		

بخاری مولانا ابوالا علی مودودی جسے فضائل کے مقابلہ جامد صوراً و دریے (مجلد تین رسماں)

اویسا، اللہ نمبر چھنی کے حالات خواجہ معین الدین

ارادوالی کے علاوہ تصوفی اور مشائخ چشت کے طبقوں پر رشیذی ڈالی گئی ہے۔ رعایتی تیزی بارہ آنے۔

حکمت نمبر افران اور کیمیز زم

قرآن اور سائنس، قرآن اور سائنس، قرآن اور جہاد قرآن میں جماعت کی تیزی

قرآن میں حقوق العباد اور قرآن میں آداب مجلسی جیسے اہم مضمایں، قیمت ایک رسماں

سیغمہ اسلام ۴۷ غیر ملائم برسر

ناہیں کا اعلیٰ عقیدت ایک رسماں

بشریت کا مقام بلند ہر حمد فدا اور مولانا ابوالا علی مودودی کے تین تخفیقی

ضمایں، سوار رسماں

# تقریبِ حکایت آغازِ بخاری کی تفہیم (كتاب البخاري)

قطعہ ۱۷

فَعَالَ لِلْتَّرْجِمَاتِ فُلَّهُ اللَّهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسِيْبِ قَدْ كُرْتَ أَنَّهُ فِي كِمْدُوْنَسِبٍ وَكَذَّ أَمْلَكَ الْمُرْسُلُ  
بَعْثَتِ فِي لَسْكَ تُوكِمَهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ تَكَلَّ أَحَدُ مِنْكُمْ هَذِهِ الْقَوْنَ قَدْ كُرْتَ أَنَّ لَهُ فُلَّهُ  
أَنَّ كَانَ أَحَدُ قَالَ هَذِهِ الْقَوْنَ مِنْكُمْ لَقْنَتُ رَجُلٍ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ يَقُولُ  
أَبَا يَهُهِ مِنْ مَلِكٍ فَرَدَ كَرْتَ أَنَّ لَكَ لَقْنَتُ قَوْنَ كَانَ مِنْ أَبَا يَهُهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ  
مَلِكَ أَبِيرَوْسَا لَمْلُكَ هَنْ لَكْنَمْ شَاهِمُونَكَةِ الْكَذِبِ مِنْ أَنْ يَقُولُ مَا قَالَ فَدَّ كُرْتَ أَنَّ لَكَ لَقْنَتُ  
أَغْرَافُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَيْكَنْ سَرِّ الْكَذِبِ عَلَى الْمَارِسِ وَيَكْنِي بَعْنَالِهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ الْمَارِسِ  
اَشْعَرُوْ اَمْرُ صَفَاعَ مِنْمَهُ فَدَّ كُرْتَ أَنَّ ضَعْفًا وَهُمْ اَشْعَرُوْ وَهُمْ اَبْنَاءُ الْمَسْلُ وَسَأَلْتُكَ اَبِيرَيْدُونَ  
اَمْرُ يَقْصُونَ فَدَّ كُرْتَ الْمَصْمَمْ بَزِيدُونَ وَكَذَّ الْمَكَ اَمْرُ الْيَمَانِ خَلَى يَتَمَرُ وَسَأَلْتُكَ اَبِيرَيْدُونَ  
سَخْطَةً لِدَائِنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدَّلْ خَلَى فِيَهِ فَدَّ كُرْتَ أَنَّ لَهُ وَكَذَّ الْمَكَ الْيَمَانِ حِينَ شَعَالْ طُبَشَ اَشْتَهُ  
الْقُلُوبُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَعْلَمُ رَدَ كَرْتَ أَنَّ لَكَ وَكَذَّ الْمَكَ الرَّوْشَ لَكَ تَعْلِمُ وَسَأَلْتُكَ كَمَا يَأْمُرُكُمْ  
فَدَّ كُرْتَ أَنَّهُ يَا اَمْرُ كَمْرَمَهُ أَنْ تَعْبُدُ فِي الدِّرَادَ لَكَ شَوْلُوا يَرْسِيَادَ وَيَطْلُكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْنَادِ  
وَيَا اَمْرُ كَمْرَمَهُ الْمَلَوَّهَ فِي الْمَصْنَافِ وَالْمَعْنَافِ فَقَانْ كَانَ مَا لَعُولَ حَفَّا فَسَيَمِيكِيْكُمْ مَوْضِعَ قَدْ عَيَّنَهَا سَكِينَ  
وَقَدْ كَنْتَ أَغْلَمَهُ أَنَّهَا خَامِرَجَ وَلَمَّا أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْا فِي اَحْلَاصِ الْعِيْلَ لِتَعْشِمُتْ بِقَاءَهُ  
وَكَوْكَنْتُ اَعْنَدَ لَفَسْلَتْ عَنْ قَدَّاهِيْهِ قَمَدَ غَانِيْكِبَارْ سُولُ اللَّهُ صَوْلَهُهُ غَلِيْرَ وَسَلَمَ الَّذِي بَعْثَ  
بِهَا مَعَ دِحْيَةِ اَنْكَلِيَّإِلَى عَطَلِيْمِ بَصَرِيِّ قَدَّافَهُ عَظِيمِ بَصَرِيِّ إِلَى هَرَقَنَ۔

بھی بر دعویٰ کیا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ اس شخص نے بھی اس کی قتل اور پیری  
کی ہے۔ اور ہم نے پوچھا کہ کیا اس کے باپ دادوں میں کوئی  
بادشاہ تھا تو اُنے جواب نہیں دیا۔ اس سے تمہرے سمجھتے ہیں کہ اگر  
اس کے آبا اور جدید میں کوئی بادشاہ ہوتا تو خالی کیا جا سکتا تھا کہ  
اُن پر آبہ کی سلطنت وابس لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور  
ہم نے تمہرے سوال کیا کہ کیا دعویٰ بھوت کرنے سے فیلم لوگوں نے  
بھی اس پر بھجوٹ بولنے کا الزام لگایا ہے تو نے جواب دیا ہیں  
ہم سمجھتے ہیں کہ جو شخص بن دوں پر بھجوٹ نہیں تراشتا وہ خدا پر کیے  
بھجوٹ گھڑ گا۔ اور ہم نے یہ قیاس کیا کہ اگر اس سے پہلے کسی اور شخص نے

جو گلگتو ترجمان کے واسطے ہرقل (تیموریم)، اور اوصیان  
کے دریان ہوئی وہ باندرا، کالما آپ نے پڑھی۔ اب ہرقل نے اپنے  
ترجمان سے کہا:-

جو گلگتو ترجمان سے ہرقل نے ترجمان سے کہا، اوصیان سے کہو ہم نے  
تجھے اس شخص کا (بھی کا) اسی دیافت نیا تو نے جواب دیا وہ  
ہم میں اورچے اسی دلائل سے تو مجھے لوک سیغروں کی ایسی حالت ہوتی  
ہے کہ وہ اپنی قوم میں شریف ہوتے ہیں۔ اور ہم نے پوچھا کہ تم  
میں سے کسی شخص نے کیا ہبھی اس بات کا دعویٰ کیا تھا لوٹوئے کہا کہ  
نہیں۔ اس سے ہم نے یہ قیاس کیا کہ اگر اس سے پہلے کسی اور شخص نے

بھجوں کچھلے ہے۔  
قلت ائمہ لمریکن ب فی  
مدۃ عمرہ اربعین سنہ اپنی تمام نعمتیں مُجواب چالیس  
نیکفت یا کن ب عوالمہ من لے سال ہے کبھی حبوبہ نہیں بولا۔ تو تما  
یکن ب علی النّاس۔  
کوچھ شخص بنروک باب میں جھوٹہ نہیں  
بلوں ابا وہ خدا کے باب میں کیوں کیوں جھوٹہ نہیں  
مطلوب ہر حال میں ایک بھی ہے۔

ہرل خصوصی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہر نے پر قلمعاً ملکن ہو گیا  
تھا جیسا کہ ذیر قسم رہ است ظاہر ہے، لیکن اس نے جو یہ کہا کہ اگر  
میں بھجوں کو اس خصیق سکن پہنچ سکوں گا۔ تو اس میں اشارہ تھا  
انہیں اس بھجوڑی کی طرف کریں اگر اس ارادہ سے نکلا تو میری رعایا  
بچھوڑنے نہ چھوڑے گی۔ ظاہر ہے حضور کے حوالات ہر قتل کی  
سلامت طبع کے باعث اس کے لئے دلیل اور عمل میں لکھتے تھے وہ  
تمام قوم کے لئے تو امینان حق شریف سکتے تھے۔ قوم یہ لکھ کر کہ جو ایسی  
بیغیر کی خدمت میں ہر یہ نیاز پیش کرنے جا رہے اول تو اس کو ایسی  
ڈالتی۔ تاریق تسبیح بھجو یہ ظاہر تھت و تاج سے خود جی یعنی تھی۔ بھی خود  
تحالی سے ہر قتل کو اقرار بالاسان کی سعادت سے خود مرکھا اور  
آج ام اسے عزیز سمل بھی کی جنتیں سے یاد کرتے ہیں۔

ہرل نے ابوسفیان سے حسوالات کئے وہ بترے ڈورس  
تھے۔ ان کے جواب میں یہ بات تھل کر سائنس آجاتی تھی کہ بیغیری  
کا دھوکی کرنے والے صاحب کیا ہیں، کون ہیں اور ان کے دعوے  
کی دلائل اور نفسیاتی حقیقت کیا ہے۔ ابوسفیان کے جوابات سے  
چہاں ان صاحب کی دلائل خصوصیات، ظاہر ہوئیں وہیں یہ ہم ترین  
اور بنادی حقیقت بھی ٹھکر رہیں آئی کہ اس دعوے کے پیچے  
کوئی انسی طبع کی دنیاوی خرض موجود نہیں ہے، بلکہ انہیاں کے عرف نہ  
معلوم طریقے کے مطابق یہ صاحب صرف اور صرف خدا کے وحدہ  
لامشیک کی طرف ہوتے اٹھتے ہیں۔ یہاں وہ واحدہ یاد آ کرے  
جب بخصوصی اللہ علیہ وسلم کی اتفاقیں شدید متقل عزیزی اور  
خولادی استقامت سے عاجز اگر قریش نے آپ کے چھا اپنے طالب  
سے کہا تھا۔

لے اپنے طالب اپنے بھتیجے کو سمجھا وہ میں کیوں پر بیان کرتا ہو

بڑے لوگوں یا مکر وہ اور گمراہ تو نے کہا غرب ہی لوگ اس کے  
چھوٹے ہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ بیغیروں کی بیرونی کرنے والے  
لوگ مگوں ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اور ہم نے تھے سے دریافت کیا  
کہ بیرونی کرنے والے بڑھتے جاتے ہیں یا تم ہوتے جاتے ہیں۔ تو نے  
کہا بڑھتے جا رہے ہیں تو واضح ہے کہ ایمان کا ایسا ہی معاملہ ہے۔  
جب تک وہ نقطہ عروج پر بہت بھج جاتے ہو چکا ہی رہتا ہے۔ اور  
ہم نے تھے سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہو کر پھر  
ناواری کے ساتھ تکلیف بھی جاتا ہے تو نے جواب دیا ہیں تو حقیقتاً  
ایمان کا بھی عالم ہوتے ہے جب کہ اس کا یقین و سرو و دلو میں سما  
جائے۔ اور ہم نے تھے سے پوچھا کہ وہ عہد اور کے توہنے سے تو نے  
کہا نہیں۔ تو ظاہر ہے بیغیروں کا بھی حال پوتا ہے کہ وہ عہد نکلی ہیں  
لیا کرتے۔ اور ہم نے تھے سے پوچھا کہ وہ کا حلم دیتا ہے۔  
تو نے جواب دیا وہ حلم دیتا ہے اللہ کی عبادت کردا، اس کے ساتھ  
کسی کو شریک نہ کر و اور منع کرتا ہے بہت پرسنی سے اور دعوت نیتا  
ہے نماز اور سچائی اور پاکبازی کی۔ تو یہ سب کچھ جو تو نے  
باتا اگرچہ ہے تو اس نے کہ وہ شخص تھوڑے بھی عرصہ میں اس زمین کا  
لکھ ہو جاتے گا جو میرے ان دلوں پر دوں سکیجھے۔ اور بھتے  
معلوم تھا کہ یہ بھی پسدا ہوئے والا ہے گریگان نہ تھا کہ وہ کوئی نہیں  
سے ہو گا۔ پس اگر بھجوں کو اس خصیق سکون کا تو یقیناً اس  
خدمت ہونے کی تھی کہ وہ اور اگر میں اس کے پاس ہوتا تو بڑا  
شہزادے اس کے پاؤں دھوتا۔

پھر ہرل نے حخصوصی اللہ علیہ وسلم کا وہ گرامی نامہ سن گواہا  
جو حضرت دیرہ کلہی کے باخور میں بھری کے واسطے سے لے چکا گیا تھا  
تفہیم۔ اس حصہ روایت کا مفہوم اتنا صاف ہے تھیم کی  
امتناع ہیں۔ حخصوصی اللہ علیہ وسلم کے باعث میں ابوسفیان سے  
ظاہر کردہ حالات چلپتے تھلپت اور قانون کی زبان میں بتوت محمدی کے  
دلائل نہ مللت جائیں، بلکہ ایسی صرف قرآن ہی کا درجہ ریاضا مکتا  
ہوں لیکن ایک ایسے علم الطبع اور اس پسند شخص کے لئے جیسا کہ یہ سرق قصہ  
ان میں تھیں وہ میان کا کافی سرمایہ موجود ہے۔ اس نے یہ باہت کمی دل  
گھیا ہی کہ ائمہ لمبینین سالانک دن ب علی النّاس و یکن ب علی  
الله عزیز یا دل پر نہ ہے کسی جگہ اسی روایت کو ہم نے ان نقطوں میں

آپکے ہیں۔ کیا میں اس نئے کھڑا ہوا ہوں جس لئے ان لوگوں نے  
سچھا ہے؟ خدا کی حکم الگرہ ہے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے  
ہاتھ میں چاند بھی دیدیں تب بھی میں اس راستتے نہیں ہٹ سکتا  
جس پر حل رہا ہوں۔ حتیٰ کہ ا تو کامیاب ہو جاؤں یا جان دیوں۔  
عظیمہ نصوحی یعنی حاکم بصیری۔ اس کا ہم حادث بن ابی شمر  
عذلانی تھا بصائری بیٹھے اور دشمن کے درمیان خاصاً بڑا اثر ہے۔  
**حشوی اللہ عزیز حکم کا مکتب مکرم** [فَقِرَأَهُ فَيَا أَدْنَى لِشَمِّ اللَّهِ  
الْأَكْحَمِ، الرَّاجِحِيْمُ

**مُحَمَّدُ عَبْدُ الدُّّيَارُ وَ سُولَّبِرُ الْمُوَرِّثُ عَطَّيْمُ الْأَرْدُورُ**  
سَلَّمَهُ عَلَى مِنْ أَسْعِمِ الْهُدَىِيْمِ أَمَّا الْعَدَدُ فَإِنَّ الْأَعْوَكَ  
وَ إِنْ عَافِيَرَا الْكَلَّاسِرَمَهُ أَشِنِيَّهُ سَلَّمَهُ يُوَيْنَكَ اللَّهُ أَجْرَكَ  
كَمَرَتَكَنَ کَنَ کَنَ وَ لَيْسَ فَائِنَ عَدَكَ لِشَمِّ الْعَوَسِتَنَ  
وَ زَرَ أَهْلَ الْكَنَّابِ تَعَالَوَ الْمِلَّ كَلَمَهُ تَسْوَاعِجَنَ  
وَ كَيْمَلَهُ أَنَّ الْعَكْبَدَنَ الْكَلَّالَهُ وَ كَلَشَوَرَقَ بَهْ شَيْنَهُ  
وَ لَكَلَشَوَنَ اَعْصَنَا بَعْصَنَا أَشَرَنَ بَانَقَنَ دُونَنَ الْكَوَفَرَانَ  
كَوَنَوَنَ اَفَقَوَنَ اَشَعَدَنَ قَلَنَ بَانَنَ مُسْلِمَوْنَ ۵

ترجمہ:- پس پر قلنے خاطر بھا جس میں لمحاتا، سُلَّمَ الدُّيَارُ الْجَمِیْمُ  
اُسِّ حُجَّہ کی طرف سے جو اللہ کا بینہ اور اس کا رسول ہے، اُس قلن  
کے نام اُر دوم میں بسا ہے علمت ہے۔ مسلمی ہو اُس شخص پر جس سے  
ہدایت کا راستہ اختیار کیا۔ بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی طرف  
بلاتا ہوں۔ اسلام کی یعنی تمام آفات سے محفوظ رہیں گے اور اللہ  
آپ کو دوسرے بدلے دے گا۔ لیکن الگ آپ نہ لئے تو آپ کی دعا یا کا  
گناہ بھی آپ کے سر بری ہے گا۔ لے ایلو کتاب! آؤ! ایک ایسی بات  
کی طرف جو ہمکے اور تمہارے مابین کیماں ہیں یہ کہ ہم محبہ اللہ کے  
سو اکسی کی سیست نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک بھیریں اور نہ ہم  
اللہ کے سوا ایک دوسرے کو اپنا معبود بناییں۔ پھر الگرہ قبول نہ کریں  
وہ کہد و گواہ رہنے کا ہم تو حکم کے تابع ہیں۔

تفھیم:- قال غور ہے کہ اُس خط میں بھی جو سرکاریہ دا لام اپنے  
زمانے کے ایک شہنشاہ کے نام لکھ رہے ہیں شروع ہی میں آپ نے  
لپٹے نام کے ساتھ سب سے پہلے صاحب الدین کے الفاظ غیر فردی نے  
گویا آغاز ہی ہے، یہ نا تردید اور غیر ملین دلانا ضروری ہیمال قسم را کہ

اگر اسے اپنے ایک ہی خدا کی عبادت کرنے ہے تو کیسے جائیے،  
میکن یہ کیا ہے کہ جسے تبروں کو بُر اجھا کہتا ہے اور ہمیں ہمایتے  
آباؤ احمد ادکے دین سے پھر دینا چاہتا ہے۔ آخر اسلام کا نشان  
کیا ہے؟ الگر دنیا چاہتا ہے تو ہم اس کے نئے سب کچھ فرامز کر سکتے  
ہیں۔ اگر ہمیں عورت درکار ہے تو ہم تمام عرب میں ڈھونڈ کر  
اس کیلئے سب سچیں عورتیں آئیں گے۔ الگر زوال کا خوبیاں  
ہے تو ہم چندہ لکے اسے مالدار بن لے دیتے ہیں اور الگر سلطنت کا لٹلا جائے  
ہے تو ہم اسے اپنا بادشاہ نہیں کہ لیتے ہیں اور خوشی ایک رعیت  
جن کر رہے پر آمدہ ہیں!

وہ قریش جو آسان کے نیچے آزاد زندگی پر کرنے کے خواجہ  
جو سی سلطان کی رعیت بن کر رہے کا صورت بھی نہ کر سکتے تھے، الگر اس  
حدائق تک شکن کر سکتے ہیں تو ہم اسے تو اس کا سبب حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی انحصار سبق اسفل مراجی ہی تھی وہ دیکھ رہے تھے کہ یہ تباہ ہے یا یہ  
حدائق اسخون کی بھی ابتداء اور مشقت کی پروار کے بغیر ای راه بھگرن  
ہے۔ وہ رہ جس کے آخری مرے پر قریش کو اپنے نسلی تفاخر اپنے  
دنیاوی ترک و احتشام اپنے کیا بی دین اور اپنی سے بہار آزادی  
کی قبریں نظر آرہی تھیں۔ یقاب پر کتنی محروم بات تھی کہ لوگوں ایک  
خدا کی بندگی کر دیں لیکن اس محروم بات کی پیش میں کیا کچھ نہیں  
آجائنا تھا اور اس کے لازمی تھا میں کچھ فرکے کیں کیں بعید  
گوشوں تک تاخت نہیں کریں تھے یہ ایل نظر قریش کی تھا، بعیرت  
خوب دیکھ رہی تھی۔ اخنوں نے خطرات، کے از المک کے لئے وہ آخری  
رشوت میں کر دی جو وہ کر سکتے تھے۔ یہ زمانہ تھا جب میں نے  
حضور مکاہی کا تکاث کر رکھا تھا۔ حضور اور آپ کے ساتھی پتے اور  
گھاٹن تک کھلے پر محیر ہو گئے تھے، یہ نکار ایل مکنے خرید  
فرودخت تک میں مکمل مقاطعہ اختیار کیا تھا۔ ایسے نازک تھتیں  
کس قدر قریش اگیر تھیں۔ غرض من دون کا تو کیا ذکر ہے، بیرون  
لوگ بھی لیے تھات میں اپنے موقف پر مشکل ہی قائم رہ سکتے ہیں،  
لیکن وہ قریم پر بھر اس کی کیا سروکار تھے قریبہ میں سالت و دعوت ادا  
کرنے کے سوا کسی چیز سے دیپی ہی ترکی جو پہاڑ کی طرح غیر مترکز ایل  
اور اسے کے ساتھ اپنے رب کا پیغام نہ شکر رکھا۔ وہ جو بدینت ہے  
لے چکا اعلیٰ معلوم ہوتا ہے آپ بھی ہر سری خاتم رہ سکتے ہیں

ید سعایہ یہ مشکلیت کے وزن پر ہے یعنی دعوت بعض روایات میں بد اباعدۃ الاسلام ہے آئی ہے یعنی بعد علماء

الاسلام مرثوم دونوں صورتوں پر ایک ہی ہے۔

اسلام نسلم یہ بشارت بھی ہے اور دھکی بھی۔ بد قسمی ہی کی بات تھی کہ ہر قل و پی سلامی طبع اور اصابت غلکو ظفر کے باوجود یہ نہیں کھا کر بغیر کے ان الفاظ میں کیا بشارت ہے۔ نہ ابھری اسباب و احوال کے پیش نظر وہ یہی مختار ہا کہ اگر علی الالان اسلام لے آیا تو یا تو قتل کردیا جاؤں گا یا کہ مم سلطنت ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ حالانکہ ان بغیر ان الفاظ میں اخروی خلاج اور سلامتی کے علاوہ یہ بشارت بھی موجود تھی کہ تحاری خوف و خطر ہے حقیقت ہے اور اگر تم اسلام لے آئے تو زندہ بھی رہ جائے اور سلطنت بھی قائم رہے گی۔ بلاشبہ ایسا بھی ہوتا اگر وہ اسلام لے آتا۔ لیکن تقدیر الہی تو یہی تھی کہ وہ اسلام نہ لاتے اور وہ دھکی پوری پوجو ان الفاظ کے مقام فالف میں صریحًا موجود ہے۔

مرتبین تھے دہرا تو اس لیکا۔ اکثر شارحین کا خیال ہے کہ وہ حدیث ہے کہ جو ایں کتاب ایمان لے سے اپنی دوسری احر ملکا ہے اسی کی مناسبت سے یہاں ہر قل کو بشارت دیجئی ہے لیکن ہماری تاہم درستے ہیں اس بشارت کا اس حدیث سے جو طریقے ہے بلکہ بات وہی اولیٰ ہے جو حقیقین نے فرمائی ہے کہ یہاں دوسرے اجر کی خوشخبری ہر قل کے اہل کتاب ہونے کی حدیث سے نہیں، بلکہ بادشاہ ہونے کے لحاظ سے ہے۔ بادشاہ کی ہدایت اور مراہی بڑی دُور روس اور ہر گیر امارات کی حوالی ہوا کرتی ہے اتنا اس علی یوں، ملوک ہم دعوام اپنے بادشاہوں ہی کے دین پر چلتے ہیں) کی ضرب المثل بلاشبہ ایک ٹھووس بنیاد رکھتی ہے اور اجتماعی اتفاقات کے آئینہ میں آج بھی یہ اتنی بھی بے غبار ہے جتنی ہزاروں سال پہلے تھی۔ سربراہ بگڑے تو عوام بھی بگڑے سربراہ بسخال گئے تو عوام بھی بسخال ہو گئے۔ ہر قتل اگر ایمان لے آتا تو قدرتی طور پر اس کی رعایا میں بھی اسلام کی طرف میلان پیدا ہو جاتا اور پیلان ان مساعی چیزوں کے تحت نہایت اچھے نتائج ملے اکرنا جن کی نیمان لے آئے کی صورت میں ہر قل سے توقع غصی۔ اسی لئے حضور مسیح اس کو دُھرے

رسول کوئی ایسا اوقیانوں پر جو دنہیں ہوتا جس میں الہی اوصاف میں سے کوئی وصف موجود ہے۔ بلکہ اس کا وصف کیاں اسکی عبدیت اور عاجزی ہی ہے۔ اس طرح جہاں اس طرقی نبوی میں خوب نہ تسلی پر بھی سی طریقے ہے کہ نصرانی کی حدیث میرا وہ حضرت عینی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا خیال کرتا ہو گا دام امانت کے بھی سبق و میراث ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسَّلَام کے نامے میں دو ناوں جیسا تصویر بُنکھِ دالوں اور طرح طرح کے طبعی شکل تراشنے والوں کو اپنی ذمیت بھروسی کی اصلاح کرنی چاہئے۔

یہ ذہنی بکھروی اور سمجھ ریاستی وہ بلاد ہے کہ حالانکہ حصہ ہبہ اللہ ملیک سلم ہر ناس سب موقع پر اپنی بشریت عبدیت اور بخوبی کا برقرار اٹھا کر نہیں کا انتہام فرماتے تھے لیکن پھر بھی عیاذی حضرات اک جن کا ذہن اپنے بغیر کے باسے میں ہوانی اُڑاں اونوں کا عادی تھا جو رسول کا تصویر بغیر اولادیت کے کریم نہ سکتے تھے یہ کہ بغیر نہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے آپ نبوت کا عادی کر کے خود کو عیاذی کی طرح اللہ کا بُنکھِ دال اپنے تھا ہے ہیں۔ اس پر حضور کفر ماناظر اکلائے ہوئے۔ ہرگز نہیں۔

بُنکھِ دال کا کوئی بیٹھ ہے کہ کوئی درس اخدا، یا اس کا کوئی بیٹھ ہے

**لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔**

عظمیہ الرؤوف۔ لفظ عظیم سردار اور سربراہ کے لئے غالباً بطور لقب استعمال ہوتا تھا جیسا کہ رسی بصری کیلئے عظیم امتصاص آیا ہے۔ اس سے علوم ہوں الکسی غیر سلم میں بھی خط و کتابت کرنے پوئے ہیں اس کے معروف مرتبے اور مقام اور آداب القاب کا سئیز کری عذتک لایا خاطر در رکھنا چاہئے۔ میں نہیں القاب آداب کا لحاظ جائز نہیں ہے جو کہ فہم میں شرک۔ یا بذریں سبانغ کا رنگ ہے۔

اس خط سے یہ بھی سین ملائکہ خط لکھنے والے کو خدا کی پیشانی ہی پر سے پہلے زخم اللہ کے بعد، اپنا نام لکھنا چاہئے۔ بھر مکتب البر کا۔ یہ ایک طبعی ترتیب ہے جسے آج کے تجدید زدہ حلقوں میں چلھے دیتا ہوئی خیال کر کے ترک کر دیا گیا ہو، لیکن ہر حقیقت میں نہایت سمجھا اور انسب۔ مکتب البر کو قریب نہیں ہے پہلے بھی جلتے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مکتب کارافر کوں ہے یہ دیکھتے ہیں کہ آج بھی سرکاری خطوط میں اسی ترتیب کو اختیار کیا جاتا ہے۔

**فتنہ نہ کا حدیث کا منظر و میتھر** بہت فضل طریقے  
اور دلچسپی بیان افزود  
کتاب جس میں تکریں حدیث کے فرمودات پر طریقے دلچسپ  
اور فرقہ انگریز عیش ہیں کہن دھصوں میں۔

**سیرت عمر ابن عبد العزیز** اس جلیل القدر سی ای یقین  
اور مستد و ماغ  
جس کا خلاقت کو بہت سے علماء نے پاچوں خلافت رائٹ  
ستہبیر کیا ہے۔

**اصول تفسیر** شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ایک تھیہ رسالہ  
کا سیسیں اور دو ترجمہ مع وحاشی مفیدہ۔

**ترجمت عالم** مولانا سید سعید بیان ندوی کی شہرو رکتاب۔ وہ روپے  
بیان غالب شرح دیوان غالب لہذا بتہندگی توجیہ پا  
ہے۔ صفحات ۷۷۷

**تہمت مجلد چھ روپے**  
**حل درستہ تغت** بڑے بڑے شاعروں کا منتخب نتھیہ کلام  
چند مقابلات بھی بطور تمثیل شاہی ہیں۔  
صفحات ڈھانی سو سے زیادہ۔ قیمت صرف ڈرہ ہر روپے۔  
**کنزیں** ایک اصلاحی ناول۔ عبد مبارک کی ایک  
تہمت سارٹھے تین روپے

**جماعت اسلامی کی خلاف لکھی گئی**  
**چار کتابوں کے مدلل جوابات**

نحوی دیوبند کا جائزہ	ایک کی تھی اس لئے تمام رعایا پر اس کا طلاق کر لیا گیا۔
رجحانی تبصرہ کا جائزہ	یا اہل الکتاب۔ یہاں سے آخر کتاب قرآنی آیت ہے (آل عمران رکوع)، اس پر انشاء اللہ اکل اشاعت میں معروضات پیش ہوں گی۔
چھٹہ آنے	
نور تو حسید کا جائزہ	
کشف حقیقت کا جائزہ	
سوار دیرہ	
ان چاروں کی کجا تی قیمت پونے تین روپے	
مکتبہ تخلی دیوبند (لیوپلی)	

اجر کی بشارت دی بلکن اسلام نہ انسنے کی صورت میں دوہر گناہ  
بھی یقیناً بجانب تھا، کیونکہ رعایا کی گراہی اور اسلام کی دری  
کی بھی بچھے کچھ ذمہ داری بادشاہ کے سرہنی۔ احادیث میں جو عمل  
صور کو سخت ترین سزاوں کی خبر دی گئی ہے اس کا بھی تو سبب  
یہی ہے کہ علماء دو سزاوں کے بکار اور سدھار کے متسدے دار  
ہوتے ہیں۔ اگر وہ بگڑ کے تو عالم کا بگڑنا لازمی ہے۔ علی ہذا  
وہ سبھلے ہے تو عالم بھی سبھلے رہیں گے، اسی لئے علماء حق کے  
لئے اجر عظیم کی بشارت ہے۔

لیکن یہ نہ کھنچنا چاہئے کہ بادشاہ کو دوہر گرا عذاب دی دیا گیا  
تو رعایا فرد افراد اپنے گناہوں کی مزا سستن کر جائی۔ یا علطہ نہ سوہ  
پر عذاب الیم وارد کیا گیا تو ان افراد کی خطماعاف ہوئی جو  
ان کی بھروسی کے نتیجے میں بگڑے تھے۔ نہیں۔ اس طرح کی خوش  
فہیوں کی جڑتوالہ تبارک تعالیٰ نے اسی ایک آیت سے  
کاٹ دی ہے لَا تَكُونُوا مُشْرِكَةً وَ إِذَا أَخْرَجْتُمْ<sup>۱</sup> هُنَّا  
أَمْلَأَنَّهُنَّ وَإِنَّكُمْ بِهِنْسٍ أَمْلَأَنَّهُنَّ كَمَا اللَّهُ كَانَ أَنْصَافٌ  
یہ ہے کہ جس نے کیا ہے دھی بھکتے۔ اب کی بداعمالیاں دلال  
کے لئے وجہ پاداش نہیں ہیں گی اور بالکل کے گناہ کی سزا الحلوک  
اور غلام کو نہیں دی جاتے گی۔ یا جو لوگ دو سزاوں کی بھروسی اور  
اور گراہی کے لئے سبب بنتے ہیں۔ جیسے بادشاہ رعایا کے لئے علماء  
عوام کے لئے والدین اولاد کے لئے، شوہر بیوی کے لئے، ان پر اللہ  
تعالیٰ ایک زائد عذاب الگ سے لادے گا اور خود مرتبکین گناہ کو  
بھی سزادی حاصلے گی۔

اشمرالیویں بی لفظا پا طرح پڑھا گیا ہے یہ نیمیت  
اویسیں۔ یوسفیں۔ امریسیں۔ معاشروں صورتوں میں سکا  
واحد علی الترتیب یوں ہوتا ہے یوسفی۔ یوسف۔ امریسی۔  
اویس۔ سعی ہر حال ہیں کاشتکار کے ہیں۔ اس ملک میں کثرت کاشتکار

شمس فہرید عثمانی

# کیا کامِ مسموٰ ملماں ہے؟

دوڑھے اور بچے کو اس زیر ہے لیکر ٹرے کی گرفت سے آزاد کیا۔ مگر ابین زیر پرستور نہاز میں تھے جس نجی سی جان کے خوفناک تھمان کے خطرے نے سارے ٹھہر اور تمام گروپیں کا تظام تر و بالا کر دیا تھا۔ عبداللہ ابن زیر کی نمائی اس کو ایک نظر بھر کر بھی دیکھنا پسند تکیا۔ ان کے نزدیک بیش قیمت چیز ایک بھی نجی جس کا نام ایمان و بیقین ہے۔ ان کے نزدیک خطرہ صرف ایک تھا جسکو خان ایمان و بیقین ہے۔ جس کو دوسرے الفاظ میں کار و بار اور عبود کی بھیجی کر جاتا ہے۔ جس کو دوسرے الفاظ میں کار و بار جیات کردا تھی اس کا اور آخرت اور انجام کی شریعہ تھی کہتے ہیں۔

زندگی کی تھی دل فرب رعنایاں اس ایمانی حس کی سامنے جو ہمکر رہ جاتی ہیں۔ مقصود چیات کا شور آخر کس قدر تھی دلستہ کر اپنے لخت ہمدردی کی موت کا خطرہ بھی اس کو خریعہ نہیں سکتا۔

— نہیں، اس کو زمین و آسمان بھی ملکر نہیں خرید سکتے۔

نہاز سے فائی ہوکر حضرت عبداللہ ابن زیر کے چار باطف نظر ڈالی اور سوال کیا "یہ شور کیسی آواز نصیحتی ہے؟"

"شور" یہوئی نے جعل کر جواب دیا "بچت کی جان پر بن گئی اور آپنے خیال بھی تکیا!"

"بدھیب" حضرت عبداللہ ابن زیر نے کمال تأسیف کے ساتھ جواب دیا "خدا کے خیال ہر کسی دوسرا چیز کا خیال!

— یہ کیسے ممکن ہے؟"

یہی وہ لوگ تھے جن کو سفر چیات کی تراکت کا علم تھا۔ جن کو اس منسل کی دھن تھی، جو صرف دُور اور بہت دور بھی نہیں بلکہ نامعلوم فالصلوں پر شجاعت کی تھی دُور ہے اج خوب جانتے تھے کہ نہاز میں پلٹے والے کاموں اور عکدوں میں والہاڑ سپردگی کی نعمت وہ لافاتی نور ہے جو اس نکاح وادی کے سفریں چرائی رہے۔ جس کی صاعت

سید کی زیوار سے ایک خوفناک گولا ٹکرایا۔ ایک دھماکہ کی آواز کے ساتھ بوری دیوار ڈھیر ہو گئی اور دیوار کا ایک سکین مٹکا۔ حضرت عبداللہ ابن زیر پر کی گردون کے پاس سے گزندگی۔ سرپرست کا خطرہ منڈل اور اخاذگردہ سرجو اپنے خالق کے قدوسی پر نماز کی صالت میں جھکا ہوا تھا اسی طرح جھکا رہا۔ ایسٹ ایجاد پر نیچے جس دیوار میں جس دھماکے نے شکاف فیال دیا تھا وہ ایک مشت خالکمی نہادوں میں ہلکی سی جنگی پیڑا تک رسکا۔

شاید دنیا کی اُخڑی خوبیت کا صحیح ترین نام "نہاز" ہے جہاں ٹھی کے انسان کی پیشانی اپنے خالق کے تاریخی قیام کو کوہ الہام پسروگی کے عالم میں چھوٹی ہے اور پھر زندگی کی ساری و معنوں کو ایک سبde میں ٹکرائی ہوئی مقصود زندگی کی آنکوشیں ہیں، تم ہر جاتی ہے۔ کون سی طاقت ہے جو مقصد زندگی کے آہنی شور سے ٹکرے سکے ہے گولا؟ دھماکہ؟ زندگی؟ موت؟ — کوئی نہیں! — کوئی بھی نہیں! — زندگی کو موت تکلیکی ہے مگر زندگی مقصود چیات کو چھوٹے ہی خود موت کا تاریک سایہ اور زندگی کی بے پناہ روشی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

عبداللہ ابن زیر جسے نہاز پر سجدہ درست تھے۔ ایک طلوق کی روح چیات و کائنات کی تمام رنجیں وہ کو تورتی بڑی اپنی خالق کے جلال و جمال کی طرف کشاں کشاں جلی جوار ہی تھی۔ جسم خاک کی آنکوشیں تھا مگر روح ایمان کی عظم ایمان قوت سے فلاک کی ان بندیوں سے آئے پر واکرہ ہی تھی جہاں ماڈی طاقتوں کا تصور بھی رسانی ممکن نہیں کر سکتا۔ کراچانگ۔ مکان کی چھت سے ایک زہر ملا مانپ گا اور قریب ہی موت پر کچھ بچے کو اپنی بیویت میں لینے لگا۔ ان نے دیکھا تو چلا اٹھی۔ — لوگ

اسی خشوع و خضوع کے ساتھ جاری تھی۔ خون سے بولمان جنم خدا کی یاد اور پیغمبر میں حفاظت کے اعلیٰ عالم اشان فرض کا بارگزب اٹھاتے ہوئے تھا جس کو دیکھ کر سُنگارخ پہاڑوں اور طوفانی سمندروں نے ایک تھر خیری کے ساتھ اپنا رعنی کیا تھا تو یوں سے ٹھائی نماز اپنے مقرر و وقت پر چشم ہوتی اور الفشاری نے پوچھ لیکون کے ساتھ جہا جر کو بیدار کرتے ہوئے کہا "جھی مت کا خوف تو ہمیں۔ ہاں یہ ممزود ہے کہ ہمیں یہی موت پر خیر خدا کی حفاظت کے فرض کو نقصان نہ پہنچا دے۔"

دردی گہری تھیں۔ موت کے خوزیر ساے۔ یاد کی طویل بیداریاں اور ان سب کے مقابل انسان و قمی کا انسانی پیکر!۔ ہم اس کا تحریر تو نیا تصویر بھی ہمیں کر سکتے یہیں ہم مسلمان ہیں!۔ آہ ہم بھی مسلمان ہیں!!۔

حضرت عبداللہ بن زیر اور سرید کے اختلافات کے شاخذان میں جب سرید کی فوجی کارروائی عمل میں آئی اور ہمیں دن نکل مددیں کی سرایمہ آواروں میں کل وہ شست کاراچ قائم رہا۔ جب گھروں سے باہر قدم رکھنا خواہی پتی موت کو رعوت دینا تھا۔ جب خوف دہراں میں کھتنا تھی ہوتی بھتی کی ساجدہ میں نیکا ٹام طاری تھا۔ اس پر آشوب نماز میں بھی ایک انسان دیکھا جاتا تھا جو اپنے گھر سے نکلتا اور تلواروں کے خون آشام سا سے میں قدم بڑھاتا ہوا اس بکار کا دروازہ کھول کر خدا کے سامنے بجھدہ رہنے جو جانا "پڑھا جنون ا" بھی اُمیتہ کے لیگ کہتے ہیں سید بھی جانے کا شوق ترک ہمیں کر رکا۔ "یہی سید بن سید تھے، دنیا جس پر کوئے "خطرہ" کہتی تھی، ان کی نظر میں ایک اس سے ٹراختہ تھا جس کا نام آمرت کالہا ہا اور دُو ڈھنگھے کا دیوال اور خزان ہے لوگوں کی نظر میں جو حرکت دیواری تھی وہی ان کیلئے عین قرآن کی اور ہمیشندی تھی۔ وہ ایک تحریر سے خطرے کو قبول کر کے ایک عظیم رضا بر بادی سے اپنے وجود کا دفاع کر رہے تھے۔

پھر ان کی زندگی میں جب وہ خطرناک سور آیا جہاں ان کی آنکھوں کی روشنی دھندرانے لگی تو دنیا اور الٰوں نے انکو لاغھ گھجا یا کہ آپ اپنی صحت کی بجائی کے لئے علاوه معین میں

میں ایک جنگی پر شور دار و گیر اور جو اسرائیل کی گرج کیلئے عالم احتضراب میں گوش برآواز ہو اور دنیا کے کمی نقصان پر خود چنتا تو کیا دوسروں کی تیج دیکار کو سن بھی نہیں سکتا! یہ کوئی شہری نہیں۔ بلکہ اسی دنیا نے گوشت پرست کے انسانوں کے وہ الفاظا ہیں جن کو عمل کی صورت میں ڈھلتے ہوئے دیکھا گیا ہے مسلم بن سارٹ نے بھی اپنے گھر والوں سے یہی کہا تھا کہ "تم باشیں کر سکتے ہو، میری نماز میں اس سے کوئی غلط ہمیں نہیں ہوتا جب میں اپنے خدا سے ہم کلام ہوتا ہوں تو دنیا کی ساری آوازیں میری دنیلے سے دور ہو جاتی ہیں۔"

یہ ان کی روح کی فطری آواز تھی جو اس وقت بھی اتنی ہی حقیقی ثابت ہوتی جب بھروسی جائی سب کی دیوار نہیں دھماکے کے ساتھ زمین پر آ رہی، مگر مسلم بن سارٹ جو اس وقت وہاں نماز میں خونلے تھے تو وہاں کے سے چونکے اور نہ صحیح کی تیج و پکار کا کوئی احساس ہوا۔ حادثہ بڑی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ زندگی کے ہوش و خواص پر تھر خیری دوڑا سکتے ہیں۔ مگر نماز زندگی کی وجہ میں محبت ہے جہاں حادثوں کی چوٹ بھی کارگر ہمیں ہوتی۔ جہاں انسان تجوہ نکھاتے تو ح نفس فکر میں ہے۔ جہاں خوف کی تھر خیری اور شکر کی سرافنگی کا شات کی سب سے طاقت درا اور صرف ایکستی کے سامنے پیدا ہونا جانتی ہے جس کا مقصد ترین نام ہذا ہے۔

ایک رات ریاستان عرب کی ایک سُنگارخ پہاڑی پر بھی انسانیت کا ہمیں نظر طبع ہو رہا تھا جس سے بیرون اسلام ہم کی حفاظت کے لئے ایک جہا جرا اور ایک انساری پہرے پر ایسا تادھے۔ جہاں دونوں انسانوں نے نگہبانی کے فرض میں نیزدگی کے خطرے سے بچنے کے لئے یہ طے کیا تھا کہ دونوں بے در جلگتے اور سوتے رہیں۔ نگہبانی کی دیوبنی پر انصاری کا پہلائیز تھا۔ انسانوں نے مصلحی کیا اور نماز کی بیت پا نہیں۔ رات کی ویران خاموشی میں پہاڑ کی چوٹی پر بھرپڑا ہوا یا انسان اپنی بڑوڑ کا کی بارگاہ میں دست بستہ حاضر تھا۔ دسمتوں کی ٹولی سے ذور سے یہ نظر دیکھا اور اس کے وجود پر اپنے ترک خانی کرنا شروع کئے۔ تیر پر تیر کم میں بیوست ہو رہے تھے مگر انصاری کی نماز

خود فرمایا ہے کہ "اُن کے لئے پر وہ غیر سے وہ چیز نہ ہو اڑھوگی جس کا وہ گمان بھی نہ کر سکتے تھے۔"

ہم بھی انسان ہیں اور اسی لئے ہمارا بھی ایک "انجام" پڑگا۔ کون جانے کہ اس پر وہ غیر سے ہمارے لئے کیا چیز تھی تو دار ہوگی۔ اگر یہ سوچنے اور سوچ کر ترکیب جانے کی بات نہیں تو پھر خود یہیں فیصلہ کرتا ہے کہ "کیا ہم ہمارا ہیں؟"۔ الگ ہم فیصلہ کر کے تو وقت اس کا فیصلہ کرے گا۔ انسان فیصلہ کرے یا نہذب کی بیویت مر جائے مگر خدا کا فیصلہ اُن ہے۔ آہ! شکنے والہ فیصلہ کیا پڑگا!

**عظمت ارشادِ اسلام** [ابن عثیمین جلد دوں میں تکمیل، پیشہ ورزانہ تاریخ تعارف کی نیخاں نہیں ہے۔ پاکستان ہیں عمدہ کاغذ اور روشن طباعت و کتابت کے ساتھ بھی ہے۔ ہم نے مشکل چند سبٹ ہائل کئے ہیں۔ جلد دوں ہر سین گرد پوش۔ قبرت فی سبٹ تکمیل چھپیں گے۔]

**لطائف علمدین** [شہزاد محدث حضرت ابن الجوزی کی کامیں اُمید و ترجیح۔]

اس کتاب میں سیکڑوں ایسی دلچسپ حکایات جمع کی گئی ہیں جو روح فراست دوست اخاذ جوانی، جودت طبع الطیف کوئی بزرگی، نکند آفرینی یا عالمانہ دلیلت نظر وغیرہ کے نادر نہ ہوئے پیش کرتی ہیں۔ بے حد دلچسپ اکشش انگریز اور چنکادیتے دالی۔ قبرت حمد پاچ روح پے۔

## مولانا آزاد کی دو فنی کتابیں

**صحیح امید** [تعارق معنیں کے ساتھ۔ دس تصویریں بھی شامل ہیں صفحات۔ ۱۰۰ قیمت جلد چھر روپے۔]

**نقشِ راہ** [مولانا آزاد کے خطوط تخفیں علام رسول ہبھ نے حال ہی میں شائع کیے ہیں۔ جلد چھر روپے۔ مکتبہ تجلی دیوبند (بوبنی)

چلتے جائیے۔ "مگر" وہ معموا نہ بول آٹھے" دن برات اور صحیح کی نہماںوں کا لیا انتظام کر دیں گا!"۔ دن برات کی تاریکیوں میں چھپ چاپ اپنے بستر سے اٹھتا اور اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کہتے "برائیوں اور بدی کے سر جسے اٹھاں ہیں تھجکو اس اور نہت کی طرح تھکا کر جوڑوں گا جو شنگی دوڑ مانگی سے چلتے ہوئے لاکھڑا نے لگا ہے۔" اس کے بعد تمام رات تھجد ہیں تھوڑ رہتے۔ پاؤں مورم ہو جاتے اگر نماز جاری رہتی۔ مانگیں سوچ جاتیں مگر عبادت کی تجویز میں فرق نہ آتا۔ پھر جب رات ڈھل جاتی اور صحیح صادق طلوع ہوتی تو وہ پھر لیے انہیں سے کہاں سکون کیسا تھر فرماتے "یہی ہے تر اقصیٰ ریات! ہاں تو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے؟ زندگی کے کامل بیجاں سال ایک شخص صدی۔ اسی طرح خوب بیرادی میں بس ہوئی ایک شاکری دھنو سے فجر کی نماز ادا ہوتی تھی۔

یہی آخرت کی پکڑ اور تکمیل حیات کا سورہ سلمان بن رضا جیسا انسان پیدا کرتا ہے۔ جن کی راتیں سبھ کے خواب کیلے ہمہ روح کی بیداری کے واسطے چھیں اور دن لذت و خوشی کے لئے نہیں۔ ایک روزہ کی معنی فتنہ بھوک اور پیاس کے واسطے چھیس زندگی کے جالیں سال تک ان کی نالہ تیکم شجاعی کی پڑک۔ کامیل نماز ادا کرتے رہے۔ جب رات سرو اور رور ان ہو جاتی تو وہ اور اڑن کے صاحبزادے زمیں پر روز ازال سکے دوپہر سوار سایلوں کی طرح سجدہ بھی لیاں اور اگر تے ہوئے پھر تے تھے۔ دن ہیں جو کچھ ہاتھ آتا، اس کا ہر چکن عفت خدا کی راہ میں لٹکا کر راتوں کی نہدوں کو ٹھکر کر وہ خواب زندگی کی آخری بیداری کا خیر قدم کرنے کو تیار رہتے۔ اس کے باوجود خیال سوہنے روح تھا کہ مرحلہ آخرت جب دیشیں پوکا تو کسر طرح سر پہنچا آخرا۔

"ای سلمان! کسی نے آثر کا کیفیت میں کہا۔ آپ جیسا آدمی اور کون ہو گا؟" "آہ! ایسا نہ کہو" وہ خوف زدہ پوچھے "جسے نہیں معلوم کہ میرا رب ہیرے ساتھ کیا سعال مل کر گا۔ اس لئے کہ سنے

**تمذکرہ** ۔ مولانا آزاد کی مشہور نہاد کتاب۔ وقت سارے سے مات روپے۔ مکتبہ تجلی دیوبند ضلع سہار پور۔ (بوبنی)

(مستقل، لشکر الدین)

# مسجید مسخاً رامک

## (از طایف العرب کی!)

میں وہ صنیف نازک کے معاملوں میں بڑے تاثر رکھتا تھا۔ اُن کے سلسلے ناقابل برداشت نکالا ہیں، اُنہاں پر اُنیں  
محورت ذات کو نیز معمولی حالات میں دیکھتا ہے اور اسے بخوبی دیکھتا ہے۔

وہ خیر... وہ اچھے کے لئے تھا۔ یہم تو اپنے کچھ اپنے کے  
جب خواجہ پوتلدر سماج کے عادت تھے تو تمہارے نہ سمجھتا کہ

پچھے نظر لٹکھ رہے تھے۔

”میں ناخلافت مرید ہوں“ میں سے عرض کیا تھا۔ ”تو اپنے پڑ  
تو... تو... تو...“

آجے کی بات خطرناک تھی اس لئے کہاں پائی۔ ملکب  
یہ کہ میری اور ان کی بحث جاری تھی۔ اُنہوں نے۔ ”میری  
سخیری کی کے ساتھ انھیں فرماں دیا۔ میں نہ  
چاہتا تھا کہ نا بجا تباہ رنگ اسلامی فلسفیات۔ نہ رہا اسی سیاست  
ہیں میکن ان سب کے جواب میں انھوں نے کہا۔ ”خوب ہے۔“  
میں مجھے لقین دیا تھا کہ میرا صاحب فرماں دیا۔ میں نہ  
تھہ کہ انھیں کے اخیس نزدیک گئے پکھے جائے۔ ”بچوں پاپ  
بزرگوں کی سنت پر چلتا چاہتے۔“ ایں پچھا تھا۔

”کوئے بزرگ؟“

انھوں نے بندوں سے لیکر تحریر کر دی۔ اُنہوں نے اور اُن  
جانے کیاں کیاں تک کے مدد کیا۔ بزرگ آنکھوں نے کچھ اور  
جب میں سن ان بزرگوں کی بزرگی کا شہود رکھتا تو اُن  
میں جھاگ بھر کے چھتے تھے۔

”دہلی، یہ ادب تکراہ۔“

اس کے بعد میر سے سخیری کی کو طلاق دیا۔ اُن کا

تاریخ نوشت: ۱۹۵۹ء۔ ۱۴ اپریل

سنیت یعنی کہا نے بجا تھے کے باوجود میں میری اور  
صرف رضا الدین بخاری کی بحث کافی عرصہ سے جل رہی تھی۔  
وہ کہتے تھے۔

”ماں تو پر کرد سنیت کو نیز کہتے ہوں کافر ہوں کے انھوں کے“  
میں کہتا تھا

”کفر میں کیا عیب ہے۔ میرے پیر پوتلدر رحمۃ اللہ علیہ جنت  
کی حفانت دے پھکیں“

”وہ بھی تو قوالی سنتے ہوں گے۔ بلکہ ہم نے تو تھوڑا ادا دیا  
میں پڑھا ہے کہ ان کا قدم بھی بخطل سماج ہی میں نکلا تھا۔“

”پس وہ مروءت میں مغل سماج نہیں تھی۔“  
”کیا اطلب؟“

”ایک دخواں پر قبض طاری ہو اتھا تو میر ٹھپٹے گئے تھے۔  
دہلی زرین بائی کے کوٹھر پر جان دی ہے۔“

”کوئے سے کیا ہوتا ہے تھی تو عظیم سماج۔ زرینہ تو مشہور  
سد اسہاگن گذری ہے۔“

”کیا نہ کہا۔ میں خود موجود تھا جب پیر رحمۃ اللہ علیہ کا دم  
ٹکا ہے۔ زرینہ بزرگی میں کے ہزار سے پر چولدار نیلوں  
کی تھیں۔“

”پس... پس...“ وہ آنکھیں پھاڑ کے بولے تھے۔ ”یاں  
میلوں تو بالکل باریک ہوتا ہے۔“

”ہوا کرے۔ نیچے نیا تن بھی تو نہیں۔“

”لو... آس یوں گھوڑا۔“ وہ اس طرح خوش پیٹے۔ قبصے  
میری تھریز کے ان کا گیا ہوا اطمینان واپس آگیا ہے۔ اگر

کے قریب بیٹھنے کے شانق تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ بچھے بھائیں  
کفران نعمت ہے، متناقرب زیادہ ہو گا اتنی ہی رحماتی  
کی کشیدیں فراہمی ہو گئی۔ کیوں (لاعن) اسکے درجے سے پہلے  
ایک دخوں محنت گھر کی دھنکا پیلیں ہیں کوئی دونڈاں دار حی تو  
سلی گیا تھا تو زیر کا مطلب یہ کہ جو سے ہیں اکھڑی تھی  
بلکہ ایک طرف کا گھما ٹوٹ گیا تھا۔

غیرہ یا میں تو قصہ پاہرین ہوں۔ اب کچھ دنوں سے دہ  
یک رسمے تھے کہ اخبار لئے وڑسے میرے پاس آتا۔ اور  
چک جیک کر کہتے  
”یہ دیکھو فلاں ذری نے آرٹ اور ٹیکنیک قوم کے لئے  
ضروری بتایا ہے فلاں یہ دن نے اپنے کام کے سماجی فائدے  
بیان کیے ہیں...“

میں دیکھتا اور آنسو پر پھٹے کے لئے ان کے کام جو  
کے رو مال اتنا ریتا۔ پھر بھے دار باتیں پوتیں اور وہ رو مال  
بھول جاتے۔ اس طرح اب تک شاید یا پھر مال دستیاب  
ہوئے ہیں جیسیں جو وکریں سنے رات کو پہنچے کا پا جامہ سدا  
لیا ہے۔

امی رضوان کے ایک جمع کو وہ خوش خوش آئے۔ بغیر  
باتھیں تھا اور جو سے پر نور کا سند رکھا تھیں مار رہا تھا۔

”وجناب“ دہ دعاعlam کے بغیر شروع ہو گئے ”تمہیں  
اسلام اسلام نے پھر تے تھے۔ اب کہو کیا کہتے ہو حضرت مولانا  
ڈاکٹر زاریں صاحب تو غیر مسلم ہیں؟“

میں سخنان کی آنکھوں میں جھانکا۔ رہا بڑی جوانی تھی پھر  
جو سے کو ٹھوڑا وہ بھی بہت شاداب تھا جنکہ ہونٹوں کو  
بٹکھل کھو لئے ہوئے بولا۔

”یار رضوان چیزیں معافی معلوم ہوتا ہے تھے ملار تو پہلے بھی  
نہیں تھے...“

”اب بات نہ نا۔... میں تمہیں مسلم بنانے کے چھوڑ دیں“

”چھوڑ دیں گے“ میں نے حضرت سے کہا  
”چھوڑ... ... اماں یہ مطلب نہیں... یہ تو حاودہ ہے...“

”بچ پرے... ... تم رضوان میں بھی حاودہ ہوں یہستے ہو۔“

مگر عاصل نہ تھا۔ پھر تو ہماری بحث میں وہ مشکوٹے پھوٹے  
تھے کہ انش دے اور بندہ لے۔ وہ طوراں کی کہتے میں میں  
کی مانحتا وہ ”بھر الات الا ولیا“ کی ملجمی حکایات سناتے  
میں میں بابا حاصلیں بھر رکا گا ناگاتا۔  
وہ تو خلخ کر کہتے —

”یہ فلم تو بخدا ہم نے بھی دیکھی ہے۔ بخرا دہ شعر تو سنا  
جو پسر دن نے دم رخصت گایا تھا۔“  
میں بھتنا کے اپنی بوٹیاں نوچتا اور دو چھپے ہی نئے بول اٹھتے۔  
”یاد آگئیا... ۲۱... مسکرا کر اک نظر میں سکرا اک  
اک نظر... ... جاںے والے مسکرا کر اک نظر... ... بخدا  
بڑی بودھار آواز تھی：“

”بھی پڑے تو اس سے طواد دیں“ میں کہتا  
”نہیں... ... خدا تو تم... ... تمہاری کیا سنا سانی ہے؟“  
”میرے پر رحمۃ اللہ علیہ سب ایکھر کوں کو وجہت کیا کرتے تو  
وہ میرتی پریشی ہیں؟“  
ان کے پھر سے پربے چنانہ مسافت کی دوپہر طلوع ہو  
جاتی تھی مگر فروڑا ہی مکلا کے کھا کر قیچے۔  
”یار تمہارا عبد باریں ہے ذریں آگر مدد الی کے سلسیں  
بھی تم ہمارے سترہ روپے کھائے گئے تھے۔ پیران کلید الی گلابو  
کو بھی تم نے ہم سے ہی چھ رہے پیکے نہ دیستے تھے اور  
بات سک نہیں کرائی تھی...“

”میں ایک ایک پیسے لمح سو دسکھ دھول کر راد دل کا...“  
”سو دو قبھی یتھے نہیں ہیں... پل پیسے لھل نہیں گریا  
تو بے بھدا طبیعت بڑی بے کیف ہاہر ہی ہے۔ جھوڑے  
قال کے گلے میں تو رس نہیں رہا۔ فریدن کا دو سیٹھے سے کھاج  
کر کے ٹھرمی بیٹھ گئی... ... کے سیں...“

”آپ بھی بات کرتے میں اسے نہیں میں دہ وہ قوالی آری  
ہے... ... چلنے“ حاتم نلائی گئی تھی۔ چل رہی ہے...“  
”چلو“

اور ہم دلوں چار آئے کھر کشا کر سے سیما پہنچ جاتے  
محبت لینا صوفی صاحب ہی۔ کے ذریعہ پوتا کیوں نکلا دہ پر دے

سسری کے انتہا درستے ہیں.....

"لے..... زبان کو لگام دو....." بھک طارہ آگیا" وہ اپنے ایک مولک کو اشارہ کر دیتے گی تو ہم دونوں کی چیزوں بھی نہیں پہلیں گی....."

"مولک..... خدا قسم کیا مولک تابع کر سکتے ہیں؟ وہ حیرت اور شوق کا مجسم بن گئے۔

"ایک... اورے درجنوں... چھوڑ دیں... بالآخر میں کیا دکھانا پہنچے ہو دخود سناد؟"

میں نے اخبار روٹا دیا۔ انہوں نے صلوٰ اولی ہی پر نظر ڈال کر فرمایا

"ویکھو حضرت مولانا ذاکر حسین صاحب نے ہبہ مانگ دیتے ہیں؟"

"کیا اخبار میں حضرت مولانا کھاہے؟ ہمیشہ کلام کیا دو... وہ... لمحے سے کیا ہوتا ہے... بہر حال

وہ تو مشہور ہادی ہیں....."

"ہادی... وہ..."

"ہاں اس سید رئیس سے مطلب ہے۔ یہ فرنگی احتظام ہم کیوں لیں سید رکا ترجمہ توہادی ہی ہوتا ہے؟"

میں نے تھوک کر لیکو۔ مگر سوکے مندوں میں تھوک کہاں تھا شاید انہوں نکلا جو کجا۔ مگر انہوں عا وہ تو ان کے گھونٹ پیا ہے۔ پیشے کا اگر تھوک جی جواز روزے میں ہو سکتا تو بندہ سب سے پہلے حلقہ پیتا۔ لگنا بھی روزے سے جو انہوں کھاتا۔۔۔ پھر۔۔۔ پھر پکڑا۔۔۔ سر پشتارہ گیا وہ کہتے رہے۔

"ذاکر حسین صاحب بہت پرانے مشہور ہادی ہیں اور اب تو اس انشادا بھی اعلیٰ لیاقت کے سبب بہار کے

گورنریں تعلیمی امور میں ان کی جماعت سارے جہان میں مشہور ہے۔ ابھی انہوں نے "بھارت میں تعلیمی تعمیر نو" کے عنوانات پر فالیشان لیکھ دیتے ہیں..."

"اس فقرے کا مطلب آپ جانتے ہیں؟" میں نے بات کافی۔

"کیوں نہیں جانتے؟ وہ بیران ان کر بولے" پنجاں امیر

..... خیر بھے رمضان رضوان تو کافری رسے نہ دو۔"

"استغفار اللہ کیسے بدزبان ہو۔ لوہ یکھو بہار کے گورنر حضرت مولانا ذاکر حسین صاحب کیا فرمادی ہے؟"

خبر انہوں نے میری طرف بڑھایا۔ میری آنکھیں بیند سے بچل تھیں۔ بھوپڑی ہو اس متعلق ہو رہی تھی۔ مگر جانتا تھا کہ صوفی صاحب کو فرشادینا ملک نہیں ہے۔ جوڑا آنے بڑھا اور اخبار لے لیا۔ مگر اخبار لیتے ہوئے داش بھک سے ہو گیا

صوفی صاحب کے چار پانچ دن افسوس خفکی بوصاف آرہی تھی۔ بوکھنا تو خیر بنداقی ہے۔ لفیں قسم کی میں خوبی خوشبو

یہ مرغ اپنے حقیقی جان سکتے ہیں کہ حق نوش روڑے دار کے لئے حق کی جوگس قدر خوشگوار اور جاں بخش ہوتی ہے

"کیا تیار ہے؟" میں نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

"کیا وہ پڑکے

"حق... یا اصل میں رات سے پیٹ میں درد ہے۔ روزہ نہیں رکھ سکا ہوں مگر بہاری افلاطون بیوی کو تو آپ جانتے ہیں۔ دو اسکے بعد بھی چلمہ نہیں بھرنے دی۔"

"اماں زٹکے ہوئے بیویوں سے کوئی وفرکرتا ہے۔ میں تو بیوی ہی سے بھردا سکے پیتا ہوں...." اسکے بعد میں بڑا لطف تھا۔

"عام دنوں میں تو میری بیوی بھر دیتی ہے مگر رمضان..."

"جاوہ بھی۔ میں خود شروع رمضان سے بیمار ہوں۔ روزہ تو صحت کا ہے دہ بے نا آیت میں کا نور رہی۔" ملیں

..... مر... تو قرآن کی خلاف اور زمی کو کے روزہ رکھنا کہاں کا لذاب ہے۔ جب روزہ نہیں تو حق کیوں نہیں چلو گھر بینا۔"

"ہے... میں دہاں بھی نہیں پی سکتا کہیں بھی نہیں پی سکتا۔۔۔" میں میتوں کے انداز میں بولا۔

"کے بیوی کو پڑھوئے

"ماں" میں نے مٹھنڈی آہ بھر کے کہا۔ "خالہ اسماعیل کی عالی پڑھ برا بھن اس پر عیا ہے۔" اور میں نے دم بارا اور آؤھرا سے پتہ چلا پھر عصا میر اکہاں لھکانا ہو گھو۔

"لخت ہے تم پر... یار مار مار کے پھر تکالدرو بیوی

ختم کرو؟

”ہمیں پڑھتے، ان بھی کوئی بات ہے آج چماں تیرا میں ہے تو سید سے سخن بات ہمیں کرتے ہو.....“

”کیا تیرا ہے... کیا اخبار میں یہ کھا ہے کہ لاکو ایسا لکا دو۔ بو رکر کے مارڈا لو... کھا جاو... خدا کے لئے اپنا تیر پورا کرو پڑھو۔“

بھگن تمام الخوبو لے دہ مقدس فقرے پڑھو جو گورن  
ہمارے ذمے تھے فردی کے لئے تو انہیں غیر متوقع  
بات ہیں تھیں میکن ظاہر ہے تھی کاہر قاری تو فردی ہمیں ہے  
میکن ہے اس کی عاقبت ان فقروں سے روشن ہو سکے لہذا  
پیش خواستہ ہیں۔

”اسکوں میں ارشاد نیکیت گانے اور نیکیلئے

بھی مقام ہونا چاہئے کیونکہ یہی اہم ثقافتی

سرگرمیاں ہیں جو طلباء کے دل و دماغ کی نشودہ نہیں

میں عملہ حرص سے سکتی ہیں (المجمعۃ بر مارچ ۱۹۷۶)

انھیں پڑھ کر صوفی صاحب نے اس طرح مسکراۓ پڑھو  
و بھا جیسے میری زبان سے اپنی شاندار فتح کا اعتراف منئے کے  
منتظر ہوں۔

”بس یہی سنانا تھا؟ میں نے پوچھا

”کیوں یہ تمہیر کہے ہے۔ اب بتاؤ اتنا بڑا اسلام ادی ناچ گانے  
دیزیرہ کی ہزوڑت پر کیا بلما جو زور دے رہا ہے۔ اگرنا ہم کا نامہ  
کے غلاف ہے تو کیا تم ذاکرہ ذاکر حسین صاحب کو بھی غیر مسلم  
کہو گے؟“

”ہمیں میں انھیں بھی اور ہمیں بھی امام المسلمين مانتا ہوں۔ کچھ  
اور منوانا تو وہ بھی لکھا لو اور سخت کر دول گا۔“

”اب کبھی تو ناچ گا لے کو راہنیں کہو گے؟“

”یا اخبار تو میں کل بھی پڑھ کر تھا جسی سے خیالات بدلت گئے ہیں  
ثبوت چاہتے ہو تو اپنی سیوی سے جاگر پڑھو۔ رات تراویح کے  
بعویں ہمارے گھر گیا تھا تو معلوم ہوا تم درجہ میں قوانی سنتے گئے  
ہو تو تمہاری بیوی کو بھاگا کر بھاگا گوں ذرائم بھی نایخ گا ناسیک ہوئے  
”آئیں... کیا...“ وہ گھر گئے

کے نزد میں بے تعلیم کے سلطے ہزاروں اسکوں تعمیر پورہ ہے  
بڑا تھی بڑا تھا بڑا...“

”بڑا سب سید اختریار چاہا کہ ماخو جھوڑوں مگر دائے دھا  
... بڑا ٹپلا ہونٹ رانتوں سے کاشنے پر اتفاق کیا  
”پلٹو پڑھا تو جو کچھ پڑھنا ہے... مگر کھٹا پڑھا کے نہیں  
جوں کو توڑی اکتا کے عرض کیا۔“

”لندہ پر اپنے کھلیوں ہو۔ تم تو بھی مولانا کے بغیر مدد و دی  
کہ امام یعنی اپنے سنتے ہیں میاگر ذاکر حسین صاحب کو حضرت  
مولانا کہنے پر اپنے کھلیوں ہو۔“

”لندہ... اگر ہمیں ترجمہ دھھرتے اور نے باوامان لیا  
وہ امام اول ائمہ شیعہ اسلام دغیرہ دغیرہ ہیں۔ پڑھو کیا کہا ہے  
”زور... فرمایا ہے۔ کچھ ہو۔“ اس زبان سوچتی ہے...“

”بڑت مزاد کے“ میں پھلا اٹھا۔ ”بجز اوصاف میں بھی پھاس  
کریں گے۔“ اس زمانے سے مارکتا ہوں...“

”ستود۔ با اصرام یا اتنی جلدی آنکھیں بدلتے ہوں کوئی  
بات... ہے؟“

”پڑھو جوں کرتے ہو۔ پڑھو پڑھو۔“

”اللہو نے کھنکار کے گلا صاف کیا اور اس طرح  
اس شارٹ لیا ہے اذان شروع کر رہے ہوں۔“

”زورست ذیور“ میں نے بیزاری سے کہا۔ ”میری سماحت  
آجکل بدلے خدا تارک ہو رہی ہے۔“

”اخنوں نے پراسانحد بنایا اور سجا گی سے بولے  
”تمہیں بت، وہ سوت بھجہ دہ الو کا پھٹا کھلنے کو دوڑتے ہو۔“

”میں دوڑ رہا ہوں...“ پچھر جا رہا۔ ”میں نے آنکھیں نکالیں  
”آنکھ... نجھ پر لدت ہے جو پھر تمہا رسے پاس آؤں۔“

”الحمدولله۔“ اسکی ترمذہ بڑہ کی طرح منہ لٹکا دیا۔ میرے اللہ کیا یہ  
شخص بھسپا مکمل بنائے چھوڑے گا۔

”پڑھو پیارے صوفی صاحب خدا کے لئے پڑھو میں پھر تین  
گوشہ ہوں۔ میں تو گورنر ہیا رہے کیا فرمایا ہے۔“

”مگر تو ہمارے تو عہد سے کا نام ہے...“

”ہمیں وہ سیرے دادا کا نام ہے۔ خدا کے لئے پڑھو۔“

اور شاید خیرت ہی اسی میں ہے کہ وہ جملی اور فلسفی ہر اعتبار سے  
اگئی لائے پر بچے جس پر حکومت کامراج، یالیسی، ریجن اور  
پوری مشینز ایبلز روپی ہو۔ ہماری موجودہ حکومت ناچھا گئی  
سرپرستی جس شدد سے کوئی ہے اور جو خیالات نگیت  
اور آرٹ کے بارے میں رکھتی ہے وہ کسی پر پوشیدہ  
ہمیں ضروری ہے اور شاید قدری بھی ہے کہ نظام حکومت  
میں شامل ہر فرد اپنے ذاتی فکر و عقیدے کے کو بالائے طلاق  
و حکمرانی خیالات کو سراپے اختیار قصیدہ الائچے۔ الفی  
کو محلی چامروپانے میں کوشش ہوں دراٹھی کو اپنا حاصل زندگی  
سمجھ۔ ویسے ذاتی فکر و عقیدے کی بات عاجزتے تکلفاً کہدی  
ہے در حقیقت ہے کہ ڈاکٹر ڈاکٹرین جلسے پرے آدمیوں  
کے بارے میں یہ کہنا مشکل ہی ہے کہ جو کھدا وہ کہہ گئے ہیں  
وہ فی الحقيقة ان کے ذاتی عقیدوں فکر کے خلاف ہے  
ندوی سمجھتا ہے کہ موصوت نے جس ماحول میں تربیت پائی  
ہے اجس ذہن میں زندگی لگڑا رہی ہے اُن مشاہدے دو  
چار سے ہیں، جس آپ ہواں سانس لے رہے ہیں ۱۴  
لاڑکان کا طرز فکر ایسا ہی بخانا چاہتے کہ آرٹ اور سنت  
نامع اور گانے کی ثقافتی سرگرمیوں کے انھیں طلباء کے  
دل وہ مانع کی شوونما ہوتی نظر آئے۔ جیسا دیں دیساں  
کی مثل چاہتے لکھتی ہی بازی ہو مگر بے جان نہیں ہوتی ہے میں  
تو ہم کہتا ہوں کہ اگر مجھے فلسفہ میں جھک مارتے کی ابازت  
دیدی جلستے تو میں توہیناں تک دعویٰ کر سکتا ہوں کہ اسکوں  
کافی کے لڑکے روکیوں کی آزادی عشق بازی بھی ان کی دامنی خود  
نما میں کافی سعادوں ثابت ہوتی ہے کارہ بختنا جتنا انھیں فلسفی  
تفاہموں اور جلی جذبوں کو سیراب کرنے کا موقع میزرا تاجر  
استاہی اتنا ان کا قلب پر سکون ہوتا چلا جاتا ہے مجذبے  
بیساکے رہ جائیں تو اعصابِ نکزد رہو جاتے ہیں اور اعصاب  
کمزور ہو جائیں تو پڑھانی تھیک نہیں ہوتی۔ پھر آزاد عشق  
بازی کے تینے میں ہونا انسان جنم لیتا ہے وہ فلسفی طور  
پر کہم سے زیادہ آزادی کاولدادہ، اس پسندادر وادار  
ہوتا ہے کیونکہ اسے ماں باپ سے عظیم آزادی درستہ میں ملی

”وہ بھنپتی میں کس سے سیکھ لوں۔ میں نے کہا بہت ہ حافظہ ہے اُس نے کہا صوفی صاحب بگولیں تھے میں نے کہا وہ بگرمیں تھے تو مار کر کے پرانہ بینادوں کا...“  
”اماں بیویش میں ہو“ دھمک اٹھئے ”تھیں میری بیوی سے بات کرنے کا کیا حق تھا...“  
”کیوں نہیں تھا... میں وہ سے ناف لگانا سکھاوں گا...“  
معاوہ خدا کچھ تھیں... میں اس کے بدن کے وجہ اور اسکو رو سے اپنے دل و دماغ کی لشون ندایں مدد لوں گا“  
”قسم قرآن کی تمحد سے بڑھ رہے ہو۔ میں دیکھ لوں گا اس چڑیل زادی کو کیسے اس نے تم سے باہیں کیں... حفاظ، کتبی“  
”وہ بڑا تھا ہرے اٹھ گئے۔ میں نے روکا تو نہیں گزیر خود رکبا  
”تم اپنی کوئی بخوبی اسکوں میں داخل کر دو۔ وہاں ناخ گانے کی جہارت حاصل کر کے ٹلباء کے دل و دماغ کو شور نہ سا دے گی... حضرت مولانا ذاکر طرز آذکر حسین غلط میں کہہ سکتے... گورنر بہار کی بات جھوٹ نہیں ہو سکتی...“  
یر رمضان کا تصریح، رمضان میں ہم جیسے اپنی تحقیق بسبب دلتنے حق کے دل بھر مزاح و لفظ کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ نظر سے تمام دن تودماش کے کسی کوئی میں فہرڈ پڑے رہتے۔ رات کو بعد اگ جانے و جا کرش حق کے کلائن میں جان پڑی اور نہایت سینے گل طور پر اقبال کا پیغمبر دہن میں آیا  
کملالی میں بدلتے ہیں تو مونوکھی ضیر ظاہر ہے اس مصروف کا کوئی موقع نہیں تھا۔ علامی امگھر یزدیسا تھد سات سمندر پار گئی۔ آزاد چھوڑت کاروشن سورج طلوع ہوا، اپنی حکومت نی اچھی مصروف آخر کس تقریب میں دارو مہرا شاید اس نے کہ ذاکر حسین صاحب بھی ڈاکٹر ہیں اور اقبال بھی ڈاکٹر تھے۔ ایک کذگر سے درسوے کی یاد آ جانا اسی اشتراک کا کثرہ ہو سکتا ہے۔ کچھ بھی ہوشیار کرنا ہے کوچھ گورنر بہار نے فرمایا جسے خدا کیا فرمایا۔ ”گورنری“ حکومت گھا ایک بڑا مدد ہے۔ اس عمدہ سے یہ فائز ہستی کامکال اسی میں ہے

پہنچ کر ایک دفتر کو تومردہ بھی کفن چھاؤ کے جھاں نکلے بغیر نہیں  
رہ سکتا۔ اور جس حکومت کے قدمی ترین وزیر اعظم ہور توں  
گھوپ دے میں دیکھ کر آپے کے باہر ہو جاتے ہوں۔ اور  
جو حکومت شفافی سرگرمیوں کے نام پر ناشیح گانے کو دے رہی  
ہو۔ سخت فرد نادے بری ہواں حکومت کا ایک دُبُّی ہو مزد  
ایسا دقدیا لوکی طرز تکر رکھ لے گئے۔ ہمیات ثم ہمیات۔ دیکھ لیجئے  
ان کے اس فرزوں دہ ارشاد پر فوراً بی ایک اعلیٰ خیال کی غیر  
خاتون نے طوارے میں آکے فرمایا  
”مگریا حکومت یہ چاہتی ہے کہ ٹوٹیں پھر سے پڑے  
میں جا بیٹھں ہم۔“

بیس سیری ہیں۔ حکومت بالصلی یہ نہیں چاہتی۔ وہ چاہتی  
ہے تفصیلی پرسوول ہم جائے۔ وہ چاہتی ہے عورتیں ہائی کمیٹ  
جنپنی قربانیوں سمیت وغیرہ پر وحیکتوں، سرکاری اداروں  
سماں پلیسٹ خارجوں اور زندگی کی تمام را ہوں میں مردوں  
کے دش بدو غرائیں اور مرد راستے زاہد و متفق ہو جائیں کہ  
ہر عورت کو اپنی ماں ہیں بھیں۔ وہ چاہتی ہے عورت چھست  
لباس میں نہیں پہنہ ہو کر نالجھے، ایک ایک عضو کو الگ الگ  
خفر کا کراپسے آرٹ کامال دھکھائے، اور مرد اس لکش نظالے  
سے محض رہ جانی تو اپ صاحل کیا کریں یا بقول ڈاکٹر ڈاکٹر حسین لعل  
دماغ کو فشرد نہ کریں۔— دے کیا آپ خود یہی چاہتی ہیں تپ  
سے مراد آپ کی ذات نہیں بلکہ جنس ہے۔ عورت ذات چاہتی  
ہے کہ وہ سولہ سو ٹکھار کر کے سڑکوں پر نسلے اور مردوں کی ٹھوڑی  
ہیں کوئی شغل درجہ کے۔ وہ ہمکن آرائش سے لگاہوں کو  
دھوت افلاہ نے کہا درم۔ بیس حصی بگروں کی طرح مخف  
لٹکا لے چکا کیا کریں۔ آپ اگر اپنی نصیات کے نہایتی نے میں  
بجا بھیں تو ایک عجیب ہات پائیں گی۔ فرض کیجئے آپ یعنی  
کوئی عورت بن چکن کے کسی مغلف میں سمجھی ہے۔ اگر کسی وجہ سے  
ایسا ہو کہ وہاں کے مردانے خصوصی توجہ سے نہ رکھیں تو سکا  
دل ڈوب جائے گا۔ اسے محسوس ہو گا کہ اس کی توبہن کی کی ہے  
وہ اپنے سون دشیاب کی طرف سے مایوسی کا خنکار ہونے لگی  
ہو رہی چاہئے، غازے کریم، خوشال بابا کا آخر فائدہ یہ کیا۔

بتوی ہے پس وہ یقیناً عظیم انسان ہو گا جیسا کہ حق ہے عظیم  
ہو سکے گا۔  
مگر آپ کہیں گے کہ یہ تو بس دھوکی ہے دلیل لا ذندگی  
خون کرے گا کہ خاکسار کو بھی کہیں کا گور نہ یا چلو چھوٹا مٹڑا زیر  
یا لکھرنا داد پھر دیکھو تم خود محسوس کرو گے کہ میرا ہر دھوکی یا جا  
خود دلیل ہے اور کوئی نامی کالاں میری آنکھوں میں بھیں نہیں ڈال  
کر نہیں پوچھ سکتا کہ تیر سے منجھ میں کے داشت ہیں۔ ایمان  
کی بات یہ ہے کہ علم و سائنس اور تمدن و ترقی تاریخ چال سے کھتی  
بھی ترقی کر گئے ہوں لیکن واقعات کی دنیا میں آج بھی دی  
برانا قانون صل رہا۔ پھر کہ

طاقت سب سے بڑی دلیل ہے  
بات پھیل گئی۔ بخوبی لوں سمجھئے کہ ایک داکٹر واکر سین  
ہی پر بخوبی ہیں۔ جو بھی آخرت کی طاری سے بے نیاز ہو کر بس  
دنیا اس کے مقادرات اور قدری متفقعنیوں ہی کو حاصل رہے  
سمجھئے لگئے گا وہ جب چاہیے اخلاق علم اور مذہب کے خسار  
پر ہے تکلف طلبانچوں سید کردے گا آپ چھتنے ہی رہیں گے  
کوئی خوبی رکایا کیا اور وہ جھلائے کے جواب دے گا  
”رجوعت پسند نہ ہی دیلوں نے غیر ہنری نادان ...“

تاریخ نوٹسٹ: مارچ اپریل ۱۹۵۹ء  
بینی کے ڈپی ہوم نیشنل ہی بھی جنت پسند ہی نہیں۔ ایک  
سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں  
”گذشتہ دسال میں لکھنؤ اور ضلع لکھنؤ سے  
عورتوں کو جن میں سول شادی شدہ اور انہ  
غیر شادی شدہ میں خواہی آیا؟

چرا غواص کے اس باب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں  
”ایک بڑا سبب یہ ہے کہ عورتوں نے پر دے  
کو خیر یاد کر دیا ہے۔“

نحوں بالشہر جس حکومت کے نزدیک تاثر ایک ہے قدر اور  
مفید ترین فن ہو۔ — ناج چشمیں ہمورت صرف اپنا  
سرایتی تھیں اپنا ایک ایک عضو اس طرح نمایاں کر کے فتحی

تحال بعض زندہ دل طلباء، نے اس کا دروازہ توڑ کر دامنٹل کی کوشش کی جس پر پولیس آڑے آئی۔ طلباء بالفضل تعالیٰ کسی غلام ملک کے پیوت تو تھے جی نہیں، ایک آزاد جمہوری ملکت کے حمزہ شہریوں کی حیثیت میں انہوں نے پولیس کی مداخلت کا جواب پھرا دے دیا، یعنی کہ بزرگوں کے اُس مقام کی حرمت رکھنی جسیں اینٹ کا جواب پھری بتایا گیا ہے۔ اینٹ اور ڈنڈے کی جوٹ میں کھڑے زیادہ فرش پہنچتا پولیس بیماری نے بخوبی ہو کر لاٹھی چارچٹ کیا اور متعدد طلباء گرفتار کر لے گئے۔

اب دمیرزیستیوں کے درمیان بحث آڑی ہے کہ تصور کس کا ہے۔ فتح عجربیت تو فرماتے ہیں کہ اس بھگت اور وعینکا مشتی کی تمام ذمہ داری طلباء کے سر پر جس میں پچاس کے قریب پولیس والے زخمی ہوئے۔ قی. لے۔ کی الجھ کے صدر صاحب ارشاد کرتے ہیں کہ طلباء بے گناہ ہیں پولیس نے بڑی سبے رحمی کا ثبوت دیا ہے اور خوب سار پریت کی ہے۔

بحث کا اعلوی فیصلہ تو خود انتہی کرے گی کچھ ریارک روز اسلامیت کے فاضل ایڈیٹر جناب عثمان فائز قلیط نے دیا ہے وہ یہاں لفظ کرتا ہوں حق یہ ہے کہ جو کھڑا ملا بخوبیون سے کہتا وہ ہو صوف نے نہایت سلیقے اور صفائی سے کہدیا ہے۔ فخر احمد العذیر اور جواہر۔

انسوں کی بات ہے کہ جگہوں کے کاری سلسلہ دہراتے روز بھی جاری رہا اور بہت سے طلباء، دفعہ ۱۰۰۰ توڑنے کے لازم میں گرفتار کر لئے گئے شاید انہوں کرام اس نوؤ میں ہوں گے کہ وہ کیوں کے جس پر  
نے یہاں لفظ برپا کیا اس کا کیا خشر ہوا؟ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وہ کیوں پر کوئی آج ہیں آئی اور کھیل ہاف نامہ پر ختم کر دیا گیا۔ لیکن حملہ بیماری سے ہمکاری ذمہ داری کس پر ڈالیں؟ آیا طلباء پر جو لوگوں کا یہ دیکھنے کے لئے اس قدر بنے تاب پر ہوئے کہ دروازہ توڑ کر پارک میں داخل

اگرچہ بحث کے لئے کشش پیدا نہیں ہوئی، مگر یا عورت رواتی بیگانہ کی طرح بھس میں چکاری ذمہ داری سے ہے کہ درختی تباشد دیکھنے اور جو کی ہوئی آگ کی ذرا بھی پیش اس بھک پر پہنچے۔

عرض یہ کہ ناہیے کہ اغوا کوئی بڑی چیز نہیں ہے مگر وہ کی خلوط زندگی، ناچ گائے کافروں، نماش، آرائش کی فراہی سنبھا کے سماں عشق و عیوه جس منزل کے راستے میں ایک کا ایک لازمی مرحلہ یہ بھی ہے۔ زیج پر ہے کہ تو یعنی بھی آگے گی۔ عورت کو جنس عام بناؤ گے تو اخواجی ہوں گے، تاش میں ہو یا زہاد رشتہ ہو یا سودا، حب اسباب و علل کی منطقی ہی سے تہنے مخ موڑ لیا، جب نفسیات انسانی کے تقاضوں پر ہے تکھر ہو گئے جب خیر و خر کے لئے جو بڑا بانی کے سوا کوئی اصول ہی نہیں چھوڑا تو کوئی بھی فعل برائیں ثابت کر سکتے۔ فددی کو رنج ہے کہ ملک نکھنوں میں دو سال میں صرف ۲۷۸ لاکھ اکارڈ بہت مالیوں کی ہے۔ قدم قدم سنبھا، بھری خیری ناچ رنگ، دکان دکان عشقی اشانے ناول، مکھر گھر غلی پر پہنچ کوچ دہ رہشکن تصویریں کہ بودھ صادیکے تو جوان ہو جائے اور جوان دیکھنے تو جوان ہو جائے، میکل سڑک بھی نہیں عورتوں کے پرے اور اخوا کا ریکارڈ اتنا کم و کوئی مصالقہ نہیں بھی آغاز ہے۔ یورپ بھی پھر کم دنوں میں صلحی ترقیوں کی موجودی بلندیوں تک نہیں بخواہیاں دو طلاق کی ہڈیوں پر مادیت کی عمارت جتنی جلتی بلند ہوتی جائے گی اتنا ہمارا ریکارڈ بھومنا دار ہوتا جائے گا۔

**ہر اپریل ۹۵۶ء**۔ سائبھی پفضل تعالیٰ کا نیو میں پولیس اور طلباء کے درمیان دلچسپ بھگڑا ہوا ہے۔ آپ کہیں گے جھگڑا اور دلچسپ اخadem عرض کرے گا کہ اس بھگڑے کا پس منتظر ہے اور دہانی اور آرٹشکس ہے اس لئے اسے دلچسپ نہ کہنا بڑی بد مذاقی ہوگی۔ ہڈیوں کو کامپوریں ایک دھرم شاہر ہے۔ اسکی نالی امداد کے لئے رائکیوں کی ہائی قیسہ دہلي سے بلاقی گیلیں در الہم کے کھیل پر ریکٹ لکاریاں لیا گرا اور نڈے اور دگر کوئی پارک

چانی، وہ دارے توڑے اور زبردستی پا رک  
میں مجھے کی کوشش کی، یہ آپ ہی کام ہے  
کہ رام اس کو مندر میں دھکا دا دی پھر مجھی  
کہہ کر دامت ترکن بروشیار بیاش آ  
اس کے بعد نند دی کا کچھ کہنا گویا سو رج کو چراخ، کھانا،

## کیمیوززم کے اصلی خال

**نمایاں کرنیوالی چندر ہترمن کتابیں**  
**آزادی کی طرف** ایک بڑے دری اضر کی خود نوشتہ رائج  
 برناک کتاب و دس کے حقیقی حالات سے متعارف کرتی ہے  
 اسے پڑھنے کے بعد آپ کیمیوززم کے حسین نظریں اور مختصری  
 دلخودی سے کبھی دھوکہ نہیں کھائیں گے قیمت مجلدین روپے۔  
**کیمیوززم اور کسان** [کھانے کی کامیاب کوشش جو بے  
 خار دستاویزی خالوں سے فرزن ہے۔ مجلد دھانی روپے  
**سوٹ نظام کی چھنخیاں** پر مشتمل ایک سمجھیدہ اور  
 معیاری کتاب جو چوبی بھی ہے اور حقیقت افراد بھی مخفات  
 کے لئے قیمت ایک روپے۔

**لیشن** [کیمیوززم سے مشورہ راستہ المعن کے سوانح حیات  
 ایک درد سی کے فلم سے جو مکمل غیر جانبداری  
 سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ صفحات ۲۶۷

قیمت ایک روپے۔

**بعض منتخب مقالوں انسالوں**  
**آزادی کا ادب** اور مقولات کا جمبو جھنیں شیک  
 تعریی مقاصد کے تحت چھایا گیا ہے قیمت مجلدین روپے۔  
**ادب میں ترقی پسندی** ایک سارشیں قیمت  
 تکمیلی دیوبندیوں پر

ہونے لگے، یا پولیس پر جس نے جنی طوفان کے  
 بیجان میں طلباء پر اپنی لامبی گھناتی اور آنگھیں  
 چھوڑ دی، یا ان ارباب اہتمام پر جھنیں نے دہلي  
 سے راکیوں کو باکر نیچ کرایا اور نوجوانوں کے جذبات  
 کو اس دھکائی یا خود را کیوں جھنیں واکی بیچ کھلیتے  
 کا شوق چیزیا اور نوجوانوں کو دعوت نظارہ دی!

ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ راکیوں کی موجودگی میں  
 طلباء سے جو حرکتیں سر زد ہوئیں اور عین موقع کے  
 مطابق ہیں، لیسے موقع پر لقینٹا ایسا ہی ہونا چاہا  
 تھا جب اس پر نہیں کر ایسا کیوں ہوا، اب قبضہ اس پر ہے  
 کہ راکیوں کی جان کیسے بچی اور ان کی فتنہ سامانی  
 کسی اور شید عاد خذ کی خبر کیوں نہ لائی؟ اگر ان  
 راکیوں کی موجودگی میں یہ ہنگامہ دہوتا تو یہیں  
 حختہ بیت ہوتی ہے کہتے کہ ان پر انسالوں کا  
 نہیں فرشتوں کا شہر ہے اور طلباء کی فطرت  
 باری گئی ہے، مگر جب ہنگامہ ہوا اور پولیس و ر  
 طلباء میں تھا جو کی نوبت آئی تو ہماری بیت  
 ختم ہو گئی، ہر کجن دھرم شال کی امداد کے لئے اگر  
 راکیوں کا بیچ خزردی کھماگیا اور اس ملکے فردی  
 سہماگیا کہ شہر بھر کے دل جھینک ان کا زیادہ  
 سے زیادہ استقبال کریں مجھے تو ہر جو کہہ ہوا اس  
 پر بیت کیوں ہو؟ ہر کجن دھرم شال کی امداد و سر  
 طریقوں سے آخر کیوں ہوتے تھیں لازموں کا بیچ ہوتا  
 تو شاید اس فیدری بھی نکث فر خست نہ ہوتے  
 مگر راکیوں کے بیچ نہ سارے پا رک کو گلزار نہ ہوا  
 اور جس کو دہان پہنچنا تھا وہ پہنچ گھر رہا عرض ہے  
 کہ اگر آپ راکیوں کا کھیل کسی خاص مقصد سے  
 کوئی تھیں تو تھا تھے اس تھیں کیوں بن کر لیتے  
 ہیں؟ راکیوں کو بالا کر آپ پر نوجوانوں کو دعوت  
 نظارہ دیں اور جب تھا تھے عین موقع کے طلاق  
 محلیں تو پھر جمع لپکا رہو کر طلباء نے ہر بونگ

(ضیر الدین احمد)

# اہم سہیں!

ایک طفیلہ تسلیم جو میور ڈہ سیاسی اور سماجی مظاہر کے نئی نئی مظاہریت اور حکومتی مقبولیت کے خد و خال مظاہریتی ہے۔

ہوسکتا تھا کہ شہید ڈسے کے ایک دو دس دن بعد وارد ہوتا یعنی شہید ڈسے کی اس تقریب میں میری شرکت کا سال ہی پیدا ہوتا جس کا بیس ذکر کر رہا ہے۔ اس جہاز میں جگہ نہ ملتی جس سے میں امریکہ سے روانہ ہوا یا اس زین میں سیٹ نہ ملتی جس۔ سے تھا اُنے بھائی سے ال آباد تک سفر کیا۔ میں تو یہ بھائی کو ہوں گا کہ وہ جہاز دش میں ٹھنڈی لیٹ ہو چاتا ہے اگر میں دس پسند درد ٹھنڈی لیٹ ہو جاتی۔ اور میں ال آباد صبح پہنچنے کی بجائے شام کو یا رات کو پہنچتا۔ ہر قر اس تقریب میں میری شرکت نام لکھ ہوتی۔ اپنے اُب تو میں نہیں گرا تھا تقریر جھوڑنے پر فیسر ڈسٹر آئے تھے جسے دعوت دیتے ہیں بھی ایک اتفاق ہے تھے کہ فیسر در رکو ڈسٹر بردا کو یہی آمد کی خبر ہو گئی۔ فیسرے نوکر نے ان سے تو اُر سے میری آمد کا ذکر کیا ہوتا۔ اور ان کے نوکر نے اپنی مالک سے اس دلخواہ کیا ہے کہ اس دلخواہ کیا ہوتا۔ اور اسی مالک نے اپنے الک سے اس دلخواہ کو نہ دہرا۔ ہر ہنا تو انہیں کیسے پڑھتا کہیں آگیا ہوں۔ اور وہ کہتے ہیں جسے دعوت دیتے آتے۔ ہونا چاہا یا گرین کے لیٹ ہو جانے اور میرے ال آباد شام یا رات کو پہنچنے کی صورت میں راگر کوئی اور اتفاق اور پیش نہ ہوتا۔ پر فیسر در رکو میری آمد کی خبر نہ ہوتی۔ کیونکہ میرے نوکر کی ملاقات ان کے نوکر سے صحیح کوہی تھی۔

مگر میں سارا الزام اتفاقات کر نہیں دیتا جو کھکھ ہواں میں میری غلطیوں کا بھی اتنا ہی دخل ہے۔ جتنا اتفاقات کا، اولیں غلطی جو مجھ سے سرزد ہوتی وہ بھی کہیں لے پر فیسر در رکی دعوت قبول کریں، وہ بارہ بچے

یہ سارے اتفاقات آپ کو اتفاقات کی ایک بھی سی کڑی میں مسلک اظہار میں ہے۔ کیا اُپ اتفاق نہیں کہیں۔ لیکن میں سات سمندر پار امریکہ کی ایک شہرور مددود ٹینور سٹی سے ہو چاہیوں کے ٹکروں میں ہوئے والی بیماریوں پر ڈکٹرین کی دگری لے کر اسی دن اڑ باد پہنچا جس دن شہید ڈسے منایا جا رہا تھا، کہاں امریکہ کا درجہ ایسا ایسا ہزاروں میل کا فاصلہ۔ اور پھر اچانک واپسی سات سال سے امریکہ میں تھا کہ از تک تین سال اور قیام کرنے کا رادہ تھا۔ سوچا تھا کہ لئے ہاتھوں پر نہاروں کی طنزی پر دانپر بھی ڈاکٹریٹ حاصل کریں گراچانک اپنی حکومت کی طرف سے بچھے اتنا چھا آفر ملا کہ دوسری ڈاکٹریٹ کا خیال ترک کرنا پڑا، اور امریکہ بھی دلکش اور دلفیس ڈلک کو چھوڑ کر اپنے اس غلیظ نادار دلپس ماندہ ڈلک کا ترخ کرنا پڑا، فحاشی ہزار روپیہ ماندہ تھا۔ سر کاری مکان، سر کاری کار اور آسامی مستقل، میں ملنے تو اسی وقت فیصلہ کر لیا جس وقت ہمارے سفارت خانہ کے فرست سکریر ہی اس حکومت کا یہ آفر بھی دیا۔ ایکسٹر ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل مسالی بے روزگار ان "کتنا عرب دار عجمہ" اور کتنا عرب دار نام اس بحدے کا۔

مگر یہ خود ری تو نہیں تھا کہ میں اس بحدے کو قبول کرنے اور دلکش امریکہ کو خیر باد کھپٹ کے بعد اسی دن ال آباد پہنچا جس دن شہید ڈسے منایا جا رہا تھا۔ اے بھی آپ اتفاق نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے۔ ہوسکتا تھا کہ دس پسند رہ روز قیل دارہ ہو جاتا۔۔۔۔۔ اور اسی صورت میں مگر پر ہفتہ دس روز فیسا مکر کے شہید ڈسے سے قبل اپنے بحدے کا چارچ لیتے روانہ ہو جاتا۔ یہ بھی

قریب تھا کہ اس بار میں حافظ کی بخش اتفاقی کا ہے۔ لے کر ہیر کو فی الیسی بات کہدیں جو پر دفیسر روز را کی لفڑوں میں مجھے تھی ناقابل معافی تھی۔ اسے کہ اچانک سیرے حادثاً کے نزدیکہ ہیری ٹکڑا ہٹتے میسا تھا دیا۔ اور زمین پر کیوں مجھے خیال آیا کہ شاید در راصحہ ہری پر کاش سکتے کہ ذکر کر رہے ہیں۔

"میں بھی کتنا نالائق ہوں۔ آپ تھیں تو کہتے ہیں۔"

چند نام ایسے ہوتے ہیں جو فسرا مرشیں ہو سکتے۔ آپ ہری پر کاش سکتے کہ ذکر کر رہے ہیں۔ جو۔

پر دفیسر صاحب نے امیدناں کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ میں بھی حیران تھا کہ امر شہید آپ کے کلاس فلیو تھے۔ لیکن ہیری۔ . . . .

"آپ کی حریت بجا ہے" میں نے کوشش کر کے شاخی کا اطمینان کر لئے ہوئے کہا۔

ویسے جہاں تک مجھے یاد ہے مر جوم کو امر شہید کا القبضہ س دلتا تھا تو ہمیں مل تھا صاحب ناک میں یونیورسٹی میں تھا۔

"ہو سکتا ہے" انہوں نے میری بات کو قابل اعتماد کرداستہ ہوئے کہا۔ ہو سکتا ہے۔ بہر حال میں آپ کے کہنا چاہتا تھا اک اجرا رات کو ہمیں حال میں شہید ڈے کے سلسلے میں ایک میٹنگ ہو رہی ہے۔ اگر آپ بھی شرکت کروں تو ہبہ ہو گا۔ میر دفیسر ہے اگر آپ بھی امر شہید پر پہنچ کیں تو اچھا ہو۔ آخر آپ امر شہید کے گھرے دوست تھے۔

"کیوں نہیں۔ کیوں نہیں" میں نے لفڑی پر بھی کہدیا۔ اور راصحہ چل گئے۔

تو یہ میری بھلی طلبی تھی۔ "کیوں نہیں" اس گھبراہٹ کے عالم میں بھرے تھے سے کل گیا تھا جس میں روا صاحب نے مجھے پھنسا دیا تھا۔ میں ہیری پر کاش کو اپنی طرح جانتا تھا مگر صرف ہری پر کاش کی حیثیت سے۔ جب اسکی موت واقع ہوئی تو میں یونیورسٹی میں تھا۔ مگر اس واقع کے پچھے کے اندر رانہ میں نے یونیورسٹی چھوڑ دی تھی۔ اور

کے قریب تشریف لائے تھا۔ مگر ہری پر کاش کا حال تھا کہچو اپنا سنایا۔ دھرادرھر کی باش ہوئیں۔ جن کے دران میں میں ملے اپنی نوکری کا ذکر کیا جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئے اور مجھے مبارک باد دینے لگے۔

رخصت، ہونے سے قبل انہوں نے اچانک کہا۔ "اٹھیں کو تو آپ اپنی طرح جانتے تھے؟"

میں نے پوچھا۔ "کون امر شہید؟"

بُولے۔ "دہری امر شہید۔ اپنی یونیورسٹی کے"

میری بھی میں پھر بھی تھہرہ آیا۔ "میں بھاہیں"

پر دفیسر روز اسکے چھرے کا رنگ بدلا۔ اور میں نے حسوس کیا کہ وہ میری لا علمی کا یہ مطلب لکھا رہے ہیں کہ امر شہید میں سات سال رہ کر بدلا گیا ہوں اور اب اپنے دوستوں کو سمجھانے سے بھی کتراتا ہوں۔ حالانکہ یہ عطا تھا مگر پھر بھی مجھے پیشانی کی ہوئی۔ یہ سوھنہ کو کہ پر دفیسر روانے شاید میرے بارے میں اتنی بڑی راستقامت کر لی۔ میں نے مدد درست پیش کی۔

"بات دراصل یہ ہے روا صاحب کو میر احافظ کچھ کر دہو گیا ہے؟"

میں نے مخوب کھو لائھا۔ پر دفیسر صاحب کی رائے بدلنے کے لئے مگر تجویز اٹا کھلا۔ اور جملنا بھی اٹا بھی تھا کیونکہ میرے جلا کا مطلب یہ ہے۔ میں تک سکتا تھا کہ میں راتی امر شہید میں سات سال رہ کر پیش پر اسلام دوستوں کو سمجھانے سے منکر ہو گیج سچ تو یہ ہے کہ میرا حافظ ذرا بھی کر دہیں ہو اسکا تھا۔ میکن دلت یہ آن پڑی تھی کہ پر دفیسر روا صاحب کو اس کا ذکر کر رہے تھے میں نے اج سے قبل اس کا نام بھی ہمیں سنا تھا۔

روا صاحب نے میرے کمزوری حافظ کے اعتراض کو اعتراف برم سے کم ہیں کر دانا۔

"حافظ کمزور ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ شخصیں جنہوں نے ملک دو قوم کے آزادی کی خاطر اپنی جانبی مانیں لشادیں ان کے نام ہیں بھولتے"

شہر و دیوپنگھی تھی اور ہمال بھچا کچھ بھرا ہوا تھا۔ روز اسکا  
اور یونین سکھنہ سے داروں نے میرا رجروش استقبال کیا  
اور بھگھے ڈالس پر جگہ دی گئی جگہاں یونیورسٹی کے زیادہ تر  
اساندہ تشریف فرمائے۔ میں نے اپنی کریمی بھاجاتے  
پڑھے سچا کا آزادی کے بعد یونین کی فضائل کی بدل گئی ہے  
جن ذکر ہیں یونیورسٹی میں تھاں دلوں شاذ نادر ہی  
اساندہ یونین کی مشکل میں شرکت کیا کرتے تھے  
اس کی وجہ شاید یعنی ان مشکل میں دھواں دھارا اور  
کسی حد تک غیر ذمہ دار تقریریں ہو کرتی تھیں۔ جن کا  
موضع اکثر دینیت آزادی الحیرزی غلامی بستیر گرہ۔  
القلاب اور اسی تھم کے مسائل پر اکرتے تھے چونکہ اپنا  
ملک اس وقت تک آزاد ہیں ہوا تھا۔ اور ہماری یونیورسٹی  
انگریزی حکومت کے زیر بھائی تھی۔ اس لئے اساندہ  
ان مشکل میں شرکت کرنے کے کترائے تھے۔ مگر  
اب زمانہ بدل چکا تھا۔ غیر ملکی حکومت کا خالق ہو چکا تھا  
اور اپنا دیں آزاد تھا۔ اس لئے پر فخر ہیں میں اب دہ  
بھجک اور ڈربیتی نہیں رہا تھا۔ جو انگریز کی غلامی اور اس  
کی حکومت کا اثر تھا۔

میں جب ہال میں داخل ہوا تو ایک صاحب بڑے  
جو شسلے انداز میں تقریر کر رہے تھے۔ محل صورت کو طبقاً جعل  
لکھتے تھے۔ اور روز را صاحب سے لے جو میرے پاس بیٹھے ہوئے  
تھے مجھے بتا یا کہ وہ یونیورسٹی کے بہترین مقررین میں سے  
تھے۔ وہ "امر شہید" کی زندگی اور ان کے بلند قدر دار روزی  
ڈال رہے تھے۔ میں نے روز را صاحب سے پوچھا کہ  
کیا یہ صاحب ہر ہی پر کاش سکسیں لعنى "امر شہید" کو جانتے  
تھے تو انہوں نے کہا شاید نہیں۔ مگر جہاں تک "امر شہید"  
کا تعلق ہے جانتے اور نہ جانتے سے کوئی فرق نہیں پڑتا  
"امر شہید" کی تھیمت سے یونیورسٹی کا ہر طالب علم  
بھوپی دافتہ ہے اور ان کے کارناموں کی دلائل میں  
ہر سال اس ہال میں دہراتی جاتی ہیں۔

روز را صاحب سے لفڑگو کرنے اور ہمال اور ہیں

جب تک میں یونیورسٹی میں رہا مرحوم کو امر شہید کا اعزاز  
نہیں بخشتا گیا تھا۔ مگر پروفیسر در راستے امر شہید سے  
میری خالقی کو کچھ اس حقارت سے محروم کیا تھا کہ میں اپنے  
تھیں تصور دار تصویر کرنے لگا تھا۔ یہ میری خالقی بھی سمجھے  
اس آسانی سے مار جو تصویر دار ہیں بننا چاہیے تھا۔ یہ بھی  
میری خالقی کریں نے بلا سوچے کچھ کیوں نہیں کیا و عددہ  
کڑوں لا۔ حالانکہ جہاں تک بھی یاد پڑتا ہے۔ مگر ہیں  
میں نے روز را صاحب کے جھلک کے اس تکڑے کے جواب  
میں کبھی تھی جس میں بھی یاد دلا یا کیا تھا کہ میں "امر شہید"  
کا گھر ادوسست تھا۔ میکن اس "کیوں نہیں" کا مطلب ہر صفحہ  
الدماغ شخص ہی نکالے گا کہ میں نے روز را صاحب سے  
میٹنگ میں شرکت کرنے اور تقریر کرنے کا وعدہ کیا  
تھا۔

میں مقرر نہ تھا۔ نہ ہوں۔ اور نہ ہو سکتا ہوں۔ بھی  
اپنی ساری زندگی میں صرف ایک بار تقریر کی ہے جب  
میں ساتوں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اور میں لے ایک  
تقریری مقابلے میں شرکت کی تھی۔ اپنے والد صاحب کے  
اڑھا اصرار پر اور اس شرط پر کہ تقریر دہ بھی لکھ کر دیں گے  
اور میں عرف اُسے رہنے کا کام کر دیں گا۔ اس کا بجا کام  
ہوا تھا وہ میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ صرف دوسرا بڑی  
دہراتے کے بعد تقریر کا سراں کھو گیا تھا۔ اور میں جن منٹ  
تک بیوقوفی کی طرح اس سرے کو ڈھونڈ لئی گئی  
کرنے کے بعد روز روڑا تھا۔

پھر حال یہ خالقی ایسی تھی کہ اس کے نتائج سے بچنا  
حسال ہوتا۔ ایک آسان راہ فساد یہ ہو سکتی تھی کہ  
عدہ خلافی کر جاتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا کہ روز را  
صاحب جن کا میں ٹرا لمحاظ کرتا ہوں نہ راض ہو جاتے  
تو ان سے معافی مانگ لیتا۔ اور معاف نہ کرنے تو وہ اپنی  
نیڑا گلی میں خوش رہتے اور میں اپنی وعدہ خلافی میں دہ  
تو نہ ہو تا جو ہوا۔ لہذا یہ ہوئی خالقی تم خاطری۔

جب میں آٹھ بجے کے قریب یونین ہال ہنجا تو میٹنگ

لو ہے کی دیوار سناکھرا تھا اور دسری طرف کیا  
خناد دسری طرف ہے۔ ایک غلام دلیں کی بھتے کر کر  
مگر جا کی تھیہ کا دینے والے نوجوانوں کی ایک لہر جسے پڑی  
ایک ماخی میں ترکا بھٹٹا لئے اور آگے اور آگے اور  
آگے بڑھا رہے تھے اور جب یہ لہر لو ہے کی دیوار کی  
ستکرانی تو ایسا لگا کہ دیوار کے لکڑی مکروہ ہے جو جانی  
ایسا لگا جیسے امر شہید نے لو ہے کی اس دیوار میں ایک  
دو ہیں ہزاروں فرے پرے چھید کر ڈالے ہیں جن میں سے  
وہ لہر ہزاروں دھاروں کا رپ دھار کر جانی ہوتی  
تر پہی ہوتی ہکل جائے گی اور....“

اس باری ہی توجہ مقرر اور تقریر سے بھی تو میری ہی  
نظر سامنہ کا ہاجاڑہ لیتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر ملود  
تھے جو بخوبی دیک کے کوٹ پتلوں میں ملبوس تھے۔ ان میں  
سے کچھ تقریں رہے تھے۔ کچھ ان لڑکوں کی طرف  
دیکھ رہے تھے جن کے بیٹھنے کے لئے ڈانس کے قریب  
(استقلام کیا گیا تھا ان میں سے ایک بولکی عنصرب کی خوبصورت  
تھی)۔ اور کچھ ڈانس پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا جائزہ  
لے رہے تھے۔

تالیوں نے شور نے میری توجہ کو سامنے کی طرف  
سے پڑا دیا۔ ایک نی تقریر شروع ہوئی والی تھی اور  
تنے مقبرہ کا تھا تھا روت کرایا جا رہا تھا۔ تھا روت کے بعد ان  
میں بتایا گیا کہ انہوں نے امر شہید پر ایک کتاب بھی لکھی  
ہے جس کا مطالعہ ہر دنیش بھلکت کے لئے فرم رکا ہے۔  
تنے مقرر نے سارا زور بیان امر شہید کی "لا  
مثال" خصوصت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگھ کرنے پر ہوت  
کیا۔ اور امر شہید کی مختصر مگر "مکمل" زندگی کے بہت  
سے داقعات بیان کئے جن کا تعلق پہن لالپن اور  
جوانی کے ایام سے تھا اور جن میں سے ہر ایک اس ہات  
کا ثبوت تھا کہ "بڑی مشکل سے ہوتا ہے جن میں دیدہ و در  
پیدا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقرر نے امر شہید کی  
زندگی پر کافی ریس رکھی ہے۔ اور ان کی زندگی کے

کا جائزہ لینے کے درمیان اس بخشی تقریر کے کچھ حصے  
بیرے ذہن میں داخل ہوتے رہے۔

"بھائیزادہ دوست" میں پھر کہوں کا کائن بھی ہمارے  
دیش کو "امر شہید" جیسے نذر جیسا اور جان پھاڑ ر  
کرنے والے سپوتوں بحوالوں دیش سیوکوں کی ضرورت  
ہے۔ ان سپوتوں کی ضرورت ہے جو اس ملک کے تمام  
سے ہر کلانک کو اپنے خون سے دھو دیں۔ ان جاہلوں  
کی ضرورت ہے جو دیش دیش کے کوئے کوئے میں نبی  
کا ڈکا پیٹ دیں۔ ان بھاءزوں کی ضرورت ہے۔۔۔"  
اس مقام پر مقرر صاحب صحیح الفاظ دھونٹنے کے  
لئے اور رکھاںشی کا درہ ملگیا جس پر قابو پائے  
کے لئے انہوں نے باقی کا ایک محدود پیا۔ اتنے میں  
میرا ذہن دیوار پر لگی ہوتی نیتاوں کی تصویروں کی  
طریقہ ملگیا۔

پھر جب میں نے تقریر کی طرف دھیان بیان تو مقرر  
مقرر صاحب فرار ہے تھے اور دستور اکتشفی کھنچن  
تھی اور اپنی بدلی سامراج کی ساری شکنی امدادی  
تھی اور اس کے مقابلے پر کون تھا۔ صرف ایک دیش  
سیوک۔ ایک رانپر تاب سنگھ۔ ایک شیواجی۔ ایک  
گرد گوبند سنگھ۔ میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ  
تھے تو بہت سے مگر ان سب کی آنمازوں کا چھوٹ۔ ان کا  
رس امر شہید کے شری میں اتر کا تھا۔ اور اس ایک  
شری نے لو ہے کی دیوار بن گری بیسی سامراج اور اس کے  
پھوؤں کا مقابلہ کیا۔ اور اپنی آنما کا بلیدان دیکھ رہیں  
زکھ میں جھونک دیا۔ دیش کو سوتھن تھے قریب کر دیا۔  
اور آزادی کی ایشا کے گاہوں پر اپنے خون سے کالا بل دیا  
تھوڑے ستو؟

میں روز را صاحب سے کچھ پوچھنے لگا اور جنہیں  
منٹ بعد جب میرا ذہن پھر تقریر کی طرف پھرا تو۔۔۔  
"ایک طرف انگریزی سامراج کی ساری شکنی  
اس کا سارا میں سپاہیوں اور بندوقوں کا را دپھلے

روکی کی طرف اٹھ گئی، جواب بالکل میرے سامنے نہیں۔  
وہ بہت انہماں سے بیری طرف دیکھ رہی تھی، بھیک  
بیچنا احساس ہوا کہ میرا اس جمیع من سب سے خوبصورت  
شخص ہوں۔ میرا سوت ڈیڑھ سوڈا رکا ہے۔ بیری ٹائی  
دس ڈالر کی ہے۔ میں جوان ہوں۔ اور یہ بلاکی طرف  
اس لئے دیکھ رہی ہے کہ مجھے دیکھ کر اس کے دل میں  
چکر ہو سے لگا ہے۔

اس خیال کا آنا تھا کہ میرے حقوق کو خلکی غائب ہو گئی  
اور میں نے تھکنھوتا کر جو بولنا شروع ہیا تو انگریزی  
کے قوس بجلہ لگاتا رہا میرے لمحے سے ایسے تھکل جسے تذوق  
میں سے گوئی تھکی ہے۔ میں بہت خوش ہو اجلا سب کے  
سر صحیح تھے۔ اور اسکو اپنے میں ادا ہوئے تھے۔ میرا سینے  
چھوٹ لئے لگا۔ اور میں نے چار پاچ اور جملے اسی روایت سے  
چھاڑ دیئے۔ مگر اس دفعہ میرے کافلوں میں سامنیں کی  
طرف سے کوئی بھجنہتا ہٹ کی آئی۔ اور نجلتے کیوں ایک  
دم یہ نتیاں آیا۔ بھجنہتا ہٹ نالیندی گی کاظہار ہے۔  
اس کے ساتھ ہی بھجے یخیال بھی آیا کہ ماں کے سامنے  
آئے کے بعد سے اب تک لگاتا رہا میری نظریں اس بلاکی  
حسین بیوی کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

میں نے سچا کر شاید میری بھسکت طالب علموں کو  
پرندہ ہنس آئی۔ اس خیال کا آنا تھا کہ میری تقریر کی روایانی  
غائب ہو گئی۔ اور میں گھر اکراو صراحت دیکھنے لگا۔ لیکن  
پروردیں درا نے آنکے چکد کر آہستہ سے کہا اکڑ کے  
آپ کو انگریزی میں بھیں۔ راستہ بھاشاہی میں ہذا  
چاہتے ہیں۔ میں اور بھر اگلیا۔ اور میں نے اور اصحاب سے  
کہا کہ بھجے تو ہندی ہزیری آئی۔ ماں اور دیں کو شش کر سکتا  
ہوں وہ بولے۔ ”تھیک ہے اور دھمی ہندی کی ہے۔“  
یہ سن کر بھجے کو ناطقہ نہ ہوا۔ اور میں نے ارد دد۔  
یعنی ہندی میں بولنا شروع کیا۔ اور اپنی لفظوں کو تنبیہ  
کر دی کر دے اس بلاکی خوبصورت را کی طرف بار بار نہ  
بھیکھیں۔

مختلف اور اس کے ایسے واقعات کو کھوڑکلا ہے جن سے  
میں بھی واقع نہ تھا۔ حالانکہ امر شہید کا بہت گھبرا  
دوست تھا۔

اس تقریر کے دوران میں کسی نہ تھے میرے  
کاندھے پر باختر تھکر مجھے اپنی طرف میں نہیں تھے  
مگر دیکھا تو جو گند ریال سکر اور باختہ اسے دیکھ کر مجھے  
خوشی ہوئی جو گند ریال اور امر شہید کا ہم جماعت تھا۔ وہ  
کسی تھکنے کو میرے قریب آگیا اور حسرہ پر کے انکاپرے  
دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ وہ اپنے کریکے پر نہ کوئی  
میں تھکر اچھوگیا تھا۔ اور آج تک تھکر جو گند ریالت  
وہیں رہتا تھا۔ اس نے بہت فرشت ڈوڑن پائی۔ اور  
میری اور امر شہید کی تھرڈ ڈریٹ میں کامہابی اسی کے  
سر رہا۔ کیونکہ جب انجان تقریب آئے تھے تو وہ دوستی  
چھوڑ کر سر اسٹاد بن جاتا۔ اور مجھے سال بھر کا کورس  
ایک چھینٹ میں گھوں کر بلائے کن کو شش کرتا۔

جو گند ریکی حسرہ پر کی تھی اور تقریر ختم ہو گئی تھی۔  
اوہ میری باری آگئی۔ وہ راہ صاحب اعلان کر رہے ہے  
کہ اب میں تقریر کروں گا۔ اور سامنیں کوئی بھی بتار ہے  
تھے کہ میں کوئن تھا۔ کہاں تھا۔ کون ہوں۔ کیا ہوں۔  
اور یہ بھی کہ امر شہید سے میرے بڑے گھرے تقلاست  
تھے انہوں نے کہا کہ یہ مہاری بڑی خوش گستی ہے کہ  
اس وقت جیکہ امر شہید ڈے میا چاہا۔ ہے میں لزاد  
میں موجود ہوں۔ اور اس بات پر رضا مند ہو گیا۔ انہوں  
کہ اس حلسوں میں شرکت کر کے حاضرین کو اپنے "زرین  
خیالات" سے صدقیض کروں۔

کسی سے اٹھتے وقت میرے سارے پدن میں  
ایک قسم کا رمشت آگیا۔ اور بھر کے لئے مجھے خیال آیا لکوئی  
بہادر کر کے گھوڑا صی کروں۔ مگر زیاد کرنے کی ہمت در پڑی۔  
اور میں ووقدم چل کر باہک کے سامنے پہنچ گیا۔ میرا اعلان ہوڑ  
رہا تھا۔ میں نے دو تین بار تھوک رکلا۔ مگر جو گند ریال طرف  
دیکھا۔ وہ سکر اور باختہ۔ اور بھر میری نظریں اس بلاکی خوبصورت

سے الکار کر دیتا۔ اور مچھر شرطِ تھی بھی ذرا دلچسپ۔ لہذا مان لی گئی شرط کا ایک پڑا حلول، و مصونی یا اچامزی ہی پرسکتا تھا۔ مگر تم سب کے غوب کی کوئی انتہا اندر بھی جب سکسید بابا پسے گھرے سے نگوٹ کستے ہوئے تھے۔“ سامعین کی خاموشی ٹوٹی۔ مگر دی بھجننا ہٹ۔ میں نے تقریر بجاري رکھی۔ ” مٹھا ہوا سر۔ لمبی چٹیا۔ پن پر مل ملا ہوا درکانی نگوٹ۔“

یک ایک بھے احساس جو اکر بھجننا ہٹ نہیں بلکہ سینت کے فرش پر جوئے رہ گئے کی آواز بھی جو ملند ہوتی جباری تھی بیچھے غدر کیا کہ میں تو ان لوگوں کو اپنے کی نہ دلگی کے ایسے واقعات سنارہا ہوں جوانوں نے آج تک دشمنوں سے اور یہیں کہ جوئے روگوں کا کوئی نہیں۔ میں نے قصرِ محقر کیا اور وہ سزا اقتدار میں کرنے والے یہاں اپنے ایک افراد کے کمرے سے بھی فائی کر لے اگا۔ یہ واقعہ ایک افراد کے کمرے سے بھی صراحتی پر غلط اقتدار کے اور اس کو اس پر غلط اقتدار کے ایک مرتبہ بھی بیویوں تالیروں کے سامنہ خیر مقدم نہیں کیا گیا۔ مگریں یہ سمجھا کہ اس امن اہنگ سے میری تحریر سن رہے ہیں کہ تالیروں اور داد داد کی کنجائی نہیں۔ اور سیری تقریر میں بھی اسی۔

” قیروانی کی بات ہے جنم اشتھنی کی رات کو جہاں کی کیفیت کا پردہ گرام بنایا ہے مائل کے سینے ایک تائش والا رہا کرتا تھا جس کا نام کلو اخدا۔ ہم تو گلستانی کے نام سے پرسول لا اسٹریا شہر چاہا کرتے تھے۔ مک کیا گیا کہ کلو کے تائشگے میں آج رات سارے شہر کا پر لگایا جائے اور جہاں جہاں جہاں کی ہی ہوداں جایا جائے جب سب جانے کے لئے تیار ہو گئے اور کلو اپنا نام گے آیا تو سکسید بابرے جانے سے الکار کر دیا۔ ہم لوگوں نے وجہ بھی تو بولے کہ میں ایک شرط پر جاؤں گا۔ وہ شرط یہ تھی کہ ہم میں سے ہر ایک کے مبنی پر ملتے ہوئے ہیں۔ پیری سب سے بڑی علمی تھی کہونکہ بخوبی و حیرت کا نہیں تینھیں کا ترتیب تھا۔ ایسے فیصلے کا پرو شرم دیا کی فکر کو میلوں پر بھیچھوڑ دے۔ مگر میں وہ دیصرا نہیں کر سکا۔ اور وہ اصحاب سے

چند جملوں میں اپنے سامعین سے شکریہ میں تقریر کر لے کر لئے معافی کا خواستگار ہو کر میں نے اپنے اور امر شہید کے گھرے تھاتھات کا ذکر شروع کیا۔

” ..... قومیت دوں۔ میں اپنے حافظتیہ زور ڈال کر آپ کو سکسید بابو کی زندگی کے چند ایسے واقعات میں اور میں کا جھوکوں تی عالم ہے۔“

میں نے ایت اور امر شہید سے کی تھی۔ مگر تقریر میں جب ذرا دردائی آئی تو امر شہید کی ہمکار خود بخود سکسید بابو نے لئے ہی۔ حالانکو میں ہری پر کاش سکسید کو ذرا امر شہید اور میں سکسید بابو کہا کرتا تھا میرے لئے وہ صرف ہر تی۔ تھے۔

میں اپنے حافظتیہ پر زور ڈال کر واقعات کے متعلق کالتاریا۔ اور انہیں صافرین کے سامنے پیش کرنا رہا۔ اس طرح دس پندرہ منٹ لگ گئے۔ مگر اس دو ران میں ان واقعات کا جو میرے بیان کئے ایک مرتبہ بھی بیویوں تالیروں کے سامنہ خیر مقدم نہیں کیا گیا۔ مگریں یہ سمجھا کہ اس امن اہنگ سے میری تحریر سن رہے ہیں کہ تالیروں اور داد داد کی کنجائی نہیں۔ اور سیری تقریر میں بھی اسی۔

” قیروانی کی بات ہے جنم اشتھنی کی رات کو جہاں کی کیفیت کا پردہ گرام بنایا ہے مائل کے سینے ایک تائش والا رہا کرتا تھا جس کا نام کلو اخدا۔ ہم تو گلستانی کے نام سے پرسول لا اسٹریا شہر چاہا کرتے تھے۔ مک کیا گیا کہ کلو کے تائشگے میں آج رات سارے شہر کا پر لگایا جائے اور جہاں جہاں جہاں کی ہی ہوداں جایا جائے جب سب جانے کے لئے تیار ہو گئے اور کلو اپنا نام گے آیا تو سکسید بابرے جانے سے الکار کر دیا۔ ہم لوگوں نے وجہ بھی تو بولے کہ میں ایک شرط پر جاؤں گا۔ وہ شرط یہ تھی کہ ہم میں سے ہر ایک کے مبنی پر ملتے ہوئے ہیں۔ کوئی شرط تھی۔ کیوں نکل سرداری عضیب کی پریوں تھی۔ مگر یہاں کوئی پیس چو جھوکسکسید بابری حیثیت میدار کی تھی۔ اس لئے اسی کی بہت نہ ہوتی کہ فوراً ان کی شرط ماستے

زندہ باد" سکپیے درپے کوئی نلک شگان نہ رے بلند پڑتے  
سلکر پولیس کے بمراہ تھا۔ اس لئے آجے ہڑھ کر لوگوں سے  
کہا کہ وہ دالپس یونیورسٹی کی حدود میں چل جائیں درست پولیس  
کو گولی چالنے کا حکم دے دیا جائے گا۔ گولی کا فقط اتنا  
تھا کہ رکے بھر گئے۔ اور کوئی ارفالک شگان اندر سے بلند  
ہوئے۔ کارکر نے کچھ بہت کرا طلان کیا۔ وہ دس تک  
چھ علاوہ ادا اگر اس دردان میں لڑکے دالپس نہ ہوئے تو وہ  
گولی چالنے کا حکم دیتے گا۔ ایک دم سنا چھا گیا۔ کلکٹر نے  
گنتی اگتا شروع کی ایک دین بھار پائی، چھ سات، آٹھ  
تو، دس۔ مگر اونکے اپنی جگہ سے پہنچنے نہیں۔ پھر کلکٹر نے  
ایک پولیس آفسر سے پھر کہا۔ درپولیس کی فیرنے سپاہیوں  
کو کوئی حکم دیا جسے سن کر انہوں نے اپنی بندوقوں کو سخالا۔  
پھر اس نے فائر کرنے کا حکم دیا۔ سارے لڑکے زمین پر اپنے  
نیٹ لگتے۔ اور ساقھی بہت یہ گولیوں کے پہنچنے کی آڑ  
آئی۔ فائر پولیس کئے گئے تھے۔ کلکٹر نے ایک بار پھر لوگوں  
سے کہا کہ وہ دالپس چل جائیں درداس بار گولی ان پر  
چلانی جائیے گی۔ مگر رکے ویسے ہی لیٹے رہے۔

"میں اور سکینہ باپرو اس پاریلیٹے ہوئے تھے  
میں لے گردن اٹھا کر دیکھا تو کلکٹر بار پھر اسی پولیس آفسر  
کے کھر کھتے ہوئے پایا۔ میں نے سکینہ باپرو سے کہا کہ کلکٹر  
پولیس آفسر کو گولی چلانے کا حکم دے رہا ہے۔ اور اب  
پولیس آفسر سپاہیوں سے کچھ کہہ رہا ہے۔ اور اب سپاہی  
اپنی بندوقیں سخالا رہے ہیں۔ اور اب وہ اپنی بندوقوں  
کا رخ ہماری طرف....."

یک ایک سکینہ باپرو ٹھہر کھڑے ہوئے۔ میں نے  
کوشش کی کہ ان کو مانگ سے بچو۔ کر گروں مگر انہوں نے  
ایمی مانگ کو اس زر سے جھوٹا کر میرا تھوڑی پھیل کر اس مگر  
گرا جہاں دے لیتے ہوئے تھے۔ مجھے وہ جگہ گلی لگی۔ حالانکہ  
جب تم نیتے تھے تو میں کارہ حصہ بالخل شک تھا میں نے  
گردن ٹھما کر دیکھا۔ سکینہ باپرو کی پیٹھ پولیس کی طرف  
تمھی اور پھر ایک صرف ایک گولی پہنچی آڑا۔ آئی۔ گولی مکری۔

اپنی اصل ختم کر کے میرے کان میں آہست سے کہاں پس اپنی  
تقریبوزیادہ طول نہیں۔ تو میں نے چھ تقریبوزیادہ  
کر دی۔ اور گلا اضاف کر کے امر شہید کی مشہادت کا  
وہ ذات دعہ سیان کرنا شد وع کر دیا جس کا مجھے ذاتی  
علم تھا۔ اور جس پر مجھے اپنی تقریبوزیادہ کرنی تھی۔

سلیمان سے لے لڑا، قارہ کی اسن سحریک کا ذکر کیا جسے  
پیغمبر تھی کے زیادہ تر طالب علموں کو اپنی گرفت میں لے  
لیا تھا۔ اور پھر اس دن کا جس دن وہ جلوس لکھا گیا تھا،  
جس میں اور سکینہ بالوں دلوں شامل تھے۔ یہ جلوس  
اس جلسے کے بعد لکھا گیا تھا جو پہنچنے والیں میں منعقد ہوا  
تھا اور جس میں نہیں تھے اور امر شہید نے شرکت  
کی تھی۔ جلد ختم ہونے کے بعد طے پایا تھا کہ ایک جلوس  
لکھا جائے جو شہری مختلف مڑکوں کا چکر لگانے کے بعد  
کلکٹر کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کرے۔ جلوس جب تھا  
ہاشم کے سامنے گزارا تو میں اور سکینہ باپرو اسی اس  
کے صاف ہوئے۔ جو کہ لوگوں کو کہنے والے تبدیل کرنے میں  
کچھ وقت لگ گیا تھا اس لئے ہم دلوں جلوس کے مجھے  
تھے۔ جلوس جب سامنے کا لج کے لیٹ پر سننا تو اسی جائز  
اور کوئی سلیمان پر فیض راست روک کر کھڑے ہو گئے اور  
مند سماحت کرنے لگے کہ جلوس یونیورسٹی کی حدود سے  
باہر نہ جائے۔ تھوڑی اور کچھ ہوتی رہی لڑکے ہم تھے کہ  
جلوس خود روشنی کی حدود سے باہر جائے۔ لیکن ایک  
میں نے اور سکینہ باپرو جلوس کے کچھ سے لغڑہ لگایا  
"بیٹھی بیٹھی کی جھنکار"

جواب ملا۔ "القلاب زندہ باد"

ہم نے پھر لغڑہ لگایا۔ "بچے بچے کی پکار"

....بس پھر کیا تھا۔ ملک طفان پھٹ پڑا۔ سیالاب  
اگیا۔ وہ اور دالس چانسلر صاحب اور پروفیسر صاحبان  
کو ہمارا راست چھوڑنا پڑا۔ مگر جب ہم مڑک پر آئے تو ہم نے  
ویکھا کہ وہ سری طرف سلیمان پولیس قطار راندھہ کھڑی ہے  
پولیس کو دیکھتے ہی لا کوں کا جوش اور پیٹھ میں گیا اور القلب

لے بھر کے لئے ہاتھ انھیا تو دیکھا کہ اس خوبصورت رنگی کا  
دایاں ہاتھ جس میں اس کی چیل تھی ہو زمین سعلق ہے۔ میں  
لے فوراً آنکھیں بند کر لیں اور دوسرا ٹو ٹو ہی چیل چانچ  
سے پیرے سے بھر پڑی۔

کوئی میں منت بعده جب پرد فیض ردد را صاحب  
جھے سے ہست پر خلوص معانی مانگ رہے تھے تو میں نے  
دیکھا کہ جگندر مکھڑا اسکر رہا ہے۔ اور جب وہ مہارادجہ  
لے چکھے ہاں سے باہر لئے چار ہاتھ اس سے میرے کا ان میں پچ  
پولنے کے بارے میں کچھ کہا جسے میرا چیختی ہیں بھول سکتا  
(سرغات)

کی تیجھی میں لگی اور سکسینہ بالو... . . . .  
ابھی میرا جگہ پورا ہنس ہوا نھما کہ رنگوں نے مائیں  
پر بارش کر دی اور اس وقت تک میری بھر میں کچھ نہ آیا  
جب تک دیکھا کہ ایک ملکا، ایک تھیڑا ادا یک، دھولی، بیک  
جنت میرے سر اور متن پر ہیں پڑا۔ اس بارش کا لشاذ ہیں  
تھا، درد اس اصحاب اور دوسرے پرد فیض روں سے بھی چھپا  
کی بیت کو شمش کی۔ مگر یہ سو، استثنے بہت سے رنگوں  
کے سامنے ان کا کامن ہی تھی۔ آن کی آن میں ڈائیں پر دواز  
تھا، اور بھر پر مکون اور تھیڑوں کی بارش پر رہی تھی، اور  
ایک مرد جب بارش تند سے کم ہوتی اور اپنی آنکھوں پر

### نوازی مان افسروز کتابیں

نماز کے فضائل ۵۰۰ سچے رسول کی تھی تعلیم ڈیڑھ روپیے معلم نماز  
خاصابن نعیم کی نمازیں ۱۲۰ حضرت بلاط ۷۰ حضرت خاطر ۷۰ رسول مقبول کی عالمیں ہم حضرت ابو بکر صدیق ۱۰۰  
حضرت خودی چہرہ سوارو سے۔ ان کتابوں کی مجموعی تیمت ستارہ پیلیک نہ ہوتی ہے ایک لیکن ایک مدد ملکا نہ دلوں سے سوا چھڑ دیتے۔

### روغن فاسفورس

یہ تسلیم ہیں کہ ہر کا ایک نایاب رنگ ہے جو سرستے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے درد،  
نایع تھیا ہو جو جزوں کا درد کر سزا اذلی کے درد سکھنے والوں کا اثر رکھتا ہے پرانے  
دو دلائل پر ہے جو بار ازالکلیف دیتی ہیں ان کو نیست ذالوکر دیتا ہے جن تو لوگوں کے ہاتھوں سرخ ہو جائیں ماروہ کر زور پر جاتے ہیں اسیلے کے  
استعمال سے اگر کوئی شرطیہ آرام ہو جائے کہ درد ڈیوں کو حیرت، الگ طور پر قوت پسخانہ ہے اور پیدا الشی کر زور جو کوں کے لئے اس کا استعمال  
سہیہ زمین نماز ہوا ہے اس تاکہ نے نماز ماروں بالاں ماروں کو کوئی سرے سے نہ لگائی کھٹکی ہے سینکڑوں نفر لفڑی مغلکش موجود ہیں  
قیمت قی شیشی، درد پے چار آئے خوبی، نہیں اور مفت طلب فرمائیں۔ شیخوں کی یونانی ایمانہ مکپنی ۱۹۰ درج اللہ  
اس طریف دلیل عطا سول ایکھست، غدال الخنی کر اذ منجذب دیوینی  
(ہر جگہ ایکھتوں کی ضرورت ہے)

### مفت پچھے

دل کے بڑے بڑے تجربہ کا رقباں حکیموں کا ایک بورڈ ہے۔  
اگر اپ بیمار میں نواپنا پورا حال لکھ کر ان سب حکیموں کے  
مشورے سے تجویز کیا ہو اُنہی مفت لیجئے۔ خاطر پوشیدہ رہیں گا۔  
پھر۔۔۔ سکریٹری طبی بورڈ نوریج دلی علا

# سکھ و مسلم

(شیعہ عثمانی)

حضرت حسن بصریؑ نے لکھا:-

”امیر المؤمنین! امام عادل کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی کمی کے لئے استقامت اگر ابھی کے لئے ہے ایت، منادے کے لئے اصلاح شفعت کے لئے وقت امظکوم کے لئے انصاف اور بے پناہ کے لئے پناہ بنا یا ہے۔“

رعایت کو خوشحال اور فارغ البال بنا شکی طوف ان خوشنمایگی جاتیں افلاطیں اشارہ کیا گی۔

”امیر المؤمنین! امام عادل کی مثال اس لگہ ہان کی کی ہے جو اپنے ریویٹ کے لئے بہترین چالاکہ سلاش کرتا ہے اور اسے ہاتھ خیز جراہ کا ہوں سے باکش کر محفوظ دامون جراہ کاہ میں لاتا ہے (ذیل) سے اس کی تکید اشت کر کے پر درش کرتا ہے تو زیگری کی تکید سے اسے چاہتا ہے۔“

امیر المؤمنین! امام عادل رحدل ہان کی طرح سہیں سے تکلیف برداشت کر کے عمل کا بار اٹھایا ورد و ملٹس کے چومن میں وضع حن کیا، اپنے سینے کے نمون سے اس کی پر درش کی پیٹ کی بیداری سے اسکی ہنریہ والی رہی، کبھی دودھ پلایا جی پھر ایسا کی تکلیف سے مغلوب راست سے خوش رہی، اگرچہ کوئی سین سہبے لونا ہے بھی سکون سے ہے اور اگر اسے بیزداری ہے تو اُسے بھی قرار نہیں لا۔

تیمور ایجاد اعلیٰ کی تکداشت! ان کی امداد واستغفار! ام دقت! لی مسح پورا لش اور فراحت! خیال اشکان رک تھام! ہیں کشیدر خطا اور پاہند قواں! ہم ناظم در بھی سبھے اس کے متعلق شرطیں بانقطعہ رکھتے ہیں۔“

”امیر المؤمنین! امام عادل نے تیموری دو یواخون کا دل اور رنجان

تاریخ کی چشم بیدار نے پیغمبر پاک، اسلام کے اسکندر و مارا اور ہنڑرو اسلام تو ہر ہت دیکھیں لیکن کچھ اپنے فرمائی رہا بھی دیکھیں جن کی بے نفسی، رحم کیشی اور انسان پسندی نے اسے سشندر کر پھوڑا۔ انہی میں کے ایک فرمائی رہا کہاں عمر ان عبدالعزیز تھا، جنکو خلافت پر مغلن ہونے کے پیچے، وہ ایک دنیا دار قسم کے آدمی تھے جس کے بارے میں ایک ممتاز شم کے کردار کا تصور بھی مشکل ہے اسے کیا جا سکتا تھا لیکن جب فرمائی رہی کی مدد پر بیٹھے دکا بایی پلت گئی۔ ایک آہنی خود کے ساتھ انہوں نے پیرو غم انوں کے علم و فتح ان کی عراقی اور سبے لالاں عدل کے تیام کی جدوجہد جباری فرمائی، اور آغاز اپنے ھر ہی سے گیا۔ یہاں ان کی عادلانہ سسرگریوں کی تفصیل میں جسمانی مقصود نہیں ہے بلکہ بصری ٹھاؤہ مفصل مکتوب لفکر کر کا پاٹش نظر ہے ہوا نہوں مفتکر این عہد انہر نے کے تھا کہ جواب میں تحریر فرمایا تھا۔

غاییہ الموصوف، عالیٰ کے فکر اور حمد آخرت کے خون سے بہت روایا کرتے تھے۔ اسی جذبائی مسندت کے عالم میں آپ نے وقت کے ممتاز بزرگ اور عالم بالعین حضرت حسن بصریؑ کو عزیز تھا جس کا معنوں یہ تھا۔

”سلطان اسلام اور امام عادل کے خلاف کیا ہے؟ اپنے سربراہی مسلم کی کون کون سی اور مداری ہے؟ اور اسے کیا ہوتا چاہیے؟“

جو اب آیا درجت متعال ایسا یہ تواریخ کی سعادتی نہ ہے بلکہ عین کی اس شجاعت مدندا حق کوئی کاہیں کی بے شمار شاندار ترکیم نہ فوٹا ہے، اور یہاں ایک نلک شکاف خداوندیہ امیر اسچان کی طرف کیلئے پوسندا اور پیغمبر اعظم و پیر عزیز پرتوں کی بھائی اور اب بخت کاری اپنے بھائی حق کو مشیچہ پیدا کر جو اپنے ایک ستاریہ کیوں ان اوصاف و اعمال کی وجہ سے کی کیا با دشکوہ دامن کر دے، اسماں مال ہونا چاہئے۔

امیر المؤمنین جس مگر میں آپ اسوقت تمام پذیر ہوتا ہے۔ کمزوروں اور رچھو توں کی پر درش کو تابہے اور بڑوں کی اماماد کرتا ہے۔

امیر المؤمنین امام عادل جسمو امت میں ول بیہے جس کی خسابی سے امت کی خرابی اور جس کی اصلاح سے امت کی اصلاح ہوتی ہے۔ صلاح و فضاد کا سرچشمہ سی ہے۔

امیر المؤمنین امام عادل بندوں اور خدا کے درمیان یک رابطہ ہے جو اللہ کی بات ستر کر دسروں کو مشنا تابہے جو خدا کو دیکھو دوسروں کو دھانا تابہے اور جو خدا کی راہ پر چل کر دسروں کو اپر پلا تابہے۔

امیر المؤمنین احمد کی دی ہوئی سلطنت میں اس علام کی

ماضی ہرگز نہ نہ ناجس کے الک نہ اپنی امانت اسے سو سپ دی اپنے خاہی و میال کا آئے گا جو کہ سینوں میں پوشیدہ ہے سامنے لایا جائے گا۔ اس وقت تمام راز ایک ایک کر کے آشکارا ہوں گے۔ اعمال نامہ پھر لے بڑے تمام گناہوں کو ایک ایک کر کے جمع کئے ہو گا انکار کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔

امیر المؤمنین امoot سے پہلے امیدوں اور خواہشات کے تمام راستے منقطع کر لیتے کا موقع ہے۔ اس ہدایت کو غیرت کہھتے۔

امیر المؤمنین احمد اسے معاملات میں ظلم و جہالت کا ذمہ دیتے رکھتے۔ اخسی، ظالموں کی راہ پر نئے چلتے اور دمکزوں پر تکبریں رجباریں کو مسلط کیجئے کیونکہ انکا یہ حال ہے کہ۔

"وَلَوْلَكَ تَهَارِي وَيَنْدَارِي اَوْعَدْتُمْ يَمَانَ کوئی لِحَاظَدَ كریں گے۔"

اگرضا تھا استہ آپ ایسا کروں تو تیجوار ہو گا کہ آپ کے اور ان کے دونوں کے گناہوں کا وجوہ آپ کے ہی سر ہو گا۔ آپ ایسے لوگوں کے وہ کہ مدد ہرگز نہ آئیے جو دنیا کی سرستیوں میں غافل ہیں۔ یہ لوگ آپ کی اخوی زندگی کو ختم کر کے اپنی دنیا دی زندگی تغیر کر سے ہیں۔

امیر المؤمنین امام عادل جسمو امت میں ول بیہے جس کی

خسابی سے امت کی خرابی اور جس کی اصلاح سے امت کی اصلاح ہوتی ہے۔ صلاح و فضاد کا سرچشمہ سی ہے۔

امیر المؤمنین امام عادل بندوں اور خدا کے درمیان یک رابطہ ہے جو اللہ کی بات ستر کر دسروں کو مشنا تابہے جو خدا کو دیکھو دوسروں کو دھانا تابہے اور جو خدا کی راہ پر چل کر دسروں کو اپر پلا تابہے۔

امیر المؤمنین احمد کی دی ہوئی سلطنت میں اس علام کی ماشی ہرگز نہ نہ ناجس کے الک نہ اپنی امانت اسے سو سپ دی اپنے خاہی و میال کا آئے گا مانظہ بنادیا۔ اس کے بعد علام نے اپنے آقا کی امانت ضائع کر دی۔ اس کے اہل دعیاں کو پرا گندہ کر دیا اور اپنے آقا کا سب کچھ بر باد کر کے اس کا خالد ان تباہ کر دیا۔

امیر المؤمنین اتو احش و خہاش کی روک تمام کے لئے اللہ نے تیوہ و حدود نازل فرمائی ہیں تاکہ بہنے اپنے اگر کر قدر افساد کی گرم بازاری ذکر سکیں۔ اگر ان تیوہ و حدود کا تنگ اس اور ان کا نافذ کرنے والا خود ہی ان کی خلاف ورزی کا مرکب ہو تو تھر کیے کام مل سکتا ہے۔ تھا اس اور خونپیاری خدا نے زندگی رکھی ہے کوئی دنار تھری بند پوچھا نہ یکیں قصاص یعنی دالا حاکم وقت ہی الگ قتل کا ارتکاب کرے تو تھر اس کا انجام کیا ہو گا اور نتائج کی ذمہ داری کسپر ہو گی؟

پھر زندگی بند موت، روز حساب کے خوف اور دنیا دی شان و شوکت سے گریز نہیں زندگی سرستیوں میں فائل ہم نشیوں سے ترک تعلق کے متعلق امام بصری تھر فرقہ میں امیر المؤمنین امام عادل کو آخرت سے بے پرواہ ہوتا ہے۔

دہونا چاہتے۔ موت اور اس کے بعد آنیوالے وقت کو یاد کچھے جب کہ کوئی بھی یار و مددگار نہ ہو گا۔ ہاں کی ہر حیثیت یا کوئی بھوگی اور اس کے بعد فزع الحبر کی ہولناکیاں سامنے آئیں گی۔

ہے تو مجھ سے کرنے میں آپ کے لئے کوئی دشواری نہیں اور کاسلام نے جو دہ سو برس قبل عدل و انصاف کی عن قدم دلاد مکرانی کی جن ذمہ دار پیوسے انسان کرو رہا تھا اس کرایا تھا ان کی بلندی کو آج کی مستانقاذ اور بے روح القبار عدل چھوڑ گئیں۔ سکتیں۔

**کتاب الوسیلہ** شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی ایک ذہن درست عربی تصنیف اور دلبلاس میں فرماتا ہے جس کی حکومت کا حکم قسم آن سے دیا ہے وہ کیا ہے؟ اس کا شانی و کافی جواب بہترین لاکر کے ساتھ اس گرامی کتاب میں دیا گیا ہے۔ شرک و بدعت کی تبیخ کی اور دستت کی تائید۔ مجلہ نور و پیے۔

**ابن ماجہ اور علم حدیث** ایامِ باجہ معاجم ستہ کی دریچ کتاب ہے۔ اس کے جامع ابن ماجہ بڑے پائے کے حدیث گز رسمی ہیں ان کی تفصیلی سوانح کے ساتھ اس کتاب میں تدوین حدیث کی مفصل تاریخ اور ان جاں فشاںیوں کی دو دو اپنیں کی جویں ہے جو حدیث نے جمیع حدیث کے سلسلہ میں کیں۔ کثیر معلومات کا خزاد۔ قیمت مجلہ آٹھ روپے۔

**محمد الف ثانی** امام ربانی حضرت محمد الغفرانی میں متعلق بہترین محققانہ اور سیر مواصل مقالات کا بہیں بہا جو موہ۔ اس کتاب کا ش پڑھنا اپنی زریں تاریخ کے ایک اہم ترین باب سے ڈاپ رہتا ہے جو پہت بڑی محرومی ہے۔ مجلہ چار روپے۔

**رسول اللہ کے ارشادات و خطبات** سیرت طہیہ اور حضورت کے ارشادات اور حضورت کے ارشادات و تعلیمات

کا خلاصہ۔ احادیث کی ایمان افزوت قشر بحکایت۔ مجلہ ٹھانی روپے۔

مکتبہ جگی دیوبند۔ یو۔ پی۔

امیر المؤمنین امام عادل کی ذاتی زندگی سراسر ہے مایہ ہے آپ اپنی ذات و طاقت کا اندازہ آجی شان و شوکت سے دلگا ہے بلکہ خود کیجئے کل آپ کی طاقت کتنی ہو گی جبکہ آپ صوت کے بال میں ہوں گے۔ لالا کن انبیاء، مسلمین گرد اگر جمع ہوئے اور آپ خدا نے قیاد و جیار کے سامنے کھڑے ہوں گے وہ نہیں الوجہ (الجی) القیوم اور تمام ہجرے خدا ہی و قیوم کے سامنے ڈلت کیسا تھے جبکہ ہر نے ہونے اور پھر امام وقت حضرت حسن بصری کے اپنے مشلق انجصاری اور غلوص سے بھر پوری الفاظ۔

”امیر المؤمنین اجھے اعتزان ہے کہ وعظ و صیحت میں نہ ارباب دین و انس کے مرتب کو نہیں بینچے کہ مگر اس کے باوجود میں نے آپ پیغامت کرنے میں کسر نہیں انعام کی اور کوشش کی ہے کہ دین میں کی پی روشی میں امام عادل کے اوصاف و فرائض کو بیان کر دوں۔

آخری نیحہ! آپ یہ سے خط کو اس درست کا خط سمجھ جو آپ کا معاجم سے اسجا آپ کی ہی محدث کے لئے تلخ و نامر نوب و دلائل استعمال کرتا ہے کیونکہ آسے لیفیں ہے کہ آپ کی اخراجی محدث و معاہدت کے لئے یہی لمحہ مفید ہے۔

السلام علیک یا امیر المؤمنین درجۃ الشرف برکاتہ اس خط کو دیکھئے اور تاریخ کی گلزاری میں بھے ہوئے شاہانہ علیشم کے محبوب پر ان کے اعمال و کردار اسکے پس منظر میں لظر دلکش چلنے۔ پھر وہ عالمز کے الوان مرمر میں تشریف لے آئیے۔ کہا جاتا ہے کہ ار لقا کے غیر مقطع علی سے انسان کو علم و فضل کے لذکر ہنگام پر سخا دیا ہے اور جمہورت ”کے قدس نام“ سے عدل و انصاف کی وہ زرائی قدر میں انسانی معاشرے میں نافذ کر دی گئی ہیں جن کا تصور بھی اپنی کا انسان نہیں کر سکتا تھا۔ اس خوشخبری کے مقابل اسلامی تصور انصاف پر مشتمل ہے خط آپ کو سرا با عبرت و عظمت لکھا رہے ہیں اور اگر آپ کے تدبیب و نظر کو کھو کر پر دیگنڈ دل نئے ناس میں کرو دیا

# ایک نعم گزارش

کیا آپ جانتے ہیں کہ "امام بخاری رحمہ نے حباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر خواب میں دیکھا کہ میں آپ کی بارگاہ انہیں میں حاضر ہوں، سیرے نامنہ میں ایک سمجھا ہے جس سے جو آپ کے اور پسر سے سمجھیں کو چھاڑتا ہوں۔" معتبرین نے تفسیر ہی کہ رسول اللہ کی طرف جو جھوٹی حدائق کو مسح کیا جاتا ہے امام بخاری رحمہ ان کو جدا کرے گے۔ اس خوب نے امام بخاری رحہ کو بخاری شریف کی تالیف پر کمکتہ کر دیا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ امام بخاری رحہ نے بخاری شریف کو مسجد حرام (بیت اللہ شریف) میں تالیف کیا اور کوئی حدیث الحجۃ من الحجۃ (حجۃ، شریف) میں اُس وقت تک داخل نہیں کی جب تک درکوتہ نماز پڑھ کر استغفار کر کے اپنے قلب کو مطہر نہیں کر لی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کتاب بیری نجاست کا ذریعہ اور تجسس ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ امام بخاری نے بخاری مشتریف کو تین مرتبہ نام بھی کیا اور سو لمحے میں کو پڑھ جایا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ صحیح بخاری میں دس ہزار عدد شیوهں میں جو توجہ لا کر حدیثوں میں سے اختلاف کیا گیا ہے۔ ایک سو سال تک کتب میں اور تین ہزار چار سو باب میں بہت سے مقتدر بہادر اسلف کا فصلہ ہے کہ قرآن مجید کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ صحیح کتاب بخاری شریف ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بخاری مشتریف ہمارا ایک ایسا مقدس و محجوب سرایا ہے کہ جس سے مستحب نہ ہر ناہماری طریقے پر نصیبی ہے اور جس سے روزانی کرنا ایک عظیم انسان سعادت سے وار ہاتا ہے۔

ماہناصرہ اسلامی دنیا دیوبند نے فصلہ کیا ہے کہ وہ ہر سال (ٹڑپے سائز کے) تین صفحات اس مقدس کتاب کے اردو ترجمہ کے جواہر کی خدمت میں پیش کرے گا اور ساتھ یہ مسئلہ علماء محمد شیعین کی تقدیری سے اخذ کر کے آسان تفہیم بھی پیش کرنے کی کوشش کر لے گا۔ امام حناب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس اہم دینی خدمت میں حناب ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں اور عاکریں کہ اس اہم دینی خدمت کے سلسلہ میں گئیں جن مالی دشواریوں اتنا تاریخی تجھیگیوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، رب المعزز اپنے فضل و کرم سے ان کو درغیرہ کیمیں بہت و استقارت عطا فرمائے۔ یہیں خدا کے فضل و کرم سے یہ تعمیل کا حل ہے کہ یہ دینی خدمت انشا اللہ ہمارے اور آپ کے لئے وجب خیر و برکت اپنا بھائیت بنا پوچھیں اسلامی دنیا کا پہلا شمارہ ماہ جون ۱۹۷۴ء کے پہنچتے ہیں پھر کیا جا رہا ہے جس میں امام صاحب کے احوال مختصر اشارج کے جامیں ہیں ترجیح کے علاوہ اسلامی دنیا میں ہر بارہ امام، دیکھیں اور ضمید ترین علیٰ: ادبی سنتاں بھی خالج کے ہائیں گے۔ ماہ جون میں شائع ہونے والے مصایب کا مختصر خاکہ ملاحظہ فرمائیں: ارشادات حکم المانت رہ واپس تعلق عنوان، لطائف علمیہ اذان اپنی جزوی وجہ متعلق عنوان، ایک بڑھیا کارکالمہ جو ہر بارہ کا جواب آیات قرآنیہ سے دیتی تھی۔ حجاج کے دربار میں ایک قیدی ایک تابی کا عمل کے جانے سے پہلے عمرت ایگز رکارڈ۔ خندقِ محل (متصل عنوان) بعض خود پر دیکھ بھرو اقسام مریا۔ نام غزالی رج کے لیکن اصلاحی پضرون کا ترجمہ۔ حدیث کی تعریف، اہمیت و صورت اور تدوین (وزن حناب میں احمد صدری)، عجزت اور مرد کا غسیلی مطالعہ۔ کیا عمرت ایک سحر ہے جس کو کوئی نہیں بھوکھ سکتا اور مدد ایک ایک بھوکھی ہر ہی کتاب ہے جبکہ عورتیں یا کن نظریں آسامی سے پڑھ سکتی ہیں؟ (ایک دوسرے طور پر خاتون کا مقابلہ، لرنے میں کوئی کسر نہ رکھیں گے۔ جن حضرات کو ہمارے میان کی صفات میں شبہ ہو رہ نہ رہ مفت طلب فرمائے گے۔

پاکستانی اصحاب مسند صدیقیں پرچزہ ارسال فرمائکر رسیدنی آئندہ بیان بھیج دیں : -  
نور محمد۔ کارخانہ تجارت کتب۔ آرام پاٹھ۔ فریر روڈ۔ کراچی ۔

# ایک خط اور جواب خط

یہ ایک بدچسب خط اور اس کا جواب ہے خط "سے است" میں شائع ہوا تھا، اگر یہ حسیب حسن نے جو اب بھی "سے است" ہی کو صحیح تھا لیکن یہ شائع نہیں کیا گیا اسکے انہوں نے جعلی کوار سال فرمایا اپنی مخصوص نوعیت کے لحاظ سے اس کی اشاعت اخبار ہی میں نہ رکھی بلکن صرف اس بنیاد پر اسے جعلی میں شائع کرنا اگر اس کی گلی ہے کہ اس کا خاص اس قلع قرآن سے ہے جو شیعہ عترت سے دیکھئے کہ قرآن کو اپنے معاہد و معاہدات کا حکلنا بنا لئے ہیں ہمارے بعض بھائی کس قدر بے شکل کافی ہو چکے ہیں یہ وہ کہاں ہے جس کے ایک ایک بفظی کی تفسیر کے لئے ہمارے اسلام ارشاد ارت  
رسانہ فرمودا میں "عابہ اور رواں" میں کریلاش و بھیتیں میں دن رات ایک کر میتے تھے اور پھر بھی طبیعت کے ساتھ یہ دلوی کریتے تو نہ کر فلاح آئت کا حقیقتی قلم نہ داکر دیا میراث و نہ طلب سے کہ قرآن کی زبان نکل سے نادائقت احادیث سے بے خبر، تفاسیر مختلف سے بے پیر و اولیم دن سے ماری لوک احتساب آخرت کے اندر یہی سے بے خوف ہو کر اپنے طبع اور خیالات، دعاؤی کی تائید ہیزیں آیت کو جا ہے لام امل بخیج لائے ہیں اور کوئی بھی جوان کے ٹھنڈے میں لگام دے۔ اب مراسل نگار بھی کوڈ بیکھٹے کہ کپڑا بخشنے والوں کے اختیار کردہ ناموں "مومن" اور "انصار" کی تائید تھیں یہیں میں قرآن اٹھا لائے۔ اور بھائی بازمقررین کی طرح ثابت کرنا شروع کر دیا گیں یہ نام تو الشاد اور سوال نے دیئے ہیں اس بخیجتی پر کوئی اعتراض نہیں کر لفظ "جولا" سُنکرست کے کیا ہے اور یہ ہندوؤں میں بخیج برادری کے لئے استعمال ہوتا تھا، ہماری میں جنم لئے کہ اس خطاب سے اگر پارچے، افول کو لکھیت ہوتی ہے تو اسے ترک کر دیا جائے اور پارا یہ بھی ایمان ہے کہ کوئی بھی جائز پیش عن الشدیاعیت ذلت ہیں ہے حقیقی کا ایک ایمان ارجویت گا شفته دالے کرہم اس سے بے ایمان جزوی مرتضیت سے کہیں بہتر بیکھٹے ہیں جو اعلیٰ درجہ کا سرٹ پہنچانی اپنی عالی شان دکان پر مشتما ہے۔ لیکن پارچے بافون کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ ان کے اختیار کردہ دونوں ہی نام ایسے ہیں کہ بعض سلامانوں کا ان سے متصل اور بد منہ ہونا قادری ہی سے۔ "مومن" ہر عالم پر ایمان کو بیکھتے ہیں۔ یہ گروہوں طبقوں اور پیشوں کی ترجیحی نہیں کرتا بلکہ ایک غاص عقیدتے اور تصویر حیات کا اعلاء میں ہے۔ کوئی خاص گروہ اگر اپنے پیشے کے دائرے میں اسے محدود کرنے کی کوش کرے گا تو جذباتی قسم کے سلامانوں کو بد منہ ہونا ہی چاہئے۔ "انصار" ایک خاص گروہ کا لقب ہے جس نے صدر اول میں خدا کے دین اور پھر میں خاص اخلاقی مدد کی تھی۔ اس نقیبا کی سلامانوں کی لگاہ میں بڑی عظمت ہے، یہ نہایت بیش بہار فخری کا امین ہے، اس کی پیشانی پر تاریخ کا مقدس پر نظر رکنے کے ہر فریں میں ثابت ہے، کوئی ایسا گردہ جسے موجودہ معاشرے میں پس ماندہ خیال کیا جاتا ہو اگر اس مقدوس لقب کو اپنا طراہ امتیاز بنانے تو بعض سلامانوں کا یہ سوچنا غیر قطعی نہ ہو گا کہ اس پاکیزہ لقب کی مٹی پیدی کردی گئی ہے۔

لئے چکانے پن کے ہوا کیا ہیں کہ مراسل نگار پارچہ بافون کا اعلیٰ جو پڑھرت ابوالوب انصاری سے لگا کر اپنے پچھے انصاری پوئے کا جواز دکھلا رہے ہیں، لکن ذہنوں کے سواہ بخشن اس طفاذ منطق پرہنس دے گا، اس کا قومطلب

جس کے پر اپنی شروع کردیں تو انہی ایک دو شخصوں بود میر امجد سید الانصب حضرت ابوہ العمارؑ کے جا  
ملیگا یا الاحبوب۔ انھیں سمجھنا چاہئے کہ حضور علی بن ابی طالبؑ نے حضرت ابوہ العمارؑ کو ”سید الانصار“ اس سے نہیں کہا تھا بلکہ  
وہ کہا رہتا تھا۔ اور یہی سمجھنا چاہئے کہ انصاریوں میں لا جزا نہ در پیشہ لسان اور صنعت برفت کے دو پیارے رکھنے<sup>۱</sup>  
وابے سمجھی شامل تھے۔ انصاریت کا شربرا بتعلق کسی پیشے یا درستگار سے نہیں رہا بلکہ وہ تو ان خصوصی خدمات سے متعلق  
تمی یو اصحاب مدینہ نے آئانش سے ایک نازک ترین مرحلے میں انجام دی تھیں۔

فی جو حاصل ہے اور اس سنتیت دست ریں رکھیں۔ ایک ذلی نقشی کی مدد لیکر قرآن سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ بھی بعض ہوائی ہے۔ فرض کیجئے ایک بھی کسی موافق پڑھنے والوں کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے یہ سیرے دوست ہیں۔ الفاق کے یہ آدمی حصیتی کرتے تھے اب کیا آپ س خوف کو پہنچنے کیسے گئے جو دنیا کے ہر کاشتکار کو "ذین کاد دست" کہا کر لے رہے اور دلیل یہ دستے کرنی نہیں آہیں کو اپنے دوست کا تھارہ کا شترکار ہی کھے! — تھیک ایسا ہی استدلال مراسلہ آگاہ رکا ہے۔ پوری تلقید تو داکٹر سید صدیق احمد نے کرو ہے۔ ہم عرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ مسلمان بھائیوں کو قرآن دست کے باہمے میں سمجھی اور غیرہ مددوارانہ خوش قلبیاں کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو مزید برداشتیں کرنا چاہتے۔ دیسے پارچیاں حضرات خوب جان لئیں کہ صدائیں ان کی جو بھی تیزیت ہے اسے غصہ تو بصورت ناموس سے بھیں بدل جاسکتا۔ مفرز ہونے کے لئے مزدوروں ہے کہ وہ اپنی حالت میں مفتی تبدیلیوں کی سعی کریں۔ اپنے کردار و اعمال کو اسلام کے ساتھی میں ڈھالیں۔ اپنی اولاد کو تخلیق کرائیں اپنے رہن سہن کو اسلامی طہارت، صفائی اور پکشش سادگی کی سطح پر لاگیں۔ اپنی اُن خاصیوں کو درکرنے کی جگہ دکریں جن کے ہوتے ہوئے موجودہ سماج انھیں کمی بلند تر ہیں دے سکتا اور بھر رکھیں کو خوشنام ناموس سے بغیر ہی وہ کس طرح مفرز رہا بلکہ حیثیت مہ جاستے ہیں۔ پیش کرنی ذلیل و حقیر ہیں ہے۔ ذلیل و حقیر وہ خصوصیات ہیں جو جہالت افلاس بری محبت اور اپنے ماحول کے قدریم عوامل نے بعض پیشوں کو اسلام بعد شہل در شہیں رہی ہیں۔ ان لائق اعزاز اور خصوصیات کو درج کیجئے جب یہ سچے بھی ناقابل اعزاز نہ جایاں گے۔ (عامر عثمانی)

بیں جو بھی جگہ پر چشم اور آنے والیاں کے ہیں اور یہ لفظ ادا دو سے ملکب ہے۔

بہم خود کو موسن والہا راصطراً معاہدہ نہیں بلکہ حقیقتاً استعمال  
کرنے پر بکیر تک خصوصیت سے قرآن کا عطا کردہ خطبہ ہے۔  
جیسا کہ سورہ شواہین آدم نامی حضرت نوح کے جواب میں کفاران  
کا قول یہ تھا کہ (ہم تم پر کیسے ایمان لائیں تھیں) مجھے توحید نہیں تو گئیں (ا)  
حضرت مجاہد ابن جریر غزہ دی کی حدیث و مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت  
نوح عليه السلام پر سب سے پہلے پارچہ بات ایمان لائے تھے اور  
ان ہی کو مشترکین نے ردیل کیا تھا جس سے جواب میں حضرت نوحؐ<sup>ع</sup>  
نے فرمایا کہ (ان موسمنوں یعنی پارچے باfon کو میں علیحدہ کرنے  
والا نہیں) اور اللہ تبارک ول تعالیٰ نے مجھی حضرت نوح کو یہی  
حکم دیا کہ (موسمن یعنی پارچے باfon کو اپنے سے علیحدہ مت کرنا)

مومن انصار پر باری کو جلا ہے کہتا امانت سنبھلیں ہو  
خط شائع شد و زمانہ میاست جدید کا پور۔ میر پڑھ اجھری (مختصر)  
میری توجہ ۲۹ دسمبر کے پانچ سویں سال میں شدہ ایک بیان  
کی جانب مبذول کرانی گئی ہے جسیں مومن انصار کی مینگ کی باہت  
تفقید کرتے ہوئے موسمن اور انصار پر باری کو مسلمان جلا ہے اور  
مسلم پارچہ بان کہا گیا ہے میں ہرگز اس بات پر اعتناء نہ کرتا بلکہ میں یہ  
بناجاہتا ہوں کہ مسلمانوں میں کبھی کوئی جلا جانا یا قوم تھیہ نہ آئندہ  
کبھی ہو سکتی ہے۔ یعنطاب تو بعض کرم فرمادیں کام عطا کر دے تھوڑے ہے  
جو اپنے بھائیوں کی تحریر کرنے کے لئے استعمال فرمایا ہے میرا ہے۔  
مولوم ہوں اچاہئے کو اقتدار لاں سنکرست رہاں کا الغظہ ہے  
جو ہندو چانسیوں میں اس طبق باروی کیلئے ابطول تحریر استعمال ہوتا  
ہے جوکہ دوستیں یا رشیوں نے ساری پیغامی یہ دعا دی گئی کوئی حکم منع کر

ڈاکٹر صاحب کا پیر فرمائا کہ "مسلمانوں میں دلکھی جواہر نام  
نام تو مخفی رہا مسندہ کمی ہو سکتی ہے" ایسا ہی ہے جیسے دہی  
فرمادیئے کہ آنکھ تباہی کوئی سیارہ آسمان پر نہ کمی تھا انہوں  
کمی ہو سکتا ہے۔ معرفت کو غایب یا معلوم ہون ہے کہ زمانہ  
حال کے ظرف کے مطابق تو خود مسلمان ہی نام کی کوئی "قوم"  
ہندستان میں اپنا وجود ہنسی رکھتی ہے۔

حضرت مجاہد بن جبیر کا یہ قول کہ حضرت نوح عليه السلام پر سب  
سے بیٹھ پاچ بات ایمان لائے تھے مگن ہے کہ مجھ ہو لیکن اس سے  
یہ کیوں کوئی بات ہو کہ حضرت نوح پر ایمان لائے مارف  
پارچہ بات ہی تھے؟ اگر ایک حدیث و مفسری کا قول جنت بن  
سکھتا ہے تو میں حضرت مولانا شیراحمد صاحب مسلمانی علیٰ تحریر  
کردہ مشہور راز تفسیر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں پھر تجھے معرفت  
تقریب آن کریم کے صفحہ ۲۹ پر سورہ ہود کے تفسیری نوٹ عد  
میں لفظ "اراذ لانا" بمعنی پیغام کی تشریح فرماتے ہوئے کفار  
کے الفاظ کا حاصل ہوں تھیں فرماتے ہیں: "بھلاں ہچھوں اور  
نجاموں کا تابع ہو جانا آپ کے لئے کیا موجود فعل و شرف  
ہو سکتا ہے؟"

مراسلنگار کے طرز استدلال کے مطابق اس کا یہ مطلب ہو گو  
کہ کفار نے سوچیوں اور جاموں کو زدیل کہا تھا کہ جو لا ہوں کو اسی  
طرح حضرت نوح کا فرمائا کہ "میں ان معرفتوں کو علمدہ کرنے  
والا نہیں" اس میں مجھی لفظ موسیٰ دیگر پیشہ وروں کے ساتھ جاموں  
اور جاموں پر مجھی بھی طور پر کوئی در مراسلنگار صاحب یہ بتائیں  
کہ اگر لفظ "موسیٰ" سے حضرت نوحؑ کی مراد حضرت پارچہ باfon  
سے تھی تو آپ نے دیگر پیشہ وروگوں کے لئے کوئی لفظ استعمال  
فخر رہا تھا؟ اسی مسلسلہ میں مولانا عاییہ الرحمن کی تفسیر میں ملکہ  
پر سورہ شعرا کا تفسیری نوٹ عد ملاحظہ فرمایا جائے جہاں حضرت  
نوحؑ کے جواب میں آئے ہوئے لفظ موسیٰ کی تشریح کیا گزیں  
ایمانداروں سے کی گئی ہے۔ مراسلنگار سے فقرہ "ان معرفتوں  
یعنی پارچہ واموں کو میں علمدہ کرنے والا نہیں" میں یعنی پارچہ  
باfon کے الفاظ اپنی طرف سے لگا کہ حضرت نوحؑ کے مشاء  
و مددوں کو ہمایت شرمناک طور پر سچ کیا ہے اور کیوں دیدہ

چنانچہ اسی خطاب کی بنابری یہ اپنے کو موسیٰ کہتے ہیں ورنہ یوں تو  
اس لفظ میں ہر وہ شخص جو اسرار سو یوں فرشتوں آسامی کتابوں  
اوہ حشرہ و شرود تھے پر ایمان رکھتا ہے داخل ہے۔ اسی طرح عام  
طور پر انصارِ مسیح اہل حدیث کو کہا گیا ہے جو محسوس تھے اسلام کی ایمت  
فسد مالا ہے میکن چونکہ ہمارے ہمروز اعلیٰ جناب حضرت....  
الحاکیوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خصوصیت کے سرکار ابد قرار سے  
علیٰ یہ علم نے سید الانصار کا خطاب محبت فرمایا ہے۔ فیض پڑھ  
و ذہنی تصفیت رکھنے کے سبب مجھی اس اعلیٰ خطاب میں ہم خود کو  
انصار کہتے ہیں ذکر اصطلاحاً۔

اس بات کو نیاز مند نے چشم بھیرت نامی کتاب میں یہ  
لکھا ہے۔ اگر مذوقت ہر تو دفتر سی موسیٰ کافرنس رسی بیان گھوڑا  
سے طلب فرمائیں۔ مبلغ پاچ چھر دیے میں میں کتابوں کے علاوہ  
پانچ کتابیں حزیر بطور تخفیف دی جاتی ہیں (ڈاکٹر نسخہ میں رسماز  
انڈر انفسی عینکی موسیٰ کافرنس دفتر عدالت محلہ رسماز  
بیان گھوڑا۔

## جواب

مورخ ۱۴ جنوری ۱۹۷۶ء:-

مکری جناب ایڈیٹر صاحب

اسلام علیکم

اخبار میارت چدید یا ہست ایڈیٹری افسٹر زریعنی  
مراسلات ڈاکٹر نسخہ میاں ما جب کا مراسلہ نظر سے لگدی تھیں  
موسوفت نے پارچہ باfon کیلئے لفظ موسیٰ دالہار استعمال کئے  
جانیکی وکالت فرمائی ہے۔ چوکھرالم الخوبت کے نزدیک اس  
نگار لے قرآن کریم اور حضرت نوحؑ اعلیٰ شینا علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کے استخراوی کو شفیش کی ہے اس لئے یہ چون سلطور اپنا ایک  
درجنی فریضہ سمجھتے ہوئے لکھ رہا ہوں اور اسید کرتا ہوں کہ آپ  
اپنے موقرر ذر نامہ میں اس کے لئے مجھی تھوڑی کی جگہ ضرور  
لکھائیں گے۔ پارچہ بات حضرات اگر لفظ "جو لا ہے" نامہ کیسے  
ہی تو اسے لئے جو لفظ خوبصورت تھیں اغتیار کریں لیکن قرآن  
کریم کے مشحون کرنے اور اسیا بلطفہ اسلام کی ذات مقدس پر اتنا  
کا یہ کا اختیار ہرگز امکیں حاصل نہیں ہے۔

کا وظیفہ ہے جو بعض ہے۔ وجاہتوں کے لئے استعمال ہوتا تھا جو تنی سمجھی جاتی تھیں۔ موصوف کو حضرت ابوالیوب رضیٰ کے سید الائمه ہوئے کا لامحاص سبہ ارادت یعنی پڑتا گردد وہم کے انتا اور سمجھی یعنی کہ ان جاہتوں کا پشتہ شایع پارچہ اپنی رواہ ہو گا اور اپنی بسند و جاہتوں جب تک مجھے جانتے کی قباختوں کو عاجز آگئی ہوں گی اور سلام سلطانین کے ہمراہ حکومت میں اسلام اپنے کریما ہو گا تو اس تبدیلی مذہب کے باوجود دروسوں نے ان کو جو لاہا کہنا ز چھوڑا ہو گا۔ اس طبقہ میں سے جو لوگ قبول اسلام کی نعمت سے محروم رہ گئے ہوں، مگر ان کی اولاد دو اولاد آج بھی دیہاتوں میں پارچہ باقی کرتی نظر رکی ہے اور ان کا جو ایش

(۱) ابتدے وہ ظاہر ہے زمانہ سابق میں پارچہ باقی کے پیشے کا حیرت سمجھا جانا اس سے بھی ثابت ہے کہ حضرت فرجؓ کے وقت میں بھی اکفار نے دیگر پیشہ دروس کے ساتھ پڑا اپنے کو بھی نہ لیل کیا تھا ایسا کہ جناب کا پہاڑ بن جس کے قبول سے واضح ہوتا ہے۔ والاثر اعلم بالصواب۔ اس مراحلہ کارکرکی جدیت طبع کا یہ کمال قابلِ درد ہے کہ انہوں نے "سید الائمه" کے خاص ذاتی خطاب کو ملی قرار دیکر تمام پارچہ بافوں کو ایسے حصہ باشنتے کی خاتمت فراہمی کے۔ اس کے بعد حضرت یہی کسر را تی کے کہ کسی دن بیانگ دہل یہ اعلان کر دیا جائے کہ سورہ مون نفقط پارچہ بافوں کی شان میں بازیں ہوئی ہے العیا ذیا اللہ۔ وفاکر سید حبیب حمد۔ بیرون مطلع علی گڑھ۔

**سید احمد سید** [مولانا غلام رسول ہرکی شپورزادہ کتاب شرح مجاہد کیرم حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات اور ان کی فہم تحریکیں جہاں پر اس سے بہتر مفصل اور مستند کوئی کتاب نہیں۔ جلد اول و دو میں کی جملہ ساڑھے بارہ در پی رسمیات تقریباً ساڑھے اوسوا

**جماعت مجاہدین** [سید احمد شہیدؒ کی کمسنڈ کی جماعت کے تعلیمی حالات اور ان کے رفتاء کے ساتھ میں میان پہنچے ہیں۔ جلد ساڑھے چھوڑ رہے۔ کلمہ شکلی دلو مند۔ یوسفی

دیبری حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ مراسلہ گارنے فرائی پہنچیں کہ آجے چل کر لکھا ہے کہ "الشترارک" دفعائی کے بھی حضرت فرجؓ کو یہی حکم دیکر "میمن یعنی پارچہ بافوں کو اپنے کو علمیہ مدت کرنا" کیا مراسلہ گار کا مگان ہے یہ کہ نخود بالاشد مراد این دی یعنی کہ حضرت فرجؓ تھوڑی صیت سے پارچہ بافوں کو اپنے ساتھ لے گائے رہیں خواہ درس سے پیشہ دروس کو اپنے سے علیحدہ کر دیں اکیا موصوف علمائے سلف میں سے کسی کو امام بتا سکتے ہیں جس نے ایک احکام کیا مٹو کہ حضرت فرجؓ نے متعلق تصریحیں بیانات میں لفظ میں ایک خاص پیشہ رکھنے والے طبقے کے لئے آیا ہے اور یقینی سارے قرآن میں جہاں جہاں یہ لفظ موجود ہے دہاں مراد و نشاء اس سے مختلف ہے۔

اور آگے چلئے۔ لفظ انصار کے سخت بونکھر پر قلم فرمایا گیا ہے افسوس کہ تاریخ اس کی تائید نہیں کر سکی۔ اس حدیہ سوال سے فلسفہ لفظ کہ ہندوستان کے پارچہ باغان را تھی سیدنا حضرت ابوالیوب انصاریؓ سے سلیقی قرابت رکھتے ہیں یا نہیں، یہ تھی ہے کہ پیشے کا تعلق ہرگز نہیں ہے انصار مذہب کا پیشہ پارچہ باقی تھا بلکہ کاشتکاری تھا جس کے ثبوت میں سیرت النبیؐ جلد اول صفحہ ۲۳۷ ملاحظہ ہو جیاں زیرین نوٹ علی میں علامہ مشنیؑ رقطاز ہے کہ:-

سید حبیب حمد میں ذکور ہے کہ جب ابو جہل اپنا کے ہاتھ سے مارا گیا تو مرتبہ دقت اس سے کہا کاش محبکو فلا جون (کاشتکار) کے سو اکی اور نے مارا ہوتا۔ اتفاقاً تھی کہ پیشہ کر رہے تھے جو قریش کے نزدیک یہوب تھا۔

رامی میں شغف کا تعلق (انفاذ اس ایگار انوری) شغف کوئی جاندا نہیں ہے جو اپنے بیٹے کو مستقل ہو کر کے نہ اس کا دارہ کسی خاص پیشے یا گردہ میں محدود ہے وہ کیوں جائیے خود حضرت فرجؓ کے خادمان میں مثال موجود ہے۔ غالباً بچے اس کے خادمان میں مثال موجود ہے۔ مراسلہ کے پر اڑافت ۶ میں بھی ہے یعنی لفظ بولا ہے اس نکرت

# کھر طوٹ

تیمورے کیلئے ہر کتاب کے دو نسخے نظروری ہیں

کا ایک بڑا حصہ ایسا فراخ، امن سے ہے کہ جائے ہے اسے کسی رواستی محبوب کی صوت یا بہادی پر مغلیج لیجئے یا کسی آسمان اپنے او، کسی بھی لذع کے عادت سے پر مصال نہیں۔ اس سے تطلع انلوں میں چند اشعار کو جھپٹوڑ کر دنوں میں نہیں آؤ دیں اور وہ ہر کتنے بھی الفاظ بے جگہ استعمال ہو۔ ہمیں مثلاً زین کے صور عوونیں امداد ستم نلب بد شمار ہے

مذاہیں فرار کی دم تکے دار طے  
چھاٹی ہوئی پڑھ مری گھٹائیں قہاب  
عمر کے پہاڑ تو نہیں سرے پیدا ہو پے  
پڑھو گئی نے توڑیں پر مکبوں کی گردیں  
ہر راہ پر بڑی بگئی، سہے بسیروں کی  
محاذعوں گوئی مشکلیز مردم شوٹ پچاہ

خط کشیدہ الفاظ افلاط خود پر استعمال ہوئے ہیں۔  
کتاب کر بڑے سلیمانی سے چھپا گیا ہے جو استاد کی قدر رشتائی کا اچھا نمونہ ہے مگر اس کی اندازت پر اس کی سمجھیں ہیں ہاتھی۔ خود ناشد کے زین میں کوئی اندازت ہو تو وہ جانی نا شرمنیں۔ اے اکیوں بزم جعلی، سہارا نپر، نعمت، روح ہنس جائیں۔

**ہماری شہنشاہی** [عطا رئیس امام خلیفہ اور رسولان] اداشاہوں کے جلد جستہ تاریخی حالات جمع کئے ہیں اس کی نصل اول تو اس پہلو سے ایک شخصی ایمیت رکھتی ہے کہ یہ

**حیات اقبال** [سہارا پور کے ایک شاعر نئے ملٹی نیاز احمد صاحب اقبال یہ ہے صفتی کی دیدہ زیب کتاب ان کے مختصر سوارج رائیں فرمات اور دو مرثیوں پر مشتمل ہے۔ مرثیہ نگار ہیں، ان کے شاگرد اور ماشیں لگاتا کہ ایک ممتازہ مالمگار کے ادازے نامم اور طرزِ شیخوں کا فتحی تحریر کر کے اس کے نازک احساسات کو شیخیں لگاتی جائے۔ قالب شیخیں ہی کہہ گئے ہیں تالہ پاہنڈنے نہیں ہے

فریاد کی کوئی لے لائیں ہے  
محل تبصرہ ہے کہ شاکر صاحب کا مرثیہ بچھیں تھوڑا نجی بھی بھی مسٹا عزی ہی ہے۔

استاد کی مدح کا کوئی حق نہیں ہے جسے انہوں نے پوری فراخدی کے ادا ذکیا ہوا در بخارا کی بھرلم غزر بیس "ذربائے سمبندہ فن" جیسے الفاظ بھی ملتے ہیں۔ کاشش اکابر صاحب اس سادہ کی حقیقت کو حسوس کر لے کر تو اگر و کیا ذہنیگی کی حدود سے گذر جائے تو سورتوں کو ہیں بن جاتا ہے۔ تاہمیں سماں کی ایک طویں کوشش کی بجائے اگر وہ اپنے علم و انداد کو ایک خوبصورت سی مختصر نظم کے قالب میں مالاچی تربیات کچھ سمجھیدہ ہو جاتی۔ ائمہ دوسری میں بولنا گوئی کی تربیات ادا جانے افسوس کیوں بھائی۔ کمال یہ ہے کہ رشیے پروردی فرما جانے افسوس کیوں بھائی۔ کمال یہ ہے کہ رشیے

چونکہ پھر کھالیا ہے اسی تعریف ہی کے سیاق میں ہے بالغ الفصل اور فضی کی نزاکت ان دونوں صیف اس تعریف کو اور بھی مصبوط کر گئی ہے، گویا خدا ہابھی اور دنیادی مفارقات کا نلام اکبر بول کے نزدیک بزرگی اور نسبت کی بجائے سراہنے کا سخن غیر اپنے اس پر تم کیا تبصرہ کریں۔

مولف کی تلاش و کاہش قبیل ہے لیکن اس پر لظر شانی ہوئی چاہئے صفات عکس، یقینت مجلد دروپے دس آئے۔

شائع کردہ: محمد صیدیق ایمنڈ منز، قرآن علی، مقابل مولیٰ صافر خانہ، کراچی۔

**ہومنات** مرچی: ہولناک عبدالقدیم نادری۔

ناشران: محمد عین ایمنڈ منز۔ مخالف لوی

سافر خانہ، کراچی علی۔ صفات عکس، یقینت مجلد دیرہ پر پیہ

اس کتاب میں روپیے کے توازن والی صطبہ اتنی معاشریات اور

دنیا سے اسلام کی خواتین کے زندگی و تقویٰ، فقر و فنا عنعت عباداً

علمی مشاغل، ایثار حمد و دی اور جرأت و فجاعت کے واقعات

بیان کئے گئے ہیں جو ظاہر ہے ایمان افراد زیب ہوں نجایز

لیکن "عورت" اور "سوانح" کے باہر ہے میں مرتب کا طرز

قلکرنیز ہوتی ہی اور غیر بوط۔ ہے بلکہ اسلامی طرز فکر کے پوری طرح

ہم آہنگ نہیں ہے بھی باعث ہے کہ ہمارے نزدیک میلان

کی کتاب یقینت مجھی دیانت کا افراد زیب ہے ذہن آموز بلکہ خوب

کی ذہنی رود کو خاپ زیوال کی دادیوں میں بھٹکانے دالی ہے۔

ابتداء کے وصفات خلصے اچھے میں ہیں عورت کے

بارے میں اسلام اور دیگر دنیا ہم کے انداز فرادر احکام غیر

کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ پھر وہ وصفات مجھی ایمان افراد ہیں۔

میں صد اول کی محنت خواتین کے حیثیت حستہ کو الف دیتے

گئے ہیں لیکن انہیں بعض غیر مستند درایات پر بھی اعتاد کر لیا گیا

ہے اور پھر جو بعد کی تحریر خواتین کے تذکرے آئے ہیں تو کچھا

سارا اثر برداہ ہو گیا ہے۔ عورتوں کے بارے میں مرتب

کی مبالغہ پسندی کے دلخواہ ہیں۔

"اسلام میں الگ پرالسی صد باخواتین پیدا ہوئی"

جھونوں نے اور نہیت سے شود ہو کر سامنے

ایک ناایب قلی کتاب سے انداز ہے۔ مؤلف نے دیا چے میں بہت عمدہ بات کی کہ عیاشی غلط، نالاتفاق، خود مزدھی اور دلصب اور خارجہ میں تو یہ خود گرفتار ہوئے اور اپنی نام ادیوں کا لازام دیتے ہیں مگر دسرد کو۔

کتاب دی کے آخر میں ہندوستان کی جنگ آزادی اور

تیام پاکستان وغیرہ کے مختلف حالات کے علاوہ خاص طور سے

پاکستان کے خیزی، زراعتی، سیاسی اور سماجی حالات کا بھی

چھترنگر ہے کہ کتاب تاریخی طاظے سے کافی مفید ہے تا ہم حضرت

علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے مابین ان کا مطالعہ عمومی

سطحے پر بلطف محققی بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے کوئی

نمایمہ امیر معاویہ سے بعیت لیئے ہیں میجا تھا بلکہ مطالعہ بیت

سے پہلے ہی اپنی معروں کر کے ان کی جگہ سہی بن حنیف

کو گورنر نہ کریں مسجد یا مساجد خوارج کے ذہن اور نہیت کے بارے

میں پڑھنے اور ہبھی منصفانہ نہیں ہے کہ

"ان کا مقصود یہ ہی تھا کہ مسلمانوں میں تفرقہ قائم

رہے" (۹۲)

خوارج کے معتقدات سنتی ہی غلط ہوں اور ان کے انداز

کفر کو آپ کتنا ہی مگر ادنیں قرار دیں لیکن ان کی نیت پر قطعیت

سے حکم لٹکانا بے دليل ہے۔ ان کا مقصد تفرقہ قائم رکھنا تھا

بلکہ اپنی سمجھ بوجہ کی حد تک وہ اس ہولناک تفرقہ کو دور کرنے

کی کوشش کر رہے تھے جس کے خواں آشام جبڑی میں حضرت

حثمانؓ جسے پاکیزہ طیف کا ابو جذب ہو چکا تھا، میں حق ہے کہ

داؤں کے ذریعہ خوارج کو احقیقی جلدی اور معقول اور جذب باقی

ثابت کریں لیکن یہ حق نہیں کہ ان کی نیت اور ولی مقاصد کا نیطل

کر سے بیٹھ جائیں۔

حضرت ہرگز سیاستشاہ اکبر کے حالات میں یہ محسوس نہیں

ہوتا کہ ان کا تھے والا ہی شخص ہے جو کتاب کے دیا چے میں کیک

اسلامی انداز کا خطبہ دیے گیا ہے اور اسلامی درود مندرجی کی

تصویر پڑھا ہے۔

"اکبر نہیں تھا سے باخل آزاد تھا" (۱۹۵)

یہ تو آج کی زبان میں شاعر اور تعریف ہرگئی۔ پھر آجے

کے باوجود ہدودت کے باسے میں اسلام کے حقیقی زائر نظر سبیل خیر اور راجح وقت تصورات کے بے طرح تناز نہیں۔ وہ ترقی، کمال اور اسی پیغم کے درمیان الفاظاً کر زمانہ، حاضری کی لظر فریب لیکن فاسد تغیرات کے پیانوں میں معاں کرت ہدودت کے زوال و کمال کا جزا فیض صارہ ہے ہیں اور اسلام چارہ کھڑا حصرت سے نکل رہا ہے۔ (عاقل) امیر طبلیں احمد نظافتی۔

**حکمتہ کا تاریخی روز نامچہ** (راتنہذیروں تاریخ سلم)

یونیورسٹی علی گڑھ ۱)

سائز۔ صفحات۔ ۴۱۶۔ مجلد مع سادہ دیا کیزہ گردپوش قیمت: ۰۔ چاروں پہلے صاف نئے چھے۔

شارجہ کرودہ: -ندودہ المصنفین۔ جامیع مسجد دہلی ملا علی چھٹہ کے تاریخی پنگاہ پر جو روز نامچے موجودہ شش سوک پوچھ جس آن میں ڈاکٹر یوسف حسین خان صاحب بہادر وائس چانسلر سلم یونیورسٹی کے الفاظ میں عبداللطیف کے اس روز نامچہ کو "خاص اہمیت حاصل ہے۔" اصل روز نامچہ فارسی زبان میں ہے۔ امکو اور دو میں ترجیح جواہی اور ایک جامع و مانع مقدمہ کے ساتھ طیقی احمد خان صاحب اجنب شفاظی نے اور دنسیا کے سامنے شش کہا ہے۔ اس کا پیش لفظ پر وائس چانسلر سلم یونیورسٹی نے تکھا ہے۔ انہوں نے اس پیش لفظ میں تھیک ہی لکھا ہے کہ طیقی احمد خان صاحب لفظی تھا۔ ایدھنگ کی ذمہ داریوں کو بڑی محنت اور جانقفاتی کے ساتھ پورا کیا ہے۔

**۲۵** کا تاریخی بلاطم تواریخ ہند کا ایک غیر معمولی شا راہ ہے۔ سیاسی آزادی کے تمام متفقین کے اضافے ماضی کے اسی افق سے بودا رہتے رہے۔ لیکن اس داستان کشمکش کی سکل تفصیلات موجود نہیں انگریزوں کے جوانی نظام اور شہر کے بعد دہشت راجح تورخ کے زبان قلم ریگلین ہر سے لگئے ہوئے تھے۔ اس داستان کی بھری ہوئی تواریخ اس قدر اور صرف طبی ہیں جن کو جو مل مکن کہانی تریخ دینے کی ہر کوشش ایک تاریخی کوشش کا مقام رکھتی ہے۔

عالیکم کا پہنچی طلبی اور عملی کرنے سے ملکگایا اور جو کیا اُمر ہے یعنی شاعری ہے اور اس سے بڑھ کر شاعری آگے ہے۔ یہوں تو اس پانی اور می داں جہاں یعنی شمار خواتین ایسی پیدا ہوں جو مدنے اپنی شجاعت اور بہادری سے دنیا کے قوانین بدلتی ہے، حکومتیں اللہ دیں اور ایسے کامنے کا نہیں کہ اتنے سکنے جو بڑے بڑے بہادروں اور شجاعوں سے باہم تھے...! ہن

یہ کہنا غیر معلوم ہی ہر چاکر اس طرح کی بے مفریانہ بھی سے اچھی کتاب کو بے حدیت بنا دیتے کے لئے کافی ہیں تماشا ہے مرتب نے اُن شہزادی کی تھی آرائیگی کو بھی بڑے خود، سے ایک مثالی عورت ثابت کیا ہے اور ان کے اسوے کو "اسلام کے قدم بقدم" فرمایا ہے جن کا کہنا یہ تھا کہ "عورت کے ساتھ ازدواجی نہیں تھا اسی نہیں تھا۔" پھر جھوٹوں سے مل طریقے پر عورتوں کو آزاد رہنے کی لگزار نے اور کنواری رہنے کا درس دیا ہے!

آجھے جملہ معلوم ہو اک مرتب کے فرمودات پر سخیہ تبصرہ بیکار ہے۔ انہوں نے تو عورت اور اس کے کمال دزدال کے دامروں پر لظر ڈالنے میں علمی تینیدگی اور بکری ثقاہت سے کام لینا ہی پسندی کیا صفحہ ۰۳۰۱ پر ہے۔

"عورت کی انسانیت کا ملکا ایک دشوت بھاہے جو اخبارات کی زبان سے سنا جاتا ہے کہ امریکی کی نمائش نسوانی مخصوصات کی وجہ سے ترقی برے؟"

کچھ پتا نہیں چلتا کہ یہ فقرے خود مصنف کے ہیں یا کسی اور کہنے والی یہ بطور استدلال پیش ہوئے ہیں۔ اس سے کچھ قبول یہ بھی ہے۔

"رسیدہ اُندر جن کی نظر آزاد پر عالم الرحمن بن شاہ طیفہ امری دا ر دشیدا تھے تو این موسیقی سے تمام دکمال و افغان تھیں۔" یہ سب مرتب کے خیال میں تاریخ کے شہری صفات کے زریں نقش ہیں اس کے سو اکیا ہیں کمرتب "مولانا" ہونے

## THUS SAID OUR HOLY PROPHET

(قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ہم ۷ صحفات — بلا قیمت برائے اشاعت حدیث —  
ہر یہ میجانب ہے۔ انہیں خدام النبی۔ مددی۔

انگریزی زبان میں احادیث کا یہ تراکٹ ساکر۔  
انجواب جو پاکیزہ طباعت اور جنکن کا خذ پر انہیں خدام النبی  
کی طرف سے صفت پیش کیا گیا ہے نہایت قابل قدر  
چیز ہے۔ مختصر احادیث اور موضوع کی ترتیب کے حسن  
نے بعوہد کی افادیت کو آسان کر دیا ہے۔ انگریزی ترجمہ  
بھی بہت پاکیزہ ہے۔ عنوانات کتاب پر میں ایک عنوان میں  
کے لئے اپنے نام کے لئے اپنے نام کے لئے اپنے نام کے لئے  
مزروں کے لئے اپنے نام کے لئے اپنے نام کے لئے اپنے نام کے لئے  
رکھتی ہے۔ میں یہ اصطلاح سیاست دنیا میں ایک خاص  
بخارتی مفہوم بھی رکھتی ہے۔ حدیث کے سخت اس کو  
پیش کرنا ہی اپنی جگہ قابل خود ہوتا چاہیے کہ حدیث کو تردید  
کے لیے عنوان اور اس کے مباحث پیش کیا جائے؟ یہ خبر  
قابل اصلاح ہے۔ باقی کتاب پر بے عیوب قسم کا سخف ہے  
(شمس نویں)

نادل سائز، صفحات ۴۶، بیت: - ۱۶ /

**فرمی تربیت** مرتبہ دو گوت علی بن ابی طالب

شائع کر دہ۔ مکتبہ جماعت اسلامی۔ ہند۔ رامپور۔ بون پی۔  
اس کتاب میں مختلف موضوعات پر مختلف سوالات  
پہلویوں کے انداز میں تالیم کئے ہیں اور ان کے جوابات کیکا  
کے آخر میں درج کرائے گئے ہیں۔ سوالات اسقدر متنوع اور  
گوناگون ہیں کہ ان کا جواب یاد کر لئے سے ہی بچ کی حلولیات  
میں گراس قدر اضافہ ہو گا اور اس کے شور و کردار میں ملاجی  
توت اجھرے گی۔ ان سوالات پر کچھ خور کریں گے اور اپنے  
جوابات سے ماکر تقدیق کریں گے کہ انہوں نے صحیح جواب موجا  
یا خلطہ، معنوں اور اصلاحی خیالات کو کچھ کے دماغ میں  
ہمیں کھڑا رہو چکا ہے۔ میرزا فائدہ یہ پوچھا کہ اس کی  
قوت فکر اور قوت تحلیل و تجزیس ملا یا۔

نحوۃ المصنفین جیسے وقیع ادارہ نے یہ کتاب پیش کر کے  
ملک کے ایک ہم مقاض کو پورا کیا ہے۔ موارد فوایت  
و قبض وطباعت ہر طلاق سے یہ پیش کش قابل قدر ہے۔  
(شمس نویں)

مخفیات مہم یحییت ہر	مخفیات مہم یحییت ہر
حدود	حدود
ہماری نظریں ج حصہ اول دوم	ہماری نظریں ج حصہ اول دوم
صفقات ۳۴۔ ہر	صفقات ۳۴۔ ہر
مخفیہ کا پتہ۔ مکتبہ	مخفیہ کا پتہ۔ مکتبہ

جماعت اسلامی ہند۔ رامپور۔ بون پی۔  
بچوں کے لئے اپنی ناموں کے لیے دنیوں اختیاب  
درستہ جماعت اسلامی رامپور کے ناظم جناب افضل حسین  
ایم ہے ایں اپنے پیش کئے ہیں۔ ہمارے لئے لغت لکھوں اور  
لکھوں کے لئے ہیں اور میری "نظریں" چھوٹے بچوں اور بچوں  
کے لئے — دنیوں میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ اپنی  
نظریں ہی سنتھن کی جاں ہیں جو پڑھ کر بچوں اور بچوں کے  
معصوم دل و دماغ پر صحت مند اور صارخ اثرات ترتیب ہوں۔  
جموںی یحییت کے یہ اختاب بہت مفید اور دلچسپ ہیں۔ نظریں  
کے ادبی اسلوب بچوں کے لفظ نظر سے عمل نظریں۔  
اکثر ناموں میں براہ راست نیحہ کا اندازہ پیدا ہو گیا

ہے۔ بچوں کا دماغ جن چیزوں سے ماوس ہوتا ہے اور  
ہی چیزوں کی راہ سے یہ جو خیام دیا جاتا ہے دہی ان کی فطرت  
نظری انداز میں تیوں کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ عام خیالات  
کے ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ لفاظ کا تلفظ "تمہیک" ہر یا نہیں  
اوایجا پہ کی نظم میں بچ کی جگہ "محج" بروز "لٹو" لغوی عبارت  
کے مطابق ہے۔ اسی طرح کوثر اعلیٰ کی نظم شہر فریں شہر فریں  
ٹریب بچ۔ اک دن چلا درستہ۔ یہاں عرس کا تلفظ مدد میں  
ہوتا چاہئے۔ مگر اس صورت میں وہ "بچ" کا تاقیہ دی رہا گا  
جموںی اعتبار سے ان اختیابات میں بڑی گہری افادیت  
ہے جس سے مدارس اسلامیہ کو خاص طور سے فائیہ  
اھٹانا چاہئے۔

(شمس نویں)

مصنفوں ہیں جو ہمارے براہ راست اس غیر کے لئے نہ ہوں سیکھنے پر حال ان کی تحولیت سے نہ کر جا رجاند لیکے گئے ہیں باقور ہے کہ تسدی آن کوئی ایسی کتاب ہمیں جو مخدود مقاومہ کے لئے نازل کی گئی ہوا، جو مجاہینِ ثہمت اس تلاوت یا توصیف و شاخوں سے ادا ہو جاتا ہے۔ وہ آیت حاتمی و مانع کتاب ہے جو انسانی زندگی کے برہر گوشے کو اس کی ہر حصیٰ پری تفصیل کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ جو سماں ہی توں دخوتِ ٹھیک ہے جو منفی اور مشبیتِ دلوں پہلوؤں سے پوری حیاتِ انسان کا زعزعت خواصیہ کر لیتے بلکہ فلاںِ ذوقی کے روشن رائے جی متعین کر دیتی ہے، پکارتی اور لذکاری بھی ہے اور اتنی زور اطمینان بھی لاتی ہے اسے بس تلاوت کر دیا ہی کافی نہیں بلکہ اس کی سربراہی میں ایک عظیم حمد و جدید بھی اس پر ایوانِ والوں کا فرض ہے، اور کوئی تاثر ہے جو اس غیر کے مذاخ سے بھروسی طور پر حاصل ہوتا ہے۔ (عامر عثمانی)

### ہفت روزہ المنیر لائل پورہ عبد الرحمن اشرف

سالانہ نیت اور فروضیے، قوام اشاعت، مادلِ ماذن میں لالہ پڑھنے اس پرچم کا نام "المنیر" تھا۔ اس کے مدعاً دراج ارشاد صاحبِ حرف صاحبِ علم اور اہل قلم ہی شریف علیہ السلام اشتافت صاحبِ حرف صاحبِ علم اور اہل قلم ہی شریف علیہ السلام کا تحریر ہے جو کوئی اور تکھار کے علاوہ ایک تصریح قسم کا اس بھی ہوتا ہے جو غالباً "از دل خیز" کا نہ ہے۔ پچھلے دلوں آپ جماعتِ اسلامی کے بعض افراد سے اختلاف کے سلسلہ میں سفل جو کوئی تکھرے رہے اسکی کلکیِ حیثیت سے الگ چڑھتے ہیں اختلاف رہا ہے اور یہی تحریر ہے کہ کاشدہ یہ سب کھرد تکھرے نہیں ان کے خلوص و درود مند ہی پرہر حال ہمیں پہنچی ہیں، اعتماد تھا اور آج بھی ہے خدا کرے یہ اختلاف خلاف حقیقت ہے۔ المنیر کے جتنے شارے اب تک نظر کے گزرے سب معیاری معلوم ہوئے اور شکر ہے کہ دہ آن افراد کن بخشوں کے بھی یاں رہے جن کا اشارہ الگی ہم نہیں کیا ہے۔ ہم تو قوع ہے۔ بلکہ تہایت عجز و ادب سے رخواست کرتے ہیں کہ اس طرح

سوالِ عہد میں کہا گیا ہے رہ کوئی کھالے کی چیز ہے جو ہیہات میں بھی ہے یعنی شہروں میں نہیں بلکہ اس کا جواب "وال" نجائز کس طرح تجویز کیا گیا ہے؟۔ اسی طرح بعض سوالات جواب کی سرایوسانی کے لئے ضروری نشانِ دیگر کی صلاحیت ہیں رکھتے۔ ان کی نوچیت کہیں بچ کر کے دماغ سے ادھی ہے اور کہیں نشدے۔

مجموعی طور سے کتاب بہت قابل قدر ہے۔ اور بخوبی کے علمی تکھلوں میں شمار بھیجا سکتی ہے۔ (شمسِ نور)

### ہماری سواریاں

نادر سائز صفحات، ۲۰۰ قسم ۱۷

نئے ہیں۔ نئے کا پتہ بنکر جماعتِ اسلامی ہے۔ رامپور بیوی "ہماری سواریاں" کی کیا ہیں؟ اس سلسلہ میں، ولی گاؤں اور موڑ پر دشائیں شدہ حصے ہمارے سامنے ہیں۔ ان میں بچوں کے لئے ولی گاؤں اور موڑ کے سلسلہ میں بہترین حلقات کا خزانہ بیج کر دیا گیا ہے۔ بچوں کو خود چلتے رائی سواریوں سے جو دلخیسی پوچھتے ہے اس کے لحاظ سے بھی یہ کتابیں دلچسپ ہیں، اور معلومات کے لحاظ سے، تہایت سفید۔ ہر بچہ کو ان کا سہا درد کرانا چاہیے۔ (شمسِ نور)

صفحات ۲۲ سائز بڑا۔

### روز نامہ قسم کا قرآن نمبر

میقت ایک روپیہ۔

غیر منقسم ہندوستان کے مشہور صحافی جناب نفرائد خان ہریز کی ادارت میں شائع ہونے والے وہ زمانہ قسم کا یہ قرآن نہرزاول تا آخر ہنایت کار آمدہ ایمان افرزواد علی دیکی سخا میں پر مشتمل ہے۔ خاص نمبروں میں عموماً مستند دیگریں بھرپوری کی شاہی ہیں لیکن ہمیں سسرت ہے کہ اس قیمی نمبر میں ایک بھی بیڑا بھی نہیں۔ مصنفوں اور ہر ہفڑا اپنی جلدیگیری کی وجہ ازاں ہے۔ بہت خوبی کی بات ہے کہ مرتب نے قائمی سلیمان متصور پوری "مولانا ابوالکلام آزاد" اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہم جیسے شہرہ آفاق بزرگوں کے علمی موتیوں میں سے بھی جسدِ مولی علومِ قرآنی کے اس دیدۂ زیب اور فرشتی ہار میں شامل کئے ہیں۔ مولانا مودودی کے تو چھوٹے چھوٹے چار

مدیر دنوں ہی اس سلسلہ حقیقت پسنداد اندازے خود کر سی۔ ہمارا خیال ہے کہ فی زیاد عذتوں کو عیدگاہ کی طرف پہنچانا عبیدگاہ کو جذب باتی آمارگی مبنی بیجان، تکشیفی اور فناشی کی جعلانگاہ بنادینا ہے۔ وہ معاشرہ اور تھا جسیں حضور علی اللہ علیہ وسلم نے خورتوں کو عیدگاہ جانے اور لے جانے کی ترغیب دی تھی۔ اب معاشرہ ہر لحاظ سے منقلب ہے اور جس فعل و عمل کے اثرات و نتائج کی ڈر معاشرے کی عام اخلاقی حالت سے بن چکی ہوئی ہو اس پر موجودہ حقوق سے صرف نظر کر کے خود کرنا و الشتم ازہنیں کہا جاسکتا ہے، عورتوں کے عیدگاہ جانے لے جانے کا معاملہ تو کیا چیز ہے تسری آن و سنت کا متفق علیہ قانون تعریز بھی معاشرے کو ایک خاص طبق پر لائے بغیر نافذ ہنس کیا جاسکتا۔ اس بجزوی اختلاف سے قطعی۔ جس کی جیشیت گزارش سے زیادہ ہنسی ہے۔ — "المیر" ہر لحاظ سے قابلِ مطالعہ ہے اور یہ اس کی درازی عتری دعاء کرتے ہیں۔

**اسلامی فقہ** [زیادہ ماہر کی سلیس و شکفتہ زبان میں لکھی گئی] مدد و ترین کتاب جلد اول طہارت نماز، زور و روزہ اور صدقہ، نظر و غیرہ کے جملہ ضروری سائل پر مشتمل ہے۔ قیمت اور پی سات آتے۔ حصہ دوم زکوٰۃ اور حج کے سائل کو حادی ہے۔ ایک روپیہ پانچ آتے۔ حصہ سوم چار روپے حصہ چار مسالہ ہے تین روپے۔ مکمل سیٹ گیارہ روپے تین آتے۔

**سفہینۃ الاولیاء** [شیخزادہ دارالاکھدہ کی کتاب کا باعادرہ اور درجہ بیسیں و مولا اللہ علیہ السلام علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام امداد مجتبیین از دام سلطوات اور دیوار کرام کے تجدید جستہ عالات بیان ہوئے ہیں۔ مجلہ چھروپے بارہ آنے

**حقیقیہ بھی دیوبند۔ (ب۔ پ)**

کی دو راز کا جائزہ سے فاضل مدیر دامن کشاہی رہیں تو پہنچے۔ زر تبصرہ شمارہ (رباط ۲۷ اپریل ۱۹۷۶) اگرچہ متعدد منقول مضامین اپنے دامن میں رکھتا ہے اور یہ حضرت ظاہر ہے لائق فخر ہیں کہیں بسا سکتی۔ اپنے منصب اور خدمتی مضمون تک اور محیاری ہے۔ اداری سے بیکار اور خرمی مضمون تک۔ تقدیم چیزیں بھی طبعی ہیں۔ ہاں مولانا اعظم اللہ علیہ التحائف کے مضمون "احکام وسائل عباد الفطر" کے متعلق ہم اتنا کہیں لے کر اس کا رہ مکثراً فاضل مدیر کے حاشیے کو مقتضی تھا جو عورتوں کے عیدگاہ جانے سے متعلق ہے۔ جہاں تک عید کی خواز میں تکمیر و نکار کی تعداد کا تعلق ہے مولانا احتیف کو اختیار ہے جس سلسلہ کو چاہئے ترجیح دیں اور ناقابلِ مدیر بھی آزاد ہیں کہ اسے بلا بحث و لنظر تسلیم کر لیں لیکن کیا عورتوں کے عیدگاہ جانے کا معاول بھی ایسا ہی بے ضرر ہے کہ اس خالی روایت پرستاد انداز فکر کے اس کا فیصلہ کر دیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حقیقیہ کا عورتوں کو عیدگاہ جانے سے روکتا اتنا افعی رہن اور صحبت ممنوع موقوف ہے کہ فی زیاد اسے قاطع ٹھیک رہنا اور روایات کے بل پر عورتوں کا عیدگاہ بھانا ضروری قرار دینا صرف غلو آمیز قسم کی روایت پرستی ہے بلکہ ضریع عقل و دشمنی اور کوئی فکری بھی ہے۔ یہ اور سے بچنے تک بجز اہم معاشرہ یہ عفت تدبی نظر کا ہمگیر بھر جان بھر لیں ماحول میں پہنچے ہوئے اخلاق و کردار یہ تذکرہ دھیارہ تھے محرم سیٹے یہ جنسی بیجان کے سانچے میں پڑھتے ہوئے دل و دماغ اور آپ سیکھتے ہیں کہ عورتوں کا عیدگاہ جانان فریاد ہے۔ روایتوں کے ہم بھی منکر نہیں اور سنت کو ہم بھی غیر منکر جزو دین بچنے ہیں لیکن کیا اس اہم ترین تبادلی اصول سے آپ الکار کریں گے کہ حالات بدیں جائیں تو احکام میں بھی ملتے۔ ترمیم ضروری ہوتی ہے اور کسی بہت شدید میں مقصد کو لفظی پسختا ہو تو اس کا ازالہ ضروری ہے جائے کسی مباح یا راجح فعل کا اثر کیا لازم ہے۔ تبصرہ بحث کا محل ہنسی ہے۔ ہم صرف گزارش ہی کر سکتے ہیں کہ فاضل مضمون مرتکا رہا رہنا ماضی

باب الصحت

# حُبْرِ اسٹا ور ریاح (گیس) کی کشت

از سیمہ حکیم محمد عظیم زبری۔ امر و صور ضلیع مراد آباد۔ یوپی۔

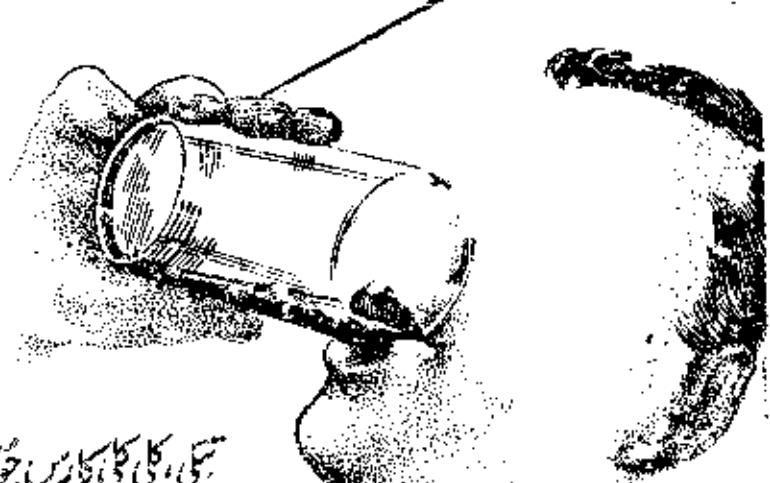
مراتی مددہ کی اصلاح کرنے والی مخصوص ادویہ استعمال کرنی چاہئیں کیونکہ مددہ کو قوت پہنچانے اور اس کی اصلاح کرنے والا ہر کرب مرافقی مددہ کی اصلاح نہیں کر سکتا، اس مرض میں داد داد، یہ کام کرتی ہیں جن سے سفید کامل ہو۔ حرارت توی پوتا کر، یا تخلیل پر جس میں غلیظ نہ ہوں، معتدل ہلکی نرود سفید اشیاء مصید ہوتی ہیں، تو بیبا۔ مسور، امر و دھررا گو ہجی۔ آنر۔ سین، ماش کی دال، ثابت ماش، دیجی۔ تریوڑ اور دیگر اسی قسم کی بادی اور مول، ریاح اشیاء و خضر ہوتی ہیں۔

**حضر و ری نوٹ:**۔ بعض مریض دو اذن کار دی بی ملکوگار داپس کر دیتے ہیں اس طرح بلا جسم بیٹھے مالی نہ صان بخچے ہیں اس سے بہتر ہے کہ آرڈر دیتے ہیں کہیے قیمت ادویہ معلوم کر لیا کریں، میراطریع علاج پر نہیں ہے کہ چند حصہ صور جرکت تیار کر کے رکھ لئے جائیں، اور ہر مریض پر ان کو برتا جائے میں تو ہر مریض کے حالات، موسم، عمر، دعیرہ کا پورا پورا الحاظ رکھ کر عومنا مار کر اس تیار کرائی ہوں اس وجہ سے بھی نہ صرف مخصوص اس کا ہی خسارہ ہوتا ہے مگر کبات کی لائلت کا بھی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ دمترے سے مریض کو اس غال نہیں کر لے جاسکتے، مردانہ زنانہ امور کے متعلق کار آمد لڑکیوں میں نگاہ کر پڑھے ہر قسم کے امر اپنی صفت مشورہ بیٹھے تین جواب کے لئے نکت یا لغافز رکھنا دیکھو لئے پاکستان اور دیہ کا پارسل جاسکتا ہے۔ پتہ یہ کافی ہے۔

بلغم حکیم محمد عظیم زبری، امر و صور، ضلیع مراد آباد، یوپی۔

**حُبْرِ اسٹا**۔ بے چینی، وحشت اور ریاح کی کشت پسید الشاہ مانیخونیا مرافقی کی علامات ہیں۔ مرافقی مددہ جو اخترے لختا ہے وہ تھے آنون کی جانب جا کر فارج ہونے کی بجائے دل اور دماغ کی جانب پر چھپتیں، کھانا کھانے کے بعد ہجوم دادل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے بعین دفعہ دل اسقدر دھرم کرتا ہے کہ طکڑا اپونا مریض کے لئے دشوار ہو جاتا ہے بے چینی، حُبْرِ اسٹا وحشت، اور فاسد خیالات پریشان کرنے لگتے ہیں کیونکہ اکائی پر دل نہیں جست اطیعت پڑھ دہ اور مفعمل رہتی ہے دل دیا کردا ہے مسوس ہوتا ہے بلا دھرم طیعت پرخوت داندیش غالب ہوا کرتا ہے تہائی میں پڑے رہتے کی جانب غبہت پیدا ہوئی ہے ہمیں ہمیں پاٹ پنچڑا جاتا ہے جنید پورے طور پر نہیں آتی، الجوم قفن کی شکا رہتی ہے مابغض مریضوں کو دکار کے ساتھ کھٹا بایا آتا ہے بعض مریضوں کا پیٹ غذا کے بعد پھول جاتا ہے گرانی شکم محسوس ہوئے لگتی ہے بعض مریضوں کے سیزین میں جلن، سوزش، اور درد محسوس ہوتا ہے بعض کے جگہ کی جانب درد ہوتا ہے ناف کے آس پاس ہاتے سے دھکن محسوس ہوتی ہے، سر پھر کے وقت تھیلیاں اور تلوے کیم ہو جاتے ہیں، ابجرات اور پریز میٹے وقت محسوس ہوتا ہے کمل اور تالود ہوں بخارات لکھنے کے جل جھاتے ہیں آنکھوں میں سے ہاگ سی ٹھیک سی دس ہو لئے لگتی ہے، سر جکڑا اتھے درد کرتا ہے خاص طور پر دنیوں شبانوں کے سر بیج کی جگہ درد کرتی ہے، مانیخونیا مرافقی کے مریض پر خواہ کیسی ہی غذا کھانے بڑی ہیں پڑھتی جب مرض فریادہ پڑے، جاتا ہے تو کبھی بواسیر کی تمام علامات پیدا ہو جاتی ہے اور جنسی خواہشات میں عین محسول اضافہ ہو جاتا ہے اس مرض کا شانی علاج مددہ کی اصلاح ہے، لیکن مرافقی مددہ پہت دیر میں اصلاح قبول کرتا ہے، استقلال سنتے ہیں چاراہ

# پھول اور پتیلی



تسلی، کلی کلی کاروں جو سس کرائی  
پیاس بجھاتی ہے، ایکن ہمدرد آپ کو  
پھولوں، پھولوں اور قمی خڑی بٹوں  
کے رس سے تیار کیا ہوا

# لُوح افزا

پیش کرتا ہے، جو گرمی کے موسم میں ہی ان  
کو نجھانے اور تسلیکن حاصل کرنے کے لیے  
بہترین مشروب ہے۔



ہندو نندگل کی صحت و طبی معلومات کے پیے  
ہر ہفتہ صلاح ہمدرد سخت "بھلی پڑھے  
نور مفت ٹکایہ"



دہلی - کانپور - پٹشنہ

رعایت ایک ماجراجویی سے ۵ اراپریل ۱۹۶۹ء تک ۲ روزی کی رعایت ملیگی شیر طیک آرڈیننڈر پرے سزا لندکا ہو۔

علم کی طلب ہے  
مسلمان ہوا اور عورت پر  
نشہ خس ہے  
(حدیث)

طلب العلم  
فِرَاضَةُ عَلَى كُلِّ  
مُشْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ  
(الحدیث)

# تفسیر نبی علمی کتابیں

## کتابیں طلب کرنے والے چند باتوں کا لحاظ ضرور رکھیں

- ① تحریر ائمہ صاف ہو کر آرڈر کی تفصیل اور آپ کا پتہ ٹھیک ہے میں دشواری نہ ہو ② مجلد یا فخر مجلد کی بھی دعا احت  
کردیجئے ③ قریبائیں روپے سے زائد کتابیں منگلتے کی حکومت میں رملے سے پارس میں کفاریت رسمی ہے الگ یہ کافیات  
مطلوب ہوتے اپنا اشتباہ لکھتے۔ پاؤں دلی سے اور بیٹھی کی رہڑا اگاندے وی بی بی صحیح جائیگی ④ اگر آپ سخت نے  
خربہ اور ہم تو بیش روپے یا اس سے زائد کے آرڈر پر حجہ و پیشگی روانہ فرمائی جائیں وی بی بی کم کر دیا جاتے گا۔  
⑤ ڈاکھانست وی کی اطلاع ملتے ہی چھڑا لیجھے، دیر کرنے سے داہیں پورے جاتی ہے ⑥ اگر آپ یوگمان ہو کر وی بی  
تو قص سے کچھ زائد رقم کی ہے تو اسے داہیں نکرس بلکہ وصولی کر لیں۔ آپکے اطلاع یعنی پر مکتبہ نقیداً ہر شکایت کا ازالہ کر لے گا

خادم مساجد مکتبہ کبلى دیوبند روپی پی

## قرآن کی تفسیر

**تفسیر نبی کش** [اصحادیث کی روشنی میں آیات کا معنو] اظاہر کرنے والی وہ تفسیر جو دنابھر میں  
مشہور و مقبول ہے۔ ترجیح ملیں الکھانی چھانی اپنے دیدہ پائی جلد دی  
میں نکلن۔ ہر یہ مجلد بھیجن رہی۔ کوئی بھی جلد علیہ نہ نسل ملکی۔  
**تفسیر موضع القرآن** [شاد عبد القادر تحدیث دہلوی کی]  
تفسیر اور تفاسیر میں بنیادی  
اہمیت رکھتی ہے۔ کلاں سائز۔ ہر یہ مجلد اعلیٰ بیس روپے  
غیر مجلد سول روپے

**تفسیر بیان القرآن** [مولانا اشرف علی ای عظیم تفسیر]  
ابن جواب آپ سے ہے۔ دو قسمیں  
چھاکی جا سکتی ہے۔  
● بیس بر اسائز۔ بارہ حصوں میں نکلن۔ ہر یہ غیر مخایل سائٹ روپے  
”جلدیں“ میں جلد اشتراک روپے

## قرآن ترجمہ فارسی

**قرآن بدؤ ترجمہ** [شاعر الدین (۲)، مولانا اشرف علی]  
متوسط سائز میں۔ مجلد کمیج کا حصہ یہ  
سائز ہے بارہ روپے۔ بہت بڑے سائز میں مجلد کا ہدیہ  
پیش کیا جائے۔ ہر یہ سائز کی لکھائی بہت جلی ہے)

**قرآن بیک ترجمہ** [مولانا اشرف علی۔ مجلد کمیج کا  
ہدیہ سائز ہے دس روپے۔  
اچھا سفید کاغذ۔ تخلی۔ سائز۔

**قرآن بلا ترجمہ** [ہر یہ مجلد پائیج روپے۔  
جلی تسلیم روپیں حروف۔ مجلد کا

**قرآن بلا ترجمہ** [ہر یہ سائز ہے آٹھ روپے۔  
کوچھ فرشتے ہیں۔ تغیری مولانا غیر احمد عثمانی۔

**قرآن ترجمہ** [کوچھ فرشتے ہیں۔ تغیری مولانا غیر احمد عثمانی۔  
ہر یہ مجلد رہائی میں روپے۔ قطبعلاء ہو۔

جو لوگ قرآن کو خاتم النبیوں کی خواہیں اور شیعوں رکھتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب بڑی مدد فراہم کریں ہے۔ قیامت مجدد چار دفعے۔

علم ایش

**موطا امام مالک** ترجمہ عربی تھی اردو جیونور جو خاری سے پہنچے مرتبہ نوابیں ترجیح کے ساتھ عربی متن بھی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب ستر ہدیہ بارہ روپے۔ مجلد کرچی تیرہ روپے (جلد اولیٰ بخاری شرفی (خالص روپ) قرآن کے بعد سب سے صحیح کتاب تھا وہ رکابیں

اُندازہ ترجمہ میں جلووں پر کمک ہے جو سینیس روپے۔ مجلد بخوبی ستائیں تو  
مجلد اعسٹے ایک روپے۔ (مجدہ کا مطلب میں الگ الگ جلدیں ہیں)  
**مشکوٰۃ شرف (خاص ردو)** اُندازہ ترجمہ کا بھی میں  
ناضر ہے۔ یہ کتاب حدیث کی گزارہ کتابوں کا وہ انتباہ بکھر نے  
کام عالم اسلامی میں بنظیر قبولیت حاصل کی۔ بدیر کول روپے  
مجلد بخوبی اخبارہ روپے (مجلد اعلیٰ پیش روپے)

**زندگی شریف** (حاصلی روپ) سفید عجمہ کا فذ جھاؤں  
جیلڈ نو روپے حضرت وہم  
لند نو روپے دلوں حقیقی بیک وقت طلب کرنے پر شتر  
**شارق الانوار مترجم** بخاری وسلم کی صرف قی احادیث  
کافیں اختاب ترتیب فتحی  
داراب پر بیکر سے یہ طلب کرنا بہت آسان ہوا تاہم کو نہ  
شانکس حدیث سے مکار ہے۔ ترجیح کے ساتھ تشریع بھی ہے اور  
بی متن بھی۔ ہدیہ چڑہ روپے۔ جلد پندرہ روپے (جلد اعلیٰ)  
**وع المرام** مشهور امام فن حافظ ابن حجری یہ کتاب بخاری  
مسلم ترمذی الہود اور دیگر کتب عبرہ سے  
خوب کئے ہوتے دینی احکام کا بیش بہا جھوٹ ہے۔ ترجیح بھی  
بی متن۔ ہدیہ جلد آٹھ روپے۔

# سندھ امام عظیم صدر حج ترجمہ فوائد احادیث کا مختصر جامع

● جماں حسیہ ساتھی میں بارہوں میں مکمل غیر محلہ ستاٹھوڑے پر  
پانچ بارہوں میں محلہ ستاٹھوڑے پر۔ دوسرا قسم کام ہر یارہ الگ بھی  
طہب کا چاٹکا نہ است۔ خیل یارہ درد نہ لے۔

**تفصیر حفانی** [مودا] عبد الحق محدث دلهوی کی اس تفسیر نے

بـ۔ دویت مکس سـ۔ مایکل پـ۔ ہری اپ  
برلاد ایک پـ۔ چھپ رہے ہے اپـ۔ تک اسـ۔ پـ۔ چھپ چکھیہ  
پـ۔ پـ۔ ڈونسپر (هریت پـ۔ اول پـ۔ ٹھرپے جوئیں جھکوں پـ۔ شکل ہے)  
**فہرست القرآن جملہ اول** (مولانا استاد الالعلی مددودی کی وہ  
اہتمام بالشان فہرست پـ۔ ہریت پـ۔ ٹھرپے جھکوں پـ۔ شکل  
کے بـ۔ ہم کے آپ کے راست پـ۔ غریق اک تک سـ۔ ہجاتی ہے۔

ایش مسند اورہ ہن ہیں، اُتر جائے دلی۔ ایجھی پی اور ویری جلدی  
راہم کی بارکی ہیں۔ جلد اُن جعلہ را شکھ۔ اڑہ بُرے جلدیوں خالیہ ہے

علوم و رازی

# لبيان فی علوم القرآن

اعظیم الشان کتاب، ہی سچے جس کی توصیف میں علام انور شاہ  
ساحر بُجھیے علام رئیہ الفاظ لکھ کر "البرھان" کی نظر میں ہو  
لئے وارث ہیں "خدا کی ذات، وحدت، تنائی خلاج کروز دست" اور  
"جنت ندوخ" کو تاتائی خوش و مسوخ استعارہ و کنایہ اور  
خلاف قرأت کی بخشش، صفحات عہد کاغذ لکھائی چھپائی  
یماری۔ قیمت پورہ روپ، (محمد سعید سولہ روپی)

**محض القرآن** (قرآن کے بیان فرمودنے میں پرلا جو اب  
کتاب عظیم مدد میات کا خزانہ مستند اور  
تفاقاً نہ تفصیلات سے الامانِ عمدہ ملیں ادا ایز بیان و تحقیق پر مخراز اور  
سب باظیر حضرت اول سات روپیے تھے دوم چار روپیے تھے سوم  
پانچ روپیے تھے چھاٹ سات روپیے تھے  
یست سیز روپیے - د مجلد مطلوب ہوں تو ایکس بخشن خلد پر مذکور

بیان بر عده جملے کا)۔

فلسفہ علم الحدیث کی عمدۃ تحقیق  
قیمت سارہ روپے

## علم الحدیث

# سوانح اور تذکرے

**حضرت صدیق اکبر رضی** از زمان اسیعی، احمد اکبر ایاں  
کا نہایت فضل امداد و مدد طراز کر جس ہیں آپ کے ذائقہ محدث و محدث  
علیم الشان کارناموں دری و میاسوں خدمات جلیل اخلاق و حکم  
اور عمد صدقیت پر کرام جھوٹ پڑھے و احادیث کے علاوہ اس روپے  
امم و دینی سیاسی فضیلی اور تاریخی بحاثت و مسائل پر طلبی تھیت  
او رجھنی سے سرچال بست کی گئی۔ چ- حق ہے کہ خلیفہ اول رضی  
اسی محققانہ کتاب کم سے کم اردو میں بیلی بارائی ہے نہیں لکھاں  
چھپائی۔ محمد کاغذتہ شیخ تھے۔ قیمت سات روپے۔ مجلہ کریم  
آندر روپے (مجلہ اعلیٰ سارٹھے تو روپے)۔

**القاروں** عن کے حالات و وادیخ پر علم اشیائی کی پڑکتاب  
امیر المؤمنین خلیفہ ثانی یہ نام غرائب، شرح اللہ

دنیا بھرمی شہور ہے۔ ہر بجا طبق نصیں رستنا ایمان افراد و گوناگون  
اذادیت کی حامل۔ قیمت مجلہ جو روپے۔

**حضرت امام ابوحنیفہ حکی سیاستی نسگی** از زمان  
گیلانی۔ سارٹھے پاچ سو سے زائد صفحات کی کتاب اپنے مجموع  
پر لا جواب ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا اور منقدم ماہر قانون ابوحنیفہ  
جیسا اعلیٰ عظیم سیاست جیسا پیغمبر میتوخواہ اور مومنانہ اخلاق اس  
جیسا عالم نہ انصاف۔ اس کے بعد کس تعریف کی ضرورت ہے  
قیمت مجلہ بارہ روپے۔

**تجلیات عثمانی** شیخ الاسلام علی مشیر الحدیث عثمانی علی علی  
حدیث، فخر کلام، منطق، فلسفہ، مناظر، تقریر اردو، فارسی، عربی

ادب اور سیاست پر میر حائل، صفو، بڑے تکمیلے صفحات جلد  
چھسین سر نکالہ بارہ روپے۔ قیمت مجلہ سارٹھے دس روپے۔

**سیرت اشرف** علیم الامت ولدان اشریعی ای مفصل سیرت صفحات  
چھ بارہ روپے۔

عبد الرشید نعمانی کا بہترین مذہب افراد میقہ رجھی ہے تجھے مجلہ  
احادیث کی بہترین فہرست مذہبی تشریح پر مشتمل

اشتھار میں اس کی خوبیوں کا اجمالی تعارف بھی ملک ہے۔ بس  
دیکھنے سے نفقن رکھتی ہے اس کی خود اسی آپ کے روپے کا بہترین خود

صرف ہے گو۔ جلد اول دش روپے (محلہ بارہ روپے جلد دوسرا  
تو روپے (محلہ گیارہ روپے)، جلد سوم دس روپے آٹھ آٹھ (محلہ

اٹھ مواد) اسے منظور احمد مسیانی  
**معارف الحدیث** احادیث نبوی ناکیت یہ انتساب۔

اُرد و ترجمہ کو شریع کے ساتھ اس زمان کے علم یا فرقہ ملکیہ  
کی دینی و فکری طبق کوہش نظر کو مرتب یا مالکیہ۔ لکھنی  
چھپائی کا خذ سب معارفی۔ جلد اول مجلہ سوانح روپے۔  
محلہ دوام محلہ سارٹھے پانچ روپے۔

**صحیفہ ہمام بن میس** علیہ السلام انجاری و موت خالہ ام مالک کے پھی  
قدیم وہ کتاب حدیث خوشہور  
صحابی ابوہریرہ نے اپنے شاگرد ایمان بن عتبہ کے لئے مرتب کی۔

ہری سارٹھے تین روپے (محلہ سارٹھے چار روپے)۔

**بستان المحدثین** اشاغ عبدالعزیز محدث دہلوی کی  
ایمان افراد کتاب کا اردو ترجمہ۔

بلند پایہ محدثین کے حالات اور خدمات و تالیفات کا پاکستانی  
تذکرہ۔ مجلہ پانچ روپے۔

**انتساب صحاح حسرت** احادیث کی چھ ترجمہ کتابوں کا  
حضرت جناد شاہ ابید و مجدد پاچ فوجیہ

**ابن ماجہ** صحاح حسرت کی کتاب ایمن ماحمی  
کا مکمل اصلیں ترجمہ۔ شاپین چند  
کے لئے نادر تھنے۔ صفحات علی۔

ہری محلہ بارہ روپے۔

**فتقرہ انکار حدیث کی منظروں منظر** بہت مفصل  
اور چھ پا ایمان افراد کتاب دو حصوں میں مکمل سارٹھے چھ پوچھی  
ابن ماجہ و علم حدیث مولانا عبد الرشید نعمانی کی بہترین تالیف

محلہ آٹھ روپے۔

تجلیات علیہ۔ شیخ کے ضائع و مناقب اور برکات دعائی روپے۔ (دعا ایمان امناظر احسن گیلانی) جار روپے۔

یا ہیں؟ اس پر فصل و مدلل بحث - ایک روپیرہ و مچھلی کی قدر ہے  
 ستملعل شہزادہ اور معاذین شاہ امیل شہزادہ اور معاذین  
 حضرت امامیل شہزادہ پر اہل بدعت کے ہوائی الرؤایت  
 کا کافی شانی رہ۔ قیمت  
 اہل بدعت کے الزامات طاری کرہ روبرو ہے اور

تصانیف شاہ ولی اللہ درجۃ الشرف علیہ

**جستہ العدالیۃ** مفہوم کتاب طہوم و معارف کی کان ہے سلیس اور دو ترجیح مع عربی میں دو جملوں میں ممکن تجھٹ مختصر و روشنے۔

**تیرکش دیسر** شاہ ولی اللہ میں مشہور کتاب الخیر المکثیر کا ابتداء ترجمہ۔ قیمت مغلک سارے ہے تین روپے۔

**فیوض الحرمین** شاہ ولی اللہؒ کے مشاہدات و مآثرات  
تمسق محلہ تورانے (مع امداد و عرض)

## قصائص مولى اشرف فتح سعید الحمد

**صلح الرسم** مسلمانوں میں ایک شدید مگ برقی کے ساتھ ملکی شرعی یورشن کیا تھا۔ ۱۹۸۳ کا تعمیقی قانون

**المسئلة:** اسلامانوں کی زندگی کسی ہوئی چاہتے، وہ قیمت تجذب ایک روز پر بارہ آئے۔

**حیات میں** کن پیروں سے بچے اور کن پیروں نکو اختیار  
کریں۔ جملہ کی قیمت ایک روپیہ بارہ آنے۔

**تغییم الدین** درون کی تکلم می شتم عمدہ تنبیهات و حلولات  
برشتمل - جلد ایک روپیہ بارہ آنسے -

**نہیں الطیب** نہیں الائینہ مصلحت اللہ علیہ یارِ حلم کی سیرت بڑی طریقی محدثات کا عجز نہ۔ قیامت تین روئے۔

**رعوات عبدیت** مولانا اشرفی کچنڈ و اعظم کا جو عوراء تو  
حصہ کے نایاب تھا اسکے اب ہمارے تھے کل  
سر عکس

**حیات ولی** شاہ ولی اللہ اور ان کے آباؤ احمد و اولاد اور اساتذہ کا تذکرہ - محمد حنف روسے۔

**حیات امام احمد بن حنبل** اصرار کے نامے ناز حقیقت الیزہرو  
کی سرکت آزاد را مکتاب این  
حنبل کا نقشیں اور دو ترجیحات۔ امام احمد پر سب اپنی نوعیت کی واحد  
کتاب ہے۔ قیمت وہ روپے۔

**محمد بن عبد الوهاب** اثر مولانا مسعود عالم ندنی  
باقر صوں مددی ہجوری کے شہزادہ مصلح  
شیخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب بجدی کی سیرت اور دعوت پر علی  
و تحقیقی تصنیف حرسی شرق و غرب کے تمام مأخذ و دری طرح مکھلا کر  
مخطوطہ ہمیں اور غلطیہ یا نیوں کی حقیقت واضح کی گئی تو دھانی پر  
**تَسْمِيَةُ أَمَامِ الْوَحْيِيِّيْنَ سِيرَةُ النَّعْمَانِ** ملامہ شمسی کے قلم  
حضرت ابوظیفہؑ کے غسلت حالات زندگی، دین پروردگاری ان افراد  
کی سیرت میں لشیء (جید چادر و میے)

ازاد کی کہانی خود آزاد کی زبان  
مولانا ابوالکلام آزاد  
برداشت آبادی

رَدِّ شُكُوكِ بَعْدَ عَتَّ

**مقویۃ الایمان** (اردو) حضرت بن علیؑ دعست حرم طاہری

قیمت چار روپے (جلد یا سچ روپے)۔  
شانہ شانہ (۱۰۰) امدادات سکھ دینے والے ضروری کتاب

**سہاب انصاب** تیمت پرندے داروں کے  
اللهم اور شرک ویدعہ میں شیخ الاسلام فیض الدین

**باب وید** عبد الراہب خدیجی کی تیس کتاب میمت جملہ  
مولانا مامن عثمانی اور تین درجی حضرات کے  
عہ کتاب

مظاہر کا بھوک جو شرک و بر عت اور توحید  
شنت کے فرق و امتیاز پر لا جواب ہوا میں کرتا ہم مجرمان روس پر  
**وَعْلَمَنَا بِدِعَيْهِ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیر بخدا

## عنوان و فتح

**دیوان غالب** [تفسیر امیر شریح جبریں خاتم کی تحریر کا عکس] ان کی تصویر اور بعض ایسے اشعار شامل

ہیں جو دوسرے ایڈیشنوں میں نہیں پائے جاتے۔ قیمت ساطھے پائیج روپے۔ فہم دوم مطبوعہ تاج کمپنی کراچی ہے اور دو کے چاندنی سے اگر وہ کتاب رہا تو اسے ایک سال شاعروں کا صدور تذکرہ اور عنوان کلام۔ قیمت مجلد سارے حصے تین روپے۔

## مشکل علم و میون

**اصح استبر** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخی واقعات مشتمل ہے جو تفسیر مفصل، مستعار درج ہے اور علمی تحقیقی کتاب سیرۃ ابی یعنی حجۃ الحدایات کے سوا اگر وہ میں کوئی کتاب سیرۃ اس کے پتے کی نہیں۔ مجلد دوں پر پیشہ حسن میں (ترجم) دعاوں، مناجاوں، نظیفوں اور جائز کلامات کا شہود جبورہ۔ قیمت

جو آثار ساطھے آٹھ روپے

**مقدمہ ابن خلدون** [یہ شہزادہ آفان کتاب دو ترجمہ ہو گئی ہے۔ قیمت مجلد پتہ

پندرہ روپے (مجلد اعلیٰ سترہ روپے)۔

**اسس عربی** [عربی سیکھنے کیلئے عربی حرف و تجویک فوائد کی عمہ کتاب۔ پانچ روپے (مجلد چھرہ پتے)] سیر الصبحی رضی [ایسے ذریعہ سوچا بڑھ کے حالات جن سے عام طور پر لوگ واقعہ نہیں۔ قیمت مجلد پانچ روپے] فتوح الغیب (اردو) [ایمان، تقویٰ، صبر، فخر، خیر، خوبی، جبر و قادر، سستہ، وبدخت اور شریعت و طریقت وغیرہ میں کھنڈ اسات۔ حضرت شیخ عبدالقدار جیلانی رحمہ کے مشہور و معروف مقالات کا مجموعہ جس میں مولانا عبدالمحمد دریابادی کا بسوط تعارفی مقالہ بھی شامل ہے۔ قیمت دھانی روپے]

**حکایات صحابیہ** [صحابیہ کیوں سور توں وغیرہ کو سبق آموز واقعات جنکہ مطالعہ سے روح تازہ اور میدرکشادہ ہوتا ہے۔ قیمت اول مجلد تین روپے قسم دوم سواد و لمحے

مولانا اشرفعی کی وہ شہزادہ آفان کتاب جو **ہرشتی از لور** روزمرہ کے تمام دینی مسائل کے علاوہ سیکھوں میں مضمون پر مشتمل ہے۔ فہم اول کمل بولیں محدث پندرہ روپے۔ فہم دوم غیر بولیں مجلد سات روپے (دوں کوں ہیں فرق یہ ہے کہ قسم اول میں تو حاشیہ پر عربی تک تک جو اسے دیتے ہیں اور قسم دوم میں حاشیہ نہیں ہے۔ اصل مضمون دوں کا ایک ہے) **دین کی باتیں** [اسلام، ایمان، عمل صالح، ارکانِ اسلام، اخلاق، حقوق ایسا است اور خدمت دین کے طریقوں پر نہایت دلنشیں اور ایمان افزون گفتگو۔ بلاک کی عمرہ چھپائی۔ قیمت پونے دو روپے۔

**عقائدِ اسلام قسمی** [اسلام کے جملہ اصولی عقائد کو پہلے اگرچہ کوئی سے ہے، لیکن ٹروں کے لئے بھی کتاب بیرون فیضیدہ ہے جو کہ کتاب اصولی عقائد سے بڑے بھی کم ہی باخبر ہیں۔ ذہانی پتے

## ادبیات

**شانہ میرہ اسلام** [حقائق اول] [آنہ مولانا ناعان ہمہ شہانی] (جنتیلیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دھنالہ بہارک اور اسکے بعد اعلیٰ طلاقت راشدہ کا قیام، خلیفہ اول کا انتخاب کیونکہ عمل میں آیا جگہ اصولی، معرفہ کا راستا۔ تاریخ کی روشن صدارتیں تریان شعریں ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت محمد میں روپے۔

**شعلہ طور** [جبر مراد ابادی قیمت پانچ روپے] **آتش سر ہمیں** [یہ محبی تہذیب کا مجموعہ کلام ہے جو شعلہ طور کے بعد طبع ہوا ہے۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔

**کلیاتِ اقبال** [اذ اکٹرا قبائل کے اردو کلام کا اتحاد۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔ **فردوں** [ایمان افادہ ری کی وحدت اگر نظر نکاد پذیر جبورہ۔ قیمت ساٹھی تین روپے۔

**حرکاتیہ بہلام غزالی** قیمت مجلد تین روپیہ۔  
اسلام کی اخلاقی تعلیمات جن اسلامی تعلیمات۔

مرتہ کی ضرورت کی جیشیت، رکھتی ہیں۔ قیمت سو روپیہ۔

**مصنفوں احتجاج المخالفات** عربی اور دو لغت کی طبیعت کی علمیات کتاب  
انجمنہ ناموں، تاج العروض نہیں، میرزا الفاظی کی تشریح  
کی دلیل رفاقت کا نیوڑ۔ قیمت مجدد روپیہ۔

**کرمۃ اللغات** عربی و فارسی کے جو خادرات اور الفاظ  
برلغت عربی اور دلکشی اور بخشی میں بہت عدد ہی ہے۔ قیمت  
دو روپیہ (مجلدہ ٹھانی روپیہ)

**کتاب الصلاوة** "نماز" پر امام احمد بن حنبل کی مشہور کتاب  
صلوات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ مجدد روپیہ۔

**اسلام کیا ہے؟** عوام و خواص بھی پسند کرتے ہیں۔ قیمت  
دو روپیہ آٹھ آنے۔

**آپنے حج کیسے کریں** ازولنا منظور نعمانی۔ جیسا کہ نام  
تعلیمات ہیں قیمت مجدد روپیہ۔

**سر اپنے رسول** اس مقدس کتابیں آنحضرت کی ذات  
دلائل سے سائنس لایا گیا ہے۔ اُنہوں نے اکٹھا پیدا کیا ہے،  
بولنا مسکراتا معاملات، اخلاقی عادات، مرغوبات، عرض  
آنحضرت کا تمام سرای الفاظ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

**ابن ابی والی امرت** تفصیلی عرف۔ مجدد روپیہ۔  
مولانا اشرف علیؒ کو تلفیون کا بخوبی۔

**اشراف المواضع** مکمل پیشہ کا فہرست کے دریچے صفات کی قیمت صرف بارہ آنے  
پیش دی پیچے (مجلدہ سوادیشی)

**تحمیک اخوان امین** صدر کی مشہور اسلام کیہند جماعت  
کو بھائیاں دیدی گئیں۔ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب اخوانی دنیا اور  
جو اب حاصل کرنے کیلئے مصر کے جو خوشی کی یہ تابیں اعتماد کتاب  
ظاہرظر فرمائیے جس کا مدرس اردو تحریر مید رضوان علیؒ نے کیا ہے  
مولانا عزیز سے قریبی و تقیب سکھنے والے شبور عالم اور عربی  
اوکے ماہر مولانا مسید الداحسن علیؒ نویی ایش "پرش لفظ" میں لکھتے  
ہیں کہ اسے علم ہر اس ہوشیج یورسپ سے زیادہ پڑا معلوم ہے  
اور خوش میقابری کتاب ہے۔ اس کتاب سے اخوان کی قیمت  
عمل، حسن، نظم اور کارکردگی کی صلاحیت کا خوب اندازہ ہوتا ہے  
(قیمت، مجلد تین روپیہ)

**محمد نبوی کے میدان جنگ** مشہور محقق داکٹر محمد حمزة الشنی وہ  
کتاب جو فرجیح اورہ میکنڈ اباں میں بھی بے شمار حصی و محیب کتاب  
بنی علقم نقش اور پدر مخدیق، احمد اور دیگر تاریخی مقامات کے  
۲۴ فتویٰ بھی مسلک ہیں۔ قیمت ٹھیٹھ روپیہ۔ (مجلدہ سو روپیہ)  
احسن و صلح العذیز و مسلم کی بیرت مقدسہ پر  
**مسویہ حسنہ** ایک فہرست کتاب ہے ٹھیٹھ کا ملکیتی اور  
حق و بھی کا جزء ہے پیدا ہوتا ہے۔ اس بیرون بعض ایسی مقدمہ باشیں ملنی  
جو عام طور پر کتب سیرت میں نہیں ملتیں قیمت سو اور پیچے (مجلدہ سو روپیہ)  
شامیں عالم عرب حنفی اباں شاہی  
**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** سو اور اباں کے نام  
دریا بارہ رسالت کی خط و تابت  
اور معایہ اس ضروری تشرییا  
اور اصل خطوط کے فوٹو بھی شامل ہیں۔ قیمت سو اور روپیہ۔

(از مولانا مسید ابوزلی علی مودودی)، حدیث کا  
**حدیث و قرآن** تعلق قرآن سے کیا ہے۔ دین میں حدیث  
کو کیا جیشیت، حاصل ہے۔ رسالت کے کہتوں ہیں اور اسکے تفاصیل  
کیا ہیں؟ اس طرح کے سوالات کے دل میں اور مذہل جوابات،  
مشکلین حدیث کا بہترین رہ۔ یہ کتاب شاید بغایقی نظر سے چھالی ہے  
جسی ہے چنانچہ مفید کاغذ کے دریچے صفات کی قیمت صرف بارہ آنے

## صراط مسیم

از شاہ عبدالملک شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ خیا  
لیشیع، محمد کتابت و بحثت۔ قیمت  
ڈھنے ای روپے (مجمل تین روپے)

**علم الارض** علوم اور کم طبقہ لکھنؤگھ کی انتدابی دینی  
تعلیم پر تحریر کتاب جھیانی کی قیمت  
مکمل ہر جہاں صدقہ ایک روپے چھٹے آئے (مجمل دو روپے)

**اشتراکیت وس کی سخن رکھا ہے میں** اشتراکیت کی دینی  
ناکامی پر نایاب

حقفاذ لکتاب۔ قیمت تین روپے۔

**حسن الصالوٰة** نماز اذان و نعم اور عمل کے زال اصناف و اجات  
سنستحبات اور فضلات، و مکروہات  
کو نهایت دضاحت سے درج کی گیا ہی صفات صرف پانچ آئے

**رحمۃ اللعائیین** غیر مسلموں کی مدائی شہادتوں سے رسول اللہ  
کی عقائد و مطہوت کا ثبوت صفات

**حکمات** قرآن کی بعض آیات اور انکی تفہیم پر علم عبد اللہ  
العلوی کا عالمانہ تصریح و تکالیف۔ دو روپے بارہ آئے

**اردو کام مقدمہ** سائی کار کوں سیاسی لیڈرس و اولیاء  
علم و فضل کی شہادتوں پر اس پیپر اور اسر جو بڑی طبقہ ہے  
ر سخن ساخت اردو کے حق میں استادی یہی شیفت رکھتے۔ ایک روپیہ

**حقیقت** ابوالناعا مatur غوثی کی مفصل تقدیر قیمت دس آنے  
اجماعت اسلامی پر کے کچھ بعض اعتمادات پر

**مولانا مودودی اور صوف** مولانا شیخ احمد  
کا ایک سرکردہ الارادہ

مہسوں مقالہ کتابی شکل میں پبلش کی "تعاریف" امامہ القادری  
کے پیش لفظ اور مولانا مatur غوثی کے مقدار سے مزدیق ہے

**کتاب الطہارت** جس میں پاکی اور ناپاکی کے بندے  
سائل کو بجا کر دیا گیا ہے۔

قیمت بارہ آئے

## حکی کا خاص نہشتر

اب بھول مکتبے ہے  
ایمان و عمل کے سلسلے  
یقصلی حقائق بحث، تذكرة نیاز، فاتحہ و مدرس اور سماع موئی  
و غیرہ کا جائزہ وغیرہ ذمکر۔

اسی تین دلائیل ایضاً حمد کا مشورہ قالہ "مولانا مودودی اور  
تصوف بھی شامل ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔  
نوٹ: استھانی ہی منکانا ہو تو منی اڑو رے ایک پیغمبارہ آئے  
بیہودی یعنی وہی فی طلب کریں گے تو وہ و پیغام اسے خسر جو  
ہو جائیں گے۔

**بدنداہوں کی تجوید** ذرائع پڑھنے اور پڑھانے والوں  
کے لئے بہترین طریقہ آسان زبان میں پیش کئے گئے ہیں۔ قیمت  
صرف بارہ آئے

**درر گاہِ رسول کے دو طالب علم** یہ دونوں نو تحریک  
جلیل القدر صحابی

حضرت ابو ہریریہ اور حضرت عبد اللہ بن عواد!  
ان دونوں کے مختصر مجموعہ حالت اور سوانح۔  
طریقہ تربیت و تکشیب کاہت و طباعت اپھی۔ ایک روپیہ  
ر قرآن و الفہر (زادہ) ایکہ لچسپ مناظرہ۔

کیا راضی کافر ہیں؟ اور رشیوں کا کیا نہ ہے؟  
اس پر حضرت مجدد الف ثانی کا خود نوشت رسالہ حروف آخر  
ثابت ہے۔ جواب اردو میں ترجیب پر کچھ ایسا کیتے تھے ایک روپیہ  
تعلیمات امام اہل سنت حضرت مجدد الف ثانی

تربیت اصل جماعت (فارسی) ساتھ ساختہ دیدی گئی ہے۔ یہ  
کتو باتا۔ باہ شاہ و قوت۔ وزیر اس وقت۔ لمشیر شاہ اور  
خلفاء۔ سلیمان اہمیت دیں اور ریگ اور کائن دولت تک نام لگھ  
لگھیں۔ اور سب میں آپ کو شرعی حقائق و معارف میں گے  
اور ساتھ یہی حضرت مسیح کی کچھ خصوصیات بھی شامل کتاب  
کی آئیں۔ قیمت صرف بارہ آئے

## دین و میراث

مولانا منظور تعالیٰ کی تازہ تصنیف جو بہت  
معقد و مبوط مباحثت پر مشتمل ہے۔ قیمت مجلہ  
تین روپیے (آپ کی تین اور کتاب میں بھی یہ سے لے لکھی ہے)  
(۱) اسلام کیا ہے اضافہ شدہ ایڈیشن۔ مجلہ دُھانی روپیے۔  
(۲) آپ تجھ کیسے کریں۔ مجلہ دُور روپیے (۳) معارف الحدیث  
حضرت اول مجلہ سارے چار روپیے۔ حضرت دوم مجلہ صافیہ باخروف  
ہندستان کی پہلی سلامی تحریک

مولانا سعید عالم

ندوی کی شہرہ آفاق کتاب حضرت میت شہیدؒ کی جملی ہوئی تحریک  
اور ان کے کارناموں پر تبصرہ و تقدیر اور غیر وہ کی غلطیوں کی نشاندہی  
اور تردید وغیرہ۔ ڈھانی روپیے۔

**تاریخ عالم** حضرت ادمؑ سے لے کر رسول اللہ تک کے تمام انبیاء  
کے حالات مع تاریخ پیدائش وفات اور مسلسل  
تاریخ اسلام و دیگر اقوام عالم کی تاریخ کے علاوہ ذیل کے شہرو جمال  
اور راستوں کی تاریخ۔ مجلہ سارے چار روپیے۔

**الغزی** شہرہ آفاق عالم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ  
پر مولانا بشبلی نعمانی علی تحقیقات تصنیف، ایسا  
شے ہے۔ قیمت دُور روپیے۔

**اسلام اور انسانی قانون** ارجمند عبدالقادر عودہ  
شہید کی ایک فیصل کتاب  
ترجمہ سلیس ہے۔ قیمت صرف پندرہ روپیے۔

**سدی مایب ذریعہ** ایمان فیض کا ایک عجیب مضبوط جلد  
تعالیٰ حب کی شے کو حرام کرتا ہے تو اس میک پہنچانے والے تمام  
وسائل و ذرائع کو بھی محروم کر دیتا ہے۔ قیمت دس روپیے۔

**قریانی کی حقیقت اور اسکی تاریخ** مولانا فرازی کی بہترین  
اور دلپیاس میں۔ قیمت مجلہ سو اور روپیے۔

**تفصیل الحسن** ابسم اللہ الحمد اور روزویین کی تفسیر شاہ  
خلوص بکھار دیا گیا ہے۔ ہدیہ دُور روپیے۔

## احکام القمار

احکام حديث در قرآن سے پیش کئے گئے ہیں  
مشتمل عالمی مفتی محمد شفیع صاحب کے علماء۔ قیمت صرف جاری آئے۔

**غوث الامم** الحنفی حضرت شیخ عبدالقادر جيلانی علی تواریخ  
اوائل حالات زندگی قیمت صرف جاری آئے۔

**جلال الدلیل الصمار** اسرار و ترجمہ نور الدلیل اوار

**شیوه اطمینان** یہ تجزیہ عرصہ سے کیا ہے۔ اس کے بعد تصحیح ملک کے  
ہیں ضرورت مند حضرات فرمی توجہ دیں۔ دو جلد و خمس تکمیل  
ہے۔ غیر علیحدہ کی قیمت بارہ روپیے اور مجلہ کی سول روپیے۔

## علوب کی گذشتہ تجارت

## انگلستان کی صحت و حرفت

اس کے پڑھنے سے پرچلتا ہے کہ ان دونوں ملکوں نے تجارت  
کی بدولت کس طرح اور کتنی ترقی کی۔ قیمت صرف آٹھ روپیے۔

**اشاعت اسلام** ادبیاتی جلد اسلام کس طرح پھیلایا  
جاتے ہیں؟ اور اس کا جواب کیا ہے؟ یہ رب پچھے ٹھومن لائیں  
کے ماقاہ اس میں ملے گا۔ کاغذ طباعت، کتابت سب مددہ

قیمت چھ روپیے۔

**اردو ہندی لغت** اس سی نئے دوڑ کے پیش نظر،  
سانسی معاشری اصطلاحی اور

تجاری اخباری، عدالتی اور دفتری غرضیکر تحریم کے مفرد  
الغاظتوں کے ساتھ ساتھ مرکب لفظوں کی بھی ہندی اور دلی  
جسی ہے۔ ہندی سیکھنے والوں کے لئے ایک اچھی چیز صفحات پر  
قیمت مجلہ مع گرد پوش سارے ہیں روپیے۔

**خلافت راشدین** (از مولانا عبدالشکور حنفی ایڈیٹر (جعفری))  
خلافت راشدین کی بہترت پر بے نظر  
کتاب ہے۔ قیمت ڈھانی روپیے۔

دہ مم محدث و ماعظ  
جس کے بخوبی پرہیز ہے سزا یہ دود  
نصاری سے اسلام قبول کیا اور  
ایک لاکھ سے زیاد آئیں نے  
توبہ کی۔ یعنی علامان الجوزی۔

# لطفِ علمیہ

ترجمہ اردو  
کتاب: الذکیاء

آئندہ سوال پہلے  
کی ایک علمیہ تالیف جو ذکا درست  
فرماتے ہے جو یہ تاریخی حالات  
و اتفاقات اور لطائفِ حکایات پر  
مشتمل ہے، تالیف یہ ہے۔

مؤلفہ: شہر و آفاقِ حدیث و فقیہہ ادیب و خطیب علامہ ابن الجوزی بغدادی

اس کتاب کے مصنف چنی صدی ہجری کے طبیل القدیم حدیث فقیہہ علامہ ابن الجوزی بغدادی و حجۃ الاستحلیہ ہیں جن کے مبنی علی مختار و متفق ہے۔ ایک تعاریف میں عام کو اتنا ہی بتانا کہی ہے کہ اس کا کام بخوبی مختار و متفق سے  
دینی علمی طبقہ بخوبی مختار ہے۔ ایک تعلق اور خفک کا نامہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جن طلبوں سے آپ احادیث رکھتے تو ان کے زمانہ محفوظ  
رکھتے ہیں تو بکی۔ حدیث سے متعلق ایک حقیقت اور خفک کا نامہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جن طلبوں سے آپ احادیث رکھتے تو ان کے زمانہ محفوظ  
رکھتے ہیں۔ ایک توصیت فرمائی گئی تھی اسی تراشون سے گرم کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور تراشون کا ایک ذخیرہ پھر یہی باقی رکھ گیا۔  
ایسے عالی مقام مصنف کی تصانیف میں اس کا تعلق علمی میں آپکی تین سو چالیس اقسام اضافیہ ہیں جو دلائل کیں تھیں اور مہماں اس کتاب میں

سات شواہیے قصص و لطائف مذکور ہیں جس میں ہر ایک ذکا درت یا ماضی جو ایسی یاد و انتہائی مزاح یا ایسے بیکاری کا ایئندہ  
ہے۔ یہ کتاب تینیں آباد پڑھتیں ہے جن میں عقل و فرمات کے فضائل و منافع اور ذکا کی علامات کے علاوہ انبیاء، صحابہ، علماء و مشائخ، فتنہ  
و ادیاد، عباد و زہاد، رؤساد و خرباد، عالم و خواص خرض سب سی دو تعلق و پچھے تھیں۔ پادشاہوں، وزیروں، شیروں حتیٰ کہ چوپانوں تکی کی ذکا درت کی علامات  
دلپڑ براہمیں بیان کے گئے ہیں۔ اصل کتاب مرنی ہیں ہیں اور عبارات نہایت دینی تھیں۔ فاضل مترجم حضرت مولانا اشتیاق احمد حب  
استاذ الرحلوم دیوبندی نے ہری محنت و جانختانی سے اس ادق کتاب کو صرف اردو لباس پہننا یا بلکہ بست مفید اضافے نہیں کے۔ بات کو سمجھنے کے لئے  
حری خاوردیوں کی توضیح اور تاریخی و اتفاقات کی تصریحی و تضادت کے علاوہ جمال اختصار کے باعث طلبِ محنت انشکل تھا، باس جہالت، بُرھادی اُنی ہیں  
حکایتوں ہیں کوئی خاص نکتہ ذرا چھپا سو اتحا تو ہیں اسکی طرف اشارہ کر دیا گیا۔ دیگر وغیرہ وغیرہ۔ خرض افادت کے کسی پبلک ارشیڈ نہیں چھوڑا گیا۔ حضرت مولانا  
قاری محمد طیب صاحب حجم دار الحلم دیوبندی نے اس کا پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ یہ ناظرین سے اس کتاب کے مطالعہ کی پرمندرا پیل کرتے ہیں۔  
ضخامت: چار ہزار صفحات۔ میمت: مجدد خوشناگر دوپھ صرف پانچ روپے ۵۰۔

بر قسم کی عربی فارسی اردو کتب نیز قاعدے پائے } سکتبہ - تحملی دیوبند ضلع سہارنپور یو پنی  
قرآن مجید مائیں حرجی و ستر حرم ارزان میں کاپتا